درود شریف کی انتہائی عجیب و مبارک کتاب

البرکات المکیۃ

فی

الصلوات النبویۃ

لامام المحدثین نجم المفسرین زبدۃ المحققین
العلامۃ الشیخ مولانا
محمد موسیٰ الروحانی البازی
طیب اللہ آثارہ واعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

البركات المكية

في

الصلوات النبوية

حقوق الطباعة محفوظة

الطبعة السابعة والعشرون
١٤٣١هـ - ٢٠١٠م

الناشر

إدارة التصنيف والأدب
جامعة محمد موسى البازي

المكتب المركزي: ١٣/ڈی، بلاك بي، سمن آباد لاهور، باكستان

رقم الهاتف : ٠٤٢-٣٧٥٦٨٤٣٠ رقم الجوال : ٠٣٠٠٤٤٣٦٤٤٠

www.alqalamfoundation.org
Email :- info@alqalamfoundation.org

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا

البركات المكية

في

الصلوات النبوية

لإمام المحدثين نجم المفسرين زبدة المحققين
العلامة الشيخ مولانا محمد موسى الروحاني البازي
رحمه الله تعالى وطيب آثاره

إدارة التصنيف والأدب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر

ادارۂ تصنیف وأدب

جامعہ محمد موسیٰ البازی

برہان پورہ، نزد اجتماع گاہ، عقب گورنمنٹ ہائی سکول، راج گڑھ، لاہور

منگوانے کا پتہ ☚ مرکزی دفتر: القلم فاؤنڈیشن، 13 ڈی، بلاک بی، جسن آباد، لاہور
موبائل: 0300-4101882 فون: 042-37568-430 فیکس: 042-3763-1156

www.alqalamfoundation.org
Email :- Info@alqalamfoundation.org

کتاب البرکات المکیّۃ کا مختصر تعارف

درود شریف کی اس انتہائی مبارک اور عجیب کتاب میں مصنفؒ نے رسول اللہ ﷺ کے آٹھ سو ۸۰۰ سے زائد اسماء کو احادیث کی مستند کتابوں سے انتہائی تحقیق کے بعد درود شریف کی شکل میں جمع فرمایا ہے۔اس سے پہلے آج تک کسی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے اتنے زیادہ ناموں کو اکٹھا نہیں کیا گیا۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود اس کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ کے مختصر حالات زندگی عربی اور اردو زبان میں شامل کیے گئے ہیں۔اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔اصل کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ نے درود شریف کے فضائل، اس کتاب کی خصوصیات اور پڑھنے کا طریقہ تفصیل سے عربی زبان میں تحریر فرمایا ہے اور عوام الناس کی آسانی کیلئے عربی عبارت کے ساتھ ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی درج کیا ہے۔

درود شریف کا وظیفہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۱ سے شروع ہوتا ہے۔

وفات کے بعد مصنفؒ کی قبر مبارک سے بڑے عرصے تک جنتی خوشبو آتی رہی۔اسی دوران مصنفؒ کے ایک شاگرد نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی سنہری جالی کا دروازہ کھلا اور اندر سے مصنفؒ انتہائی خوشی کی حالت میں مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔شاگرد نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور عرض کیا کہ استاد محترم! آپ کی قبر مبارک سے جنت کی خوشبو آرہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت محدث اعظمؒ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میری کتاب "برکات مکیہ" کو بارگاہ نبوی ﷺ میں شرف قبولیت حاصل ہوا ہے اسی لئے میری قبر سے جنتی خوشبو آرہی ہے۔

بے انتہا برکات اور حیرت انگیز تاثیر والی یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام الناس میں انتہائی مقبول و معروف ہے۔دنیا بھر میں بیشمار اولیاء اللہ اور عام لوگ

اسے بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ پریشانیوں سے نجات، مشکلات کے حل، قضائے حاجات اور خیر و برکات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب نہایت مفید، موثر اور مجرب ہے۔ البرکات المکیۃ پڑھنا شروع کیجئے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کرلیں گے۔

پڑھنے کا طریقہ

کتاب البرکات المکیۃ پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک منزل پڑھتے ہوئے ہر سات دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویہ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر منزل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان منزلوں کی تفصیل یوں ہے۔

1. پہلی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۲۱ سے۔
2. دوسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۳۲ سے۔
3. تیسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۶۲ سے۔
4. چوتھی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۸۳ سے۔
5. پانچویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۰۹ سے۔
6. چھٹی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۲۹ سے۔
7. ساتویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۴۸ سے۔

دوسرا طریقہ۔ روزانہ ایک ثلث پڑھتے ہوئے ہر تین دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویہ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر ثلث کی نشاندہی کی گئی ہے۔

1. پہلا ثلث صفحہ نمبر ۱۲۱ سے۔ 2. دوسرا ثلث صفحہ نمبر ۱۶۸ سے۔
3. تیسرا ثلث صفحہ نمبر ۲۲۰ سے۔

تیسرا طریقہ۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسمائے نبویہ (صفحہ نمبر ۱۲۱ سے صفحہ نمبر ۲۷۰ تک) روزانہ پڑھا کریں۔

برکاتِ مکیّہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویہ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالی۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔
(۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالی کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی وسلامتی حاصل ہوکر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر وآفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغام نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہل بدعت پر غلبہ حاصل ہوکر اُن کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویہ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت و امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج وعمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالی حج وعمرہ کی توفیق دیگے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

نوٹ۔ مصنف ؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت واضافے کا موجب ہے۔

فہرست الموضوعات

الموضوع	الصفحة
مقدمة فی احوال المصنف باللغة العربية والاردوية	٩
خطبة الكتاب وبيان بعض فوائد عجيبة لهذا الكتاب -	٣٩
الفائدة الاولى فی بيان ان الله وملئكته يصلون على النبی وامرنا بذلك والامر للوجوب واذا فی مقتضاه الندبية	٤٨
الفائدة الثانية فی حكم الصلاة وبيان انها فرض فی الجملة فی العمر مرة وسنة عند البعض ومستحبة عند البعض وتفصيل ذلك -	٤٩
الفائدة الثالثة فی شرح الاحاديث الواردة فی فضل الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم -	٥١
الفائدة الرابعة فی بيان اختلاف العلماء فی ان صلاتنا هل تنفع النبی صلى الله عليه وسلم أم لا وتفصيل ذلك	٥٨
الفائدة الخامسة لاينبغی الاقتصار بالصلاة بل يذكر التسليم ايضا عند الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم وهنالك ذكر الرؤيا لبعض العلماء أمره النبی صلى الله عليه وسلم بذلك فی المنام -	٥٩
الفائدة السادسة ينبغی لكل كاتب ان يكتب الصلاة والتسليم عند ذكر النبی صلى الله عليه وسلم فی الكتاب ولا يقتصر بالصلاة عليه بلسانه وهنالك ذكر بعض الآثار فی ذلك -	٦٠
الفائدة السابعة فی بيان اختلاف العلماء فی زيادة لفظ السيد قبل اسم النبی عليه السلام فی الصلاة -	٦١
الفائدة الثامنة اختلف العلماء فی ان الصلاة هل هی مقبولة لا محالة او هی منقسمة الى المقبولة والمردودة -	٦٣

الموضوع	الصفحة
الفائدة التاسعة في ذكر خمس وعشرين من فوائد الصلاة وثمراتها ـ	٦٥
الفائدة العاشرة يجب على كل مؤمن ان يكثر الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كي يزداد من دصلواته على عدد ذنوبه ويدخل الجنة وهناك ذكر حكاية نافعة ـ	٧١
الفائدة الحادية عشرة قد سمى الله تعالى نبينا صلى الله عليه وسلم باسماء كثيرة في القرآن اشهرها محمد و احمد ـ	٧٢
الفائدة الثانية عشرة الاسماء النبوية المروية في الاحاديث قليلة اى خمسة اوسبعة ـ	٧٣
الفائدة الثالثة عشرة هذه الرسالة مشتملة على طريقة جديدة وهي ذكر اسم جديد للنبي عليه السلام عند كل صلاة عليه وهناك بيان الثمرات الست عشرة العجيبة اللطيفة ـ	٧٤
الفائدة الرابعة عشرة هل لهذه الطريقة الجديدة دليل يخرجها عن البدعة ـ	٨٨
الفائدة الخامسة عشرة انتخبت الاسماء النبوية المذكورة في هذه الرسالة من كتب كبار المحدثين ولم ازد من عند نفسي الا عدة اسماء ـ	٩٤
الفائدة السادسة عشرة سلكت فيها مسلك الاحتياط في فضت ذكر عدة أسماء لاختلاف الائمة فيها او لكونها موهمة سوء الادب ـ	٩٨
الفائدة السابعة عشرة عدد الاسماء فيها ... تقريبا	

الصفحة	الموضوع
٩٩	مع كلّ اسم صلاتان وهناك حساب الصّلوات الربّانية فى المسجد النبوى والمسجد المكى ـ
١٠٧	ذكر تنبيه لطيف مشتمل على طريق آخر لحساب اجر المصلّى المسلم باعتبار المسجدين المباركين المسجد النبوى و المسجد الحرام المكى ـ
١١٣	ذكر تنبيه آخر فى حساب الأجور الثلاثة الباقية من الاجور الاربعة الحاصلة للمصلى المسلم مطلقًا وبالنظر الى قراءة هذه الصلوات والتسبيحات فى المسجدين المباركين وهذا بيان بديع نافع جدًّا ـ
١١٧	الفائدة الثامنة عشرة فى ذكر أسماء الله تعالى التسعة والتسعين وبيان أقوال العلماء فى المراد من الاحصاء فى قوله من احصاها دخل الجنّة ـ
	بيان انّ المصنّف قسّم الاسماء النبوية المباركة المذكورة فى هذا الكتاب الى ثلاثة احزاب اوّلًا ثم الى سبعة احزاب ثانيًا تيسيرًا لقراءتها حزبًا حزبًا ـ
	سرد الأسماء النبويّة المباركة وذكرها على ترتيب حروف المعجم ـ
١٢١	بداية الحزب الاوّل والثُلث الاوّل من الاسماء النبويّة المباركة ـ
١٤٢	بداية الحزب الثانى منها ـ
١٦٢	بداية الحزب الثالث منها ـ
١٦٨	بداية الثُلث الثانى ـ
١٨٤	بداية الحزب الرابع منها ـ

الموضوع	الصفحة
بدايةُ الحزب الخامس منها -	٢٠٩
بدايةُ الثُلث الثالث -	٢٢٠
بدايةُ الحزبِ السادس منها -	٢٢٩
بدايةُ الحزب السابع منها -	٢٤٨
نهايةُ الحزب السابع والأسماء النبوية المباركة -	٢٧٠
نهايةُ الثُلثِ الثالث -	٢٧٠

تمت الفهرست

هذه المقدمة تبحث عن حياة العالم العلامة
والبحر الفهامة المحدث الأعظم والمفسر الأفخم
الفقيه الأفهم الرحلة الحجة اللغوى الأديب
صاحب التصانيف الكثيرة و التآليف الشهيرة
مستنبط علم الجلالة و مخترعه الشيخ مولانا

محمد موسى الروحانى البازى

و عن آثاره العلمية الخالدة و عن خدماته
الإسلامية . رحمه الله تعالى رحمة واسعة
و طيّب آثارَه .

بسم الله الرحمن الرحيم

هو العلامة الكبير بل الإمام ذو الشان العظيم نادرة الزمان سلطان القلم و البيان كان آية من آيات الله بلا فرية و نادرة من نوادر الدهر بلا مرية .

هَيهاتَ لا يأتي الزَّمانُ بمثله
إنَّ الزمـانَ بمثـلـه لبَخِيل

مكانة الشيخ محمد موسى الروحانى البازى عند الله

كان الشيخ البازى متورعًا ، تقيًا ، زاهدًا فى الدنيا ، مجاهدًا فى سبيل الله ، دامغًا للبدعات ، لا يخاف فى الله لومة لائم . و له كرامات كثيرة لا تحصى لضيق المقام سوف نقتصر على ذكر بعضها فقط لتعلم مدى ما كان لشيخنا الجليل من مكانة عظيمة عند الله تعالى و عند رسول الله ﷺ

و من كراماته أنه رابع أربعة فى تاريخ الإسلام الذى تنبعث من قبره الرائحة الذكية رائحة الجنة . و ذلك بعد أن تم دفن جثمانه الطاهر خرجت رائحة المسك و العنبر من قبره و انتشرت فى جميع المقبرة و هذه الرائحة موجودة حتى اليوم و قد مضت سبعة أشهر منذ وفاته . فإذا ذهبت إلى مقبرته الموجودة فى ميانى صاحب بلاهور تشم تلك الرائحة الذكية التى تفوح بالعطر و العنبر تنبعث من ذلك الجسد الطاهر و من هذا الثرى الطيب ثرى شيخنا الجليل الشيخ محمد موسى

الروحى الشيخ البارى حبيب الله آثاره .

و منها أن شيخ البوقور رحل إلى الحج مصطحب أسرته . و بعد الفراغ من مناسك الحج شدّ الرحال مع أسرته إلى المدينة المنورة . فلما علم شيخ الإسلام قدوة الأنام العالم الربانى الشيخ مولانا سعيد أحمد خان رحمه الله تعالى ورود الشيخ البارى الجليل إلى المدينة المنورة فرحّبه ترحيبا حارًا و استدعاه مع أسرته إلى المأدبة . فلبى الشيخ البارى المكرم الدعوة و قدم إلى داره مع أسرته حسب الموعد

و عندما لاقى الشيخ البارى المحترم الشيخ سعيد أحمد خان المحترم جلس عنده . و حينما رأى رجلٌ من ندماء الشيخ سعيد أحمد خان الشيخ البارى فقدم مسرعا نحو الشيخ البارى المفخم و التزمه و عانقه و قبّله و صافحه و وقّره غاية التوقير .

ثم قال له : يا معالى الشيخ ! التمس من سماحتك بكل أدب واحترام أن تسامحنى . فتعجب الشيخ البارى من حفاوته البالغة وتبجيله إياه وطلبه منه التسامح وقال له : على أى شئ أسامحك و لا علاقة لى بك و لا أعرفك . و ما هو السبب ؟

فأجابه الرجل : يا فضيلة الشيخ الجليل ! سامحنى أوّلا ثم أدلك على سبب المسامحة فتبسم الشيخ البارى طبق عادته الشريفة و تلطف فى الإجابة قائلا بأنى سامحتك

ففرح الرجل غاية الفرح و برقت أسارير وجهه و قال : يا شيخ . الآن أذكر لك السبب و هو أنى أتمتع بفضل الله و كرمه بالسكنى فى رحاب الطيّبة الطيّبة المدينة المنورة زادها

الله تعالى بركة و رحمة و أمناً و هدوءاً . و قد أخبرني بعض الزملاء بمكانتك الرفيعة و شخصيتك البارزة في ميادين العلم و التصنيف و التدريس و الدعوة و الإرشاد فصرت مشتاق جدًا لرؤيتك و لقائك .

فقبل أسبوع دخلت المسجد النبوي الشريف مع بعض زملائي . فرآك زميلي و بشرني قائلاً إن هذا الرجل الجميل هو الشيخ الهندي المكرم الذي كنت تشتاق لرؤيته و للقائه فرأيتك و كنت مشغولاً بالنوافل . فلما أمعنت النظر إلى شخصك و رأيت حليتك الشهباء و عمامتك البيضاء الفاخرة فخطر في قلبي بعض الخواطر بأن هذا اللباس الثمين لا يليق بالمشائخ الكرام و العلماء العظام . فما أحببت أن أصافحك و ذهبت إلى بيتي .

و في نفس تلك الليلة رأيت في النوم أن النبي ﷺ قد جاء عندي و وبخني و نبهني قائلاً : أظننت بموسى هذه الظنون فاخرج من مدينتي .

فاستيقظت مدهشاً و مرتعدًا و اجتهدت للقائك فما نجحت إلّا في هذا الوقت السعيد . فمن ثم بادرت وطلبت من معاليكم العفو و الصفح عن هذه الظنون و الوساوس السيئة فرحمه الله تعالى رحمة واسعة و أسكنه بحبوحة جنة الفردوس و جزاه عن الإسلام و المسلمين خير الجزاء بما قدم من عطاء زاخر في ميدان العلم و المعرفة في سبيل نصرة هذا الدين و في سبيل العلم .

مصنفاته العلمية

كان الشيخ الهزاروي رحمه الله تعالى مفرد العصر و نادرة الدهر، بحرًا في العلوم و الفنون لا يجارى و لا يماثل، فصيحًا بليغًا، شاعرًا، جامعًا لمنقول ومعقول، مستنبط علم الجلالة و مخترعه، نظير نفسه، فريد الدهر، من أذكياء العالم له مؤلفات فريدة كثيرة مقبولة مشتملة على حقائق حقيقة و دقائق دقيقة و لطائف لطيفة و غرائب غريبة و عجائب عجيبة و مسائل فريدة و مباحث جديدة و استنبطات عظيمة، و أسرار فنية مخفية دالة على مرية فطنته

العلم العامل و الفاضل الكامل **إمام الحرم الشريف فضيلة الشيخ محمد بن عبد الله السبيل** حفظه الله تعالى دائمًا يمدح الشيخ الهزاروي في مجالس علمية.

قدم إليه مرةً وفد علماء الجامعة الأشرفية. فسألهم الإمام عن الشيخ الهزاروي. فتحير العلماء بأنه كيف يعرف عالمًا عجميًا. ثم قال الإمام:

" يأتي إلي العلماء والمشائخ من جميع نواح
العلم ولكن ما رأيتُ وما لقيتُ عالمًا أوسع
علمًا و أدق نظرًا من الشيخ الهزاروي " .

وقد تعددت تصانيف شيخنا الفاضل فزادت تصانيفه في مجال العلم على مائتين كتاب في علوم مختلفة و فنون شتّى مثل التفسير و الحديث و المنطق و الفلسفة و الهيئة القديمة و الحديثة و علم المرايا و علم الأبعاد والصرف والنحو والبلاغة و

سائر العلوم العربية و علم التاريخ و غير ذلك .

والحقيقة التي لايختلف عليها اثنان أن شيخنا الجليل ما ترك فنًّا من الفنون ولا علمًا من العلوم إلّا و ألّف فيه كتابًا أو رسالة ما يحير الألباب وهذا لا يتوفر لأي عالم من العلماء في هذا العصر رحم الله شيخ العصر

وفاته

و بعد صراع مع المرض رحل أوحد أهل زمانه و فرد أوانه الشيخ الجليل في صلاة عصر الاثنين عن عالمه فلقي ربه بنفس آمنة مطمئنة في السابع والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٤١٩ هجرية الموافق لتاسع عشر من أكتوبر سنة ١٩٩٨ ميلادية وهو ابن ثلاث و ستين سنة " يا أيتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية مرضية فادخلي في عبادي و ادخلي جنتي " . صدق الله العظيم . و يقول رسول الله ﷺ : إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلّا من ثلاث صدقة جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به .

أبناؤه

و من سعادت الشيخ الميرتي رحمه الله تعالى ان له أبناء اربعة كل واحد منهم عالم فاضل بعلوم قديمة و عصرية داخلية و خارجية بتوفيق الله عز و جل و بأدعية الوالد المشفق و بتوجهه التام و تعليمه و تربيته كل واحد منهم أنموذج له و مصداق لكلمات النبوة على صاحبها ألوف التحية من أنه إذا مات ابن ادم انقطع عمله إلا من ثلاث صدقة

جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به . فكأن المرحوم يقول على لسان الحال :

تلك آثارنا تدل علينا

فانظروا بعدنا إلى الآثار

و صح ما قيل : إن الولد سر لأبيه و كل إناء يترشح بما فيه

فالأكبر منهم الشيخ محمد زبير الروحاني البازي خريج الجامعة الأشرفية بلاهور و فاضلها ذهب إلى السعودية وكمل تعليمه في مكة المكرمة بجامعة أم القرى و عاد إلى الوطن فناب مناب الوالد الفقيد بالجامعة الأشرفية و الثاني منهم محمد عزير الروحاني البازي خريج الجامعة الأشرفية بلاهور . كان يدرس بالجامعة الأشرفية بعد فراغه من دروس الحديث للطلبة الوافدين من اوروبا وغيرها باللغة الانكليسية . ثم رحل إلى أمريكا لإعداد رسالة الدكتوراه (پي . ايچ . دي) . وفقه الله لتحصيلها و تكميلها .

و الثالث منهم محمد زهير الروحاني البازي و الرابع عبدالرحمن الروحاني البازي و كلاهما في مرحلة الاستعداد العلمية في رحاب الجامعة الأشرفية . وفق الله الجميع لما يحب و يرضى .

و الله أسأل أن ينفعنا بعلوم شيخنا الجليل و أن يجعل علومه من الصدقات الجاريات و الباقيات الصالحات لنا و للأجيال القادمة .

مصنفِ کتابِ ہذا

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

رحمہ اللہ تعالیٰ وطیب آثارہ

کے بارے میں چند مختصر کلمات

اوران کی زندگی کے مختصر حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امّا بعد!

هيهاتَ لا يأتي الزمانُ بمثله

إنَّ الزمانَ بمثله لبخيل

ترجمہ: ''یہ بات بڑی بعید ہے، زمانہ ان جیسی شخصیت نہیں لائے گا۔
بیشک ایسی شخصیت کے لانے میں زمانہ بڑا بخیل ہے''۔

محدث اعظم، مفسر کبیر، فقیہ افہم، مصنف اقحم، جامع المعقول والمنقول، شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی طیب اللہ آثارہ واعلیٰ درجاتہ کی دارالسلام کی شخصیت علمی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنے عہد میں دنیا بھر کے ذہین لوگوں میں سے ایک تھے۔ آپ کی علمی مصروفیات قدرت نے آپ کی تسکین کیلئے پیدا کر رکھی تھیں۔

لاریب! ان کی شخصیت سدا یادگار رہے گی۔ اس وقت ان کی موت سے چمنستانِ اسلام اجڑ گیا ہے، علماء یتیم ہو گئے ہیں اور اہل اسلام ان کے علم وفضل سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی باتیں بے شمار ہیں، ان کے سنانے والے بھی بے شمار

ہیں۔ ان کی زندگی کے مختلف گوشے لوگوں کے سامنے ہیں اور زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے۔

کچھ قمریوں کو یاد ہے کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستاں کے ہیں

اللہ تعالیٰ کے دربار جلال وجمال میں حضرت محدث اعظمؒ کا مقام

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو عند اللہ جو مقام و مرتبہ حاصل تھا اور اس سلسلے میں آپ کو جن کرامتوں اور خصائص سے اللہ تعالیٰ نے نوازا اس پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ذیل میں اختصاراً ایک دو واقعات ذکر کیے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر مبارک سے جنت کی خوشبو کا پھوٹنا

تدفین کے بعد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی کی قبر اطہر اور مٹی سے خوشبو آنا شروع ہوگئی جس نے پورے میانی قبرستان کو معطر کر دیا۔ دور دور تک فضا اچھی تیز خوشبو سے مہکنے لگی اور یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اس ولی اللہ کی قبر پر حاضری دینے کیلئے اُمڈ پڑا۔ ملک کے کونے کونے سے لوگ پہنچنے لگے اور تبرکاً مٹی اٹھا اٹھا کر لے جانے لگے۔ قبر مبارک پر مٹی کم ہونے لگتی تو اور مٹی ڈال دی جاتی۔ چند ہی منٹوں میں وہ مٹی بھی اسی طرح خوشبو سے مہکنے لگتی۔ قبر کے پاس چند منٹ گزارنے والے شخص کا لباس بھی جنتی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور کئی کئی دن تک اس لباس سے خوشبو آتی۔

یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ عالم اسلام کی چودہ صدیوں میں صحابہؓ کے دور کے بعد حضرت شیخؒ تیسری شخصیت ہیں جن کی مرقد اطہر سے جنت کی خوشبو

جاری ہوئی جو الحمد للہ سات ۷۰ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک جاری ہے۔ حضرت شیخ اللہ تعالیٰ کے کتنے برگزیدہ اور محبوب بندے تھے، کی اس عظیم کرامت نے اس بات کی تصدیق کر دی۔ یہ عظیم الشان کرامت جہاں حضرت محدث اعظمؒ کی ولایت کاملہ کی واضح دلیل ہے وہاں مسلک دیوبند کیلئے بھی قابل صد فخر بات ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کی حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے محبت

اس زمین پر عرش بریں کے آخری نمائندہ رحمۃ للعالمین ﷺ سے حضرت محدث اعظمؒ کی محبت، عقیدت عشق کی آخری دہلیز پر تھی۔ درس حدیث میں یا گھر میں نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر فرماتے تو رقت طاری ہو جاتی، آنکھیں پرنم ہو جاتیں اور آواز حلق میں اٹک جاتی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ بمعہ اہل وعیال حج کیلئے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ حج کے بعد چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ مولانا سعید احمد خانؒ (جو کہ تبلیغی جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے) کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو آپ کی بمعہ اہل خانہ اپنی مدینہ منورہ والی رہائشگاہ پر دعوت کی۔ دعوت کے دوران والد محترم، مولانا سعید احمد خانؒ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (جو کہ مدینہ منورہ ہی کا رہائشی تھا) آیا، اس نے جب محدث اعظم شیخ الشیوخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کو اس مجلس میں تشریف فرما دیکھا تو انہیں سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ حضرت میں آپ سے معافی مانگنے کیلئے حاضر ہوا ہوں، آپ مجھے معاف فرما دیں۔ والد ماجدؒ نے فرمایا بھائی کیا ہوا؟

میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں، نہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ تو کس بات پر معاف کروں؟ وہ شخص پھر کہنے لگا کہ بس حضرت آپ مجھے معاف کردیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی وجہ بتلاؤ تو سہی؟ وہ شخص کہنے لگا کہ جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے میں جا نہیں سکتا۔ تو اپنے مخصوص لب ولہجہ میں والد صاحبؒ نے فرمایا اچھا بھئی معاف کیا، اب بتلاؤ کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگا حضرت میری رہائش مدینہ منورہ میں ہی ہے۔ میں اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے اکثر آپ کا نام اور آپ کے علم و فضل کے واقعات سنتا رہتا تھا چنانچہ میرے دل میں آپ کی زیارت و ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمنا بڑھتی گئی مگر کبھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔

اتفاق سے چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل میں مشغول تھے کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارے سے بتلایا کہ یہ ہیں مولانا محمد موسیٰ صاحب جن کے بارے میں تم اکثر پوچھتے رہتے ہو۔ میں نے چونکہ اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں تھا اس لئے میرے ذہن میں آپ کے بارے میں ایک تصور قائم تھا کہ پھٹا پرانا لباس ہوگا، دنیا کا کچھ پتہ نہیں ہوگا تو جب میں نے نوافل پڑھتے ہوئے آپ کا حلیہ اور وجاہت دیکھی (حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا لباس سادہ سا ہوتا، سفید لمبا جبہ پہنتے، شلوار ٹخنوں سے بالشت بھر اونچی ہوتی، سر پر سفید پگڑی باندھتے اور پگڑی کے اوپر عربی انداز میں سفید رومال ڈال لیتے مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علمی جلال کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن اور رعب بھی بے تحاشہ بخشا تھا، نیز نسبتاً دراز قامت بھی تھے اس لئے اس سادہ سے لباس میں بھی آپ کی وجاہت

و شان کسی بادشاہ وقت سے کم معلوم نہ ہوتی اور آپ کو نہ جاننے والے بھی آپ کی شخصیت سے انتہائی مرعوب ہو کر ادب سے ایک طرف ہو جاتے۔) تو میرے ذہن میں جو پھٹے پرانے لباس کا تصور تھا وہ ٹوٹ گیا اور میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی چنانچہ میں آپ سے ملے بغیر ہی واپس لوٹ گیا۔

اسی رات کو خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ انتہائی غصے میں ہیں۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوگئی کہ آپ ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو،
فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ"۔

میں خوف سے کانپ گیا، فوراً معافی چاہی، فرمایا

''جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا میں بھی
معاف نہیں کروں گا"۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اس دن سے میں مسلسل آپ کو تلاش کر رہا ہوں مگر آپ کی جائے قیام کا پتہ نہیں لگ سکا۔ آج آپ سے یہاں اتفاقاً ملاقات ہوگئی تو معافی مانگنے کیلئے حاضر ہو گیا ہوں۔ حضرت شیخ نے جب یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

مختصر حالات زندگی

محدث اعظم، مصنف اعظم، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

ڈیرہ اسماعیل خان کے مضافات میں واقع ایک گاؤں کلہ خیل میں مولوی شیر محمدؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم عالم و عارف اور زاہد و متقی انسان تھے، ان کی سخاوت کے قصے گاؤں کے لوگوں میں زبان زد عام ہیں۔ آپ کے والد محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات ایک طویل مرض، پیٹ اور معدہ میں پانی جمع ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ حضرت شیخ کی عمر اس وقت پانچ سال یا اس سے بھی کم تھی۔ والد محترم کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش آپ کی والدہ محترمہ نے کی جو کہ بہت ہی صالحہ، صائمہ اور قائمہ اللہ تعالیٰ خاتون تھیں۔ آپ نے والدہ محترمہ کی نگرانی ہی میں دینی تعلیم حاصل کی، یہی آپ کے والد محترم کی وصیت بھی تھی۔ والد محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات کے بعد آپ قبر پر زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو قبر میں سے قرآن حکیم کی تلاوت کی آواز سنائی دی خصوصاً "سورۃ الملک" کی تلاوت کی آواز آتی۔ حدیث شریف میں سورۃ ملک کے بارے میں آیا ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کیلئے شفاعت کا باعث بنتی ہے۔

یہ ان کی عجیب و غریب کرامت تھی جسے والد ماجد محدث اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے اپنی تصنیف شدہ کتاب "أثمارُ التکمیل" (یہ حضرت شیخ کی تصنیف کردہ بیضاوی شریف کی شرح "أزهارُ التسہیل" کا دو جلدوں پر مشتمل مقدمہ ہے، اصل کتاب تقریباً پچاس جلدوں پر مشتمل ہے) میں بھی تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ حضرت شیخ کے جد امجد "احمد روحانی" بھی بہت بڑے عالم اور صاحب فضل و کمال انسان تھے۔ افغانستان میں غزنی کے پہاڑوں کے مضافات میں ان کا مزار اب بھی مرجع عوام و خواص ہے۔

حضرت شیخ محدث اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے ابتدائی کتب فقہ اور فارسی کی تمام کتابیں مثلاً پنج گنج، گلستان، بوستان وغیرہ گاؤں کے علماء سے پڑھیں، اس دوران گھر کے کاموں میں والدہ محترمہ کا ہاتھ بھی بٹاتے۔ گاؤں میں بارش کے علاوہ پانی کے حصول کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا آپ بعض اوقات پانی لانے کیلئے تین تین میل کا سفر کرتے۔

گاؤں میں کتابیں پڑھنے کے بعد آپ بعض علماء کے حکم پر تحصیل علم کیلئے تقریباً گیارہ سال کی کم عمری میں عیسیٰ خیل چلے گئے۔ تحصیل علم کیلئے یہ آپ کا پہلا سفر تھا یہاں پر چند ماہ میں ہی آپ نے علم الصرف کی کئی کتابیں زبانی یاد کرلیں۔

اس کے بعد ابا خیل ضلع بنوں تشریف لے گئے اور دو سال میں علم الصرف کی تمام کتب فصول اکبری تک اور نحو کی کتابیں کافیہ تک اور منطق کی ابتدائی کتب مولانا مفتی محمودؒ اور خلیفہ جان محمدؒ کی زیر نگرانی ازبر کیں۔

اس کے بعد مفتی محمودؒ کے ہمراہ عبد الخیل آگئے اور یہاں پر دو سال میں ان سے شرح جامی، مختصر المعانی، سلم العلوم تک منطق کی کتابیں، مقامات حریری، اصول الشاشی، میبذی شرح ہدایۃ الحکمۃ، شرح وقایہ اور تجوید و قرأت کی بعض کتب پڑھیں۔

مزید علمی پیاس بجھانے کیلئے آپ اکوڑہ خٹک دار العلوم حقانیہ تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے تقریباً دو سال قیام کیا جس دوران آپ نے منطق کی تمام کتابیں ماسوائے قاضی مبارک اور فلسفہ کی تمام کتب، علم میراث، اصول فقہ

اور ادب عربی کی کتب پڑھیں۔ سالانہ چھٹیوں کے دوران مولانا غلام اللہ خانؒ کے دورہ تفسیر میں شرکت کیلئے راولپنڈی آگئے۔ اس کے بعد مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں داخلے کیلئے تشریف لے گئے۔ قاسم العلوم میں داخلے کا امتحان صدرا، حمد اللہ اور خیالی جیسی مشکل کتابوں میں زبانی دیا۔ ممتحن نے حیران ہو کر قاسم العلوم کے صدر مدرس مولانا عبد الخالقؒ کو بتلایا کہ ایک پٹھان لڑکا آیا ہے جسے سب کتابیں زبانی یاد ہیں۔ یہاں آپ تقریباً تین سال تک حصول علم میں مشغول رہے اور فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، اصول اور علم تجوید و قراءات سبعہ کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت شیخؒ کو اللہ جل شانہ نے بے پناہ قوت حافظہ اور سریع الفہم ذہن عطا کیا تھا۔ زمانہ طالب علمی میں ہی آپ اپنے تمام ہم جماعتوں پر فائق رہے۔ آپ کے اساتذہ آپ کی شدت ذکاوت، قوت حافظہ اور وسعت مطالعہ پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرتے۔ آپ کسی بھی کتاب کی مشکل سے مشکل عبارت اور علمی پیچیدگی کو، جس کے حل سے اساتذہ بھی عاجز آجاتے، ایسے انداز میں حل فرماتے اور فی البدیہہ ایسی تقریر فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے اس مقام پر کوئی اشکال تھا ہی نہیں۔

تدریس سے وابستہ ہونے کے بعد تمام کتب فنون عقلیہ و نقلیہ کے دروس میں آپ طلباء و علماء کے سامنے اس فن کے ایسے مخفی نکات اور علوم مستورہ بیان فرماتے کہ سننے والے یہ گمان کرنے لگتے کہ شاید آپ کی ساری عمر اسی ایک فن کے حصول و تدریس اور استحکام میں گزری ہے۔ تمام فنون میں آپ کے اسباق کی

یہی کیفیت ہوتی اور آپ اس فن کی انتہائی گہرائی میں جا کر لطائف وبدائع کو ظاہر فرماتے۔

حضرت محدث اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کو جن علوم وفنون میں مکمل دسترس ومہارت حاصل تھی اس کا ذکر وہ خود بطور تحدیث نعمت اپنی بعض تصانیف میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"ومما منّ الله تعالى علي التبحر في العلوم كلها النقلية
و العقلية من علم الحديث و علم التفسير و علم الفقه و علم
اصول التفسير وعلم اصول الحديث وعلم اصول الفقه و علم
العقائد و علم التاريخ و علم الفرق المختلفة و علم اللغة العربية
و علم الادب العربي المشتمل على اثنى عشر فنًّا وعلمًا كما صرح
به الأدباء و علم الصرف و علم الاشتقاق و علم النحو و علم
المعاني وعلم البيان وعلم البديع وعلم قرض الشعر وعلم المنطق
و علم الفلسفة الارسطوية اليونانية و الإلٰهيات من الفلسفة
اليونانية و علم الطبيعيات من الفلسفة اليونانية و علم السماء و
العالم و علم الرياضيات من الفلسفة اليونانية و علم تهذيب
الاخلاق و علم السياسة المدنية من الفلسفة وعلم الهندسة أي
علم اقليدس اليوناني و علم الابعاد و علم الأكر و علم اللغة
الفارسية والادب الفارسي و علم العروض وعلم القوافي و علم
الهيئة أي علم الفلك البطليموسي اليوناني وعلم التجويد للقرآن

و علم ترتیل القرآن و علم القراءات "۔

آپ دورانِ درس خارجی قصے سنانا پسند نہیں فرماتے تھے مگر اس کے باوجود مشکل سے مشکل کتاب کا درس بھی جب شروع فرماتے تو مغلق و پیچیدہ عبارات و مقامات حل ہوتے چلے جاتے اور سننے والوں پر ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ جی چاہتا کہ درس جاری رہے کبھی ختم نہ ہو۔ یوں معلوم ہوتا جیسے حضرت شیخؒ کے علم نے طلباء پر سحر کر کے انہیں مدہوش کر دیا ہے اور انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں۔ درس جس قدر بھی طویل ہوتا چلا جاتا طلباء پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش ہوتا ہوا نظر آتے، ور یہ لگتا جیسے آپ نے ان میں ایک نئی قوت بھر دی ہو۔

سب سے زیادہ شہرت آپ کے درسِ ترمذی اور درسِ تفسیر بیضاوی کو حاصل ہوئی۔ دور دراز سے طلباء و علماء آپ کے درس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے کھچے چلے آتے۔ آپ کا درسِ حدیث بعض اوقات پانچ چھ گھنٹوں تک مسلسل جاری رہتا۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی، جبکہ حضرت شیخؒ کیلئے بیٹھنا بھی مشکل ہوتا، یہی صورتِ حال رہتی۔ ور بیماری کے باوجود کئی کئی گھنٹوں کی تقریر کے بعد بھی آپ پر تھکن کے آثار دکھائی نہ دیتے۔ طلباء سے فرماتے

"بھئی یہ سب علم حدیث کی برکات ہیں"۔

خاص طور پر آپ کا درسِ ترمذی پورے پاکستان بلکہ پوری دنیا میں بے مثال آپ تھا جس میں آپ جب جامع ترمذی کی ابتداء سے لیکر انتہاء تک ہر ہر حدیث کا ترجمہ کرتے، مشکل الفاظ کی صرفی و نحوی تحقیق کرتے، ماخذ بتلاتے،

محاورات عرب کی تفاصیل سے مطلع فرماتے اور تمام مسائل پر انتہائی مفصل و سیر حاصل بحث بھی فرماتے۔ مسائل میں عام طریقۂ کار کے مطابق دو یا چار مشہور مذاہب کے بیان پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ اکثر مسائل میں آپ سات سات یا آٹھ آٹھ مذاہب بیان فرماتے، ہر مذہب کی تمام ادلہ ذکر کرتے اور پھر ہر دلیل کے کئی کئی جوابات احناف کی طرف سے دیتے۔ بعض اوقات کسی فریق مخالف کی ایک ہی دلیل کے جوابات کی تعداد پندرہ بیس سے بھی بڑھ جاتی۔

آپ کے درس کی سب سے خاص بات "قال" کے ساتھ "اقول" کا ذکر تھا یعنی "میں اس مسئلے میں یوں کہتا ہوں" حضرت شیخؒ کو اللہ تعالیٰ نے استخراج جواب جدید کا بڑا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ اکثر مسائل و مباحث میں اپنی جانب سے دلائل جدیدہ و توجیہات جدیدہ ذکر فرماتے اور وہی جوابات و توجیہات سب سے زیادہ تسلی بخش ہوتیں۔ بعض اوقات ایک ہی مسئلے میں صرف آپ کی اپنی توجیہات و جوابات کی تعداد اس مسئلے میں اسلاف سے مروی مجموعی توجیہات سے بڑھ جاتی اور ساتھ ساتھ یہ فرماتے۔

"مولانا! یہ میری اپنی توجیہات و ادلہ ہیں اس مسئلہ میں، روئے زمین کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملیں گی۔ بڑی دعاؤں و آہ و زاری اور بہت راتیں جاگنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ان کا القاء و الہام کیا ہے"۔

اس جلالت علمی کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے جوابات و توجیہات کی نسبت اپنی طرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی جانب فرماتے تھے کہ بندہ کو

یہی نہیں وہی ذات سب کچھ ہے۔ یہ عاجزی وانکساری ان کی سینکڑوں تصنیف شدہ کتابوں میں بھی نظر آتی ہے۔ مصنفین حضرات عام طور پر اپنی تصنیفات پر اپنے نام کے ساتھ مختلف القاب بھی لگاتے ہیں مگر حضرت شیخؒ نے اپنی ہر تصنیف شدہ کتاب پر عاجزی وانکساری کی راہ اپناتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ عبد فقیر یا عبد ضعیف ۔۔۔ (کمزور بندہ) لکھا جو ان کی انکساری کی واضح مثال ہے۔ عجز وانکساری کا ساتھ حالت نزع میں بھی نہ چھوڑا اور ایسی حالت میں بھی زبان ادب کا دامن پکڑے انکساری وعاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اس ذات وحدہ لا شریک کو اس انداز میں پکارتی رہی

"إلهي أنا عبدك الضعيف".

یعنی "یا اللہ! میں تیرا کمزور بندہ ہوں"۔

حضرت محدث اعظمؒ کے اوقات میں اللہ جل جلالہ نے بہت زیادہ برکت رکھی تھی۔ آپ قلیل سے وقت میں کئی گنا زیادہ کام کر لیتے جس کا اندازہ آپ حضرت شیخؒ کے درس ترمذی سے لگا سکتے ہیں کہ ترمذی کی ہر حدیث کا ترجمہ بھی ہو تمام مشکل الفاظ کی صرفی ونحوی تحقیقات وماخذ کی توضیح بھی ہو پھر تمام مسائل پر اتنی مفصل بحث ہو جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور ان سب پر مستزاد یہ کہ آپ سب طلباء سے کاپیاں بھی لکھواتے، چنانچہ مسلسل تقریر کرنے کی بجائے ٹھہر ٹھہر کر املاء کے انداز میں طلباء کو مسائل لکھواتے جس دوران آپ ہر جملے کو کم از کم دو یا تین مرتبہ ضرور دہراتے مگر ان سب باتوں کے باوجود وقت میں اتنی برکت ہوتی کہ جب جامع ترمذی سالانہ امتحانات سے قبل ہی اطمینان وتسلی سے ختم ہو جاتی اور اس کے ساتھ

ساتھ ہر طالبعلم کے پاس آپ کی مکمل درسی تقریر بھی مستقبل کیلئے محفوظ ہوجاتی۔

آپ کی زندگی میں ہی آپ کے علمی تفوق کا اقرار بڑے بڑے علماء کرتے تھے۔ امام کعبہ شیخ معظم محمد بن عبداللہ السبیل مدظلہ ایک مرتبہ علماء کرام کی مجلس میں فرمانے لگے۔

"میں اس وقت دنیا کے مرکز (مکہ مکرمہ) میں بیٹھا ہوں۔ دنیا بھر کے علماء میرے پاس تشریف لاتے ہیں مگر میں نے آج تک شیخ روحانی بازی جیسا محقق و مدقق عالم نہیں دیکھا"۔

تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ دعوت و تبلیغ و ارشاد کے میدان میں بھی اللہ جل شانہ نے آپ سے بہت کام لیا، اس سلسلے میں آپ خود اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں۔

"واللہ تعالی بفضله و منه وفقني للعمل بجميع انواع الدعوة و الارشاد و الحمدلله و المنة.

فقد اسلم بارشادی و جهدی المسلسل في ذلك اكثر من الفي نفر من الكفار و بايعوا على يدى وآمنوا بان الاسلام حق و شهدوا ان الله تعالى واحد لا شريك له و دخلوا في دين الله فرادى و فوجا.

حتي رأيت في بعض الاحيان أسرة كافرة مشتملة على عشرة اشخاص فصاعدا أسلموا و بايعوا للاسلام على يدى بارشادي في وقت واحد وساعة واحدة والحمدلله ثم الحمدلله.

و في الحديث لأن يهدى الله بك رجلا واحدًا خير لك مما تطلع عليه الشمس و تغرب

خصوصاً اسلم بإرشادى و تبليغى نحو خمسين نفرًا من الفرقة الكافرة الملحدة القاديانيـــة اصحاب المتنبي الكـذاب الدجال مرزا غلام احمد .

و اسلم غير واحد من الفرقة الكافرة طائفة الذكريين بإرشادى ونصحى وبما بذلت مجهودى وقاسيت المشقة الكبيرة في الارشاد و التبليغ .

و الفرقة الذكرية فرقة في بلادنا لايؤمنون بكون القرآن كتاب الله تعالى ولا يحجون الى كعبة الله المباركة بل بنوا بيتًا في ديار مكران من ديار باكستان يحجون اليه و لهم عقائد زائفة .

و اما ارشادى المسلمين العصاة التاركين لأداء الزكاة و الصلوات والصوم وغيرها فله نتائج طيبة واحسن ولله الحمد والفضل و منه التوفيق فقد تاب آلاف من المجرمين المجاهرين بالفسق من الرجال و النساء واصبحوا من مقيمي الصلوات و توجهوا الى اداء الزكوة و الصوم و الاعمال الصالحة .

و تبدلت حياتهم و انقلبت احوالهم . ولا احصى عدد هؤلاء التائبين لكثرتهم " .

دین اسلام کی سربلندی کیلئے آپ نے منکرین حدیث، اہل بدعت، روافض، قادیانیوں اور یہود و نصاریٰ سے کئی عظیم الشان مناظرے بھی کیے اور عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کیا۔

ابتدائی حالات کا مشاہدہ کیجئے تو بظاہر اسباب کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نونہال کا سایہ یک عالم پر محیط ہوگا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مشیت الٰہی حفظ دین اور پاسبانی ملت کا انتظام، ظاہری اسباب سے بالاتر کرتی ہے اور لطف الٰہی خود ایسے افراد کا انتخاب کرتا ہے جن سے دین حنیف کی خدمت کا کام لیا جائے۔

وفات

بروز سوموار ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء عصر کی جماعت میں حضرت محدث اعظم کو دل کا شدید دورہ پڑا اور علم و عمل کے اس جبل عظیم کو اللہ تعالیٰ نے اس پر فتن دنیا سے نجات دیتے ہوئے دار قرار کی طرف بلا لیا اور اس دنیاوی آزمائش میں آپ کی کامیابی اور اپنی رضا کا اعلان آپ کی قبر سے پھوٹنے والی جنت کی خوشبو کے ذریعہ دنیا میں عام کر دیا۔

تو خدا ہی کے ہوئے پر تو چمن تیرا ہے
یہ چمن چیز ہے کیا سارا وطن تیرا ہے

حضرت شیخ نے تریسٹھ ۶۳ برس عمر پائی۔ آپ ایک عالم باعمل، عارف باللہ، باضمیر اور باکمال انسان تھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "مومن وہ ہے جس کو دیکھ کر خدا یاد آ جائے"۔ آپ کی نگاہ پر تاثیر سے دلوں کی کائنات بدل جایا کرتی تھی، آپ کی صحبت میں چند لمحے گزارنے سے اسلام کے عہد زریں کے

بزرگوں کی صحبتوں کا گمان ہوتا تھا۔ حضرت شیخ میں قرونِ اولیٰ والی سادگی تھی۔ ان کو دیکھ کر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ آنکھوں میں تدبر کی گہرائیاں، آواز میں سنجیدگی و متانت کا آہنگ، دری پر گاؤ تکیے کا سہارا لئے حضرت شیخؒ کو معتقدین کے سامنے میں نے اکثر قرآن و حدیث کے اسرار و رموز کھولتے دیکھا۔

یوں تو موت سنتِ بنی آدم ہے اور اس سے کسی کو مفر نہیں، یہاں جو بھی آیا جانے ہی کیلئے آیا۔ مگر کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی موت صرف فردِ واحد کی موت ہی نہیں بلکہ پوری ملت کی موت ہوتی ہے۔

"موتُ العالِم موتُ العالَم"

خصوصاً اگر رخصت ہونے والے کا وجود دنیا کیلئے باعثِ رحمت ہو، ان کی ذات سے عالمِ اسلام کی خدمات وابستہ ہوں تو، ان کا صدمہ ایک عالم کی بے بسی، بے کسی و محرومی و رنجیدگی کا موجب بن جاتا ہے۔

فروغِ شمع تو باقی رہے گا صبحِ محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

حضرت شیخؒ کی رحلت سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ محفل اجڑ گئی، ایک باب بند ہو گیا، ایک بزم ویران ہو گئی، ایک عہد ختم ہو گیا، ایک روایت نے دم توڑ دیا، زندگی کو حرکت و عمل دینے والا خود ہی اس دنیا میں جا بسا جہاں سے کوئی واپس نہیں آیا اور وجود ما العمل نہیں دار الجزا کی تمہید ہے۔

باغ باقی ہے باغباں نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا

کارواں تو رواں رہیگا مگر
ہائے وہ میر کارواں نہ رہا

ایسے وقت میں جبکہ اسلام ہر طرف سے طرح طرح کے فتنوں میں گھرا ہوا ہے اور ایسی حالت میں جبکہ اہل اسلام کو انکی رہبری کی مزید ضرورت تھی، وہ اپنے بے شمار چاہنے والوں کو روتا دھوتا چھوڑ کر اس عالم دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے روٹھ گئے۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

سعید بن جبیرؒ حجاج بن یوسف کے "دست جفا" سے شہید ہوئے تھے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے "البدایہ والنہایہ" میں ان کے بارے میں حضرت میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے "سعید بن جبیرؒ کا انتقال اس وقت ہوا جبکہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو"۔

نیز امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے "سعید بن جبیرؒ اس وقت شہید ہوئے جبکہ روئے زمین کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو"۔

آج صدیوں بعد یہ فقرہ محدث اعظم شیخ المشائخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ پر حرف بحرف صادق آرہا ہے۔ وہ دنیا سے اس وقت رخصت ہوئے جب اہل اسلام ان کے علم وفقہ کے محتاج تھے۔ اہل دانش کو انکے فہم وتدبر کی احتیاج تھی اور علماء ان کی قیادت وزعامت کے حاجتمند تھے۔ انکی تنہا ذات سے دین وخیر کے اتنے شعبے چل رہے تھے کہ ایک جماعت بھی اس خلا کو پُر کرنے سے قاصر

رہے گی۔

آپ نے جس طور گل عالم کی فضاؤں کو علمی و روحانی روشنی سے منور کیا اس کی بدولت اہل حق کے قافلے ہمیشہ منزلوں کا سراغ پاتے رہیں گے۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

عبد ضعیف محمد رہبر روحانی بازی عفی اللہ عنہ و عافاہ
ابن شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی
ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق جون ۱۹۹۹ء

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

البركات المكية
في
الصلوات النبوية

لإمام المحدثين نجم المفسرين زبدة المحققين
العلامة الشيخ مولانا محمد موسى الروحاني البازي
رحمه الله تعالى وطيّب آثاره

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سب جہان والوں کا پالنے والا ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو

علیٰ رسولہ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔
اس کے رسول محمد پر اور ان کے سب آل و اصحاب پر۔

امّا بعد۔ فھٰذہٖ رسالۃٌ مبارکۃٌ عالیۃٌ و
امّا بعد۔ یہ ایک رسالہ ہے مبارک و عالی مرتبہ

صحیفۃٌ یتیمۃٌ سامیۃٌ فی الصلوات والتسلیمات
اور صحیفہ ہے بے مثال بلند شان والا نبی علیہ السلام کے

النبویۃ الشریفۃ علیٰ حسب عدد الاسماء المحمدیۃ
شریف درود وسلام میں۔ نبی علیہ السلام کے اسماء عالی شان کی تعداد

المنیفۃ سمّیتھا "بالبرکات المکیۃ فی الصلوات
کے مطابق میں نے اس کا نام رکھا ہے " البرکات المکیۃ فی الصلوات

النبویۃ۔ عددَ الاسماء المحمدیۃ۔" وانّما سمّیتھا
النبویۃ عددَ الاسماء المحمدیۃ" ۔ میں نے اس کا (

بالبرکات المکیۃ لکون المشیر بجمعہا و تالیفہا والآمر
مکہ کی طرف منسوب کر کے برکات مکیۃ اس لیے رکھا کہ اس کے جمع و تالیف کا مشورہ دینے

بترتیبہا و تصنیفہا احد علماء مکۃ المبارکۃ و
والے اور اس کی تصنیف کا حکم دینے والے مکہ مکرمہ کے علماء میں سے ایک عالم ہیں۔

ھو العالم العظیم و الفاضل المخیم الذی مضت حیاتہ
اس عالم کبیر و فاضل کی ساری زندگی گزری مسلمانوں اور

فی خدمۃ المسلمین لاسیما خدمۃ اھل العلم و
بالخصوص اہل علم و صالحین کی خدمت

الصالحین و عاش باذلاً مجھودہ طوال الملوین فی
کرنے میں۔ وہ عالم شب و روز کوشاں رہتے تھے

اکرام ضیوف رب الثقلین القادمین فی الحرمین
شرتعالیٰ کے ان مہمانوں کے اکرام و تعظیم میں جو حرمین شریفین میں

الشریفین اعنی الشیخ الکریم مولانا محمد مسعود
آتے ہیں یعنی شیخ کریم مولانا محمد مسعود

شمیم مدیر المدرسۃ الصولتیۃ مرکز الفنون
شمیمؒ جو کہ مدیر و مہتمم ہیں مدرسہ صولتیہ کے جو فنون اسلامیہ

الاسلامیۃ و دار العلوم والمعارف الدینیۃ فی
کا مرکز ہے اور معارف دینیہ و علوم دینیہ کا مرجع ہے

مکۃ المبارکۃ لکن قبل ان اقدم الی حضرتہ
مکہ مکرمہ میں۔ لیکن (افسوس) قبل اس کے کہ میں ان کی

العلیۃ ھذہ الصحیفۃ المبارکۃ السنیۃ انتقل
خدمت عالیہ میں یہ مبارک رسالہ پیش کرتا

الی جوار رحمۃ اللہ یوم الاحد السابع والعشرین من
مولانا شمیم وفات پا گئے بروز اتوار بتاریخ ستائیس ۲۷

شعبان سنۃ ١٤١٢ من الھجرۃ النبویۃ الموافق لاول
شعبان سنہ ١٤١٢ھ مطابق یکم

مارس سنة ١٩٩٢م جعل الله تعالى قبره روضة
مارچ سنہ ۱۹۹۲م ۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر جنت کا

من رياض الجنة انه تعالى ذو الفضل و المغفرة و
باغیچہ بنا دے اللہ جل جلالہ فضل و مغفرت و

المنة . أسأل الله تعالى أن يجعل رسالتي هذه
احسان والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ وہ میرے اس رسالہ کو

مقبولة متداولة بين المسلمين ومكرمة حبيبة
مقبول و مشہور کردے مسلمانوں میں اور اسے محبوب بنادے

الى المصلين المتقين و وسيلة موصلة الى ذروة
متقین درود شریف پڑھنے والوں کے نزدیک۔ اور اللہ تعالیٰ بنائے اس رسالے کو بلند سعادتوں

السعادات و ذريعة مبلغة الى زيادة الدرجات
تک اور عالی شان درجات تک پہنچنے کا وسیلہ و ذریعہ۔

انه تعالى بالاجابة جدير وعلى كل شئ قدير
اللہ تعالیٰ دعاء قبول کرنے والا ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔

أكتب هذه الكلمات ضحوة يوم الثلاثاء و انا
میں یہ کلمات لکھ رہا ہوں دوپہر سے کچھ قبل بروز منگل ۔ اس وقت

مقيم في مكة المكرمة مجاور للكعبة المعظمة
مقیم ہوں مکہ مکرمہ میں اور مجاور ہوں کعبہ شریف کا

كأني جالس في ظل بيت الله وظل بركات المسجد
گویا کہ میں بیٹھا ہوا بیت اللہ اور مسجد حرام کی برکات کے سایہ

الحرام وتحت غمام رحمة الله الكريم المنعام
میں اور اللہ تعالیٰ کریم اور بڑے انعام والے کی رحمت کے بادل کے نیچے

وذلك في يوم عيد الفطر السعيد سنة ١٤١٣هـ
بروز عید الفطر سنہ ۱۴۱۳ھ

٢٣ مارس سنة ١٩٩٣م . أشكر الله تعالى و
مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۹۳م ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و

أحمده على أن شرفني مع بعض أهل بيتي بأداء
حمد کرتا ہوں کہ اس نے مشرف فرمایا مجھے گھر کے بعض افراد سمیت ادا

العمرة في شهر رمضان وبزيارة البيت العتيق
رمضان میں عمرہ ادا کرنے سے اور بیت اللہ شریف

العظيم الشان وأسأل الله عز وجل سؤال متضرع
کی زیارت سے۔ اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ سوال کرتا ہوں

معترف بأنه لاحول ولا قوة إلا بالله أن يحفظ
اور معترف ہوں کہ قوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے کہ حفاظت فرمائے

سكان كل بيت كانت فيه هذه الصحيفة
ہر اس گھر کے مکان کی جس میں یہ نیک صحیفہ

السعيدة وأن يجيرهم من كل قلق و فرق و
موجود ہو۔ اور یہ کہ بچائے انہیں ہر غم و خوف سے

من شر ما خلق ومن أن يؤذيهم الأعداء و
ورمخلوق کے ہر شر سے۔ نیز بچائے انہیں اس سے کہ انہیں دشمن

المفسدون والفسق ومن أن يبتلوا بإصابة شيء
مفسدین و فسق۔ اور اس سے کہ ان پر مصیبت آئے

من الحريق والحرق ومن أن تنوبهم محنة الغصب
آگ لگنے اور آگ لگنے کی۔ اور اس سے کہ انہیں پہنچے آفت غصب

والسرق ومن أن تمسهم نكبة الصواعق
اور چوری کی۔ اور اس سے کہ انہیں درپیش ہو جائے آسمانی بجلی اور پانی میں غرق

والغرق - آمنين مبتهجين كأنهم آووا الى حصن
ہونے کی آفت۔ وہ ایسے امن و خوشی میں ہوں گویا کہ وہ ساکن ہیں مضبوط قلعہ

حصين وركن رصين وقرار مكين وحرز
میں۔ قوی رکن، محفوظ آرام گاہ، تسلی بخش

متين ومقام أمين - وأسأله جل جلاله أن
حفاظت اور مقام امن میں۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ

يَجعل كلَّ منزلٍ كانَ فيه هذا الكتابُ المبارَكُ

کر دے ہر اس گھر کو جس میں موجود ہو یہ مبارک کتاب

مَحفوفًا بالسَّعادةِ و مكنُوفًا بالسيادة و ملفوفًا

سعادت میں گھرا ہوا، سیادت (سرداری) کے احاطے میں اور اللہ تعالیٰ کے

بحُسن الارادةِ و أن يُنزل فيه السعادات الزاخرة

نیک ارادوں میں لپٹا ہوا۔ اور یہ سوال ہے کہ نازل کرے اس منزل میں سعادتیں، زیادہ،

لعاطرة الكافية و للخيرات الهامرة الوافرة الوامية و

معطر، کافی۔ اور خیرات برسنے والی، کثیرہ، مکمل، اور

البركات الباهرة العامرة و العافية و أسأل الله جلّ

برکات ظاہرہ، آباد کرنے والی اور عافیت بھی۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ

علاه أن يؤمن بالسُّرورِ السلامة وبالعزّ و الفخامة

سے یہ کہ اس عطا کرے خوشی، سلامتی، عزت، عظمت،

و بانكشاف ظلام الظُّلم و انقشاع غمام الغمّ

ظلم کی تاریکی اور غم کے بادل چھٹنے کی صورت میں

مَن صاحبته هذه الصحيفة في الحضر و السفر

ہر اس شخص کو جس کے پاس ہو یہ صحیفہ حضر و سفر میں

و مَواقع الأهوال و الضرر مطمئنًا اطمينان مَن آوى

اور مواقع خوف و ضرر میں۔ تاکہ وہ کامل طور پر مطمئن ہو جائے

إلى رُكنٍ شديدٍ و عزٍّ جديدٍ و ظلٍّ مديدٍ

اس شخص کی طرح جس نے پناہ لی ہو رکن قوی کی، نیز جدید عزت، گھنے اور طویل سائے

و معاذٍ وكيدٍ و أن يمنح العافية و الاستقامة

اور مستحکم پناہ گاہ کی۔ اور یہ سوال ہے کہ عطا کرے عافیت و استقامت،

و الطمانينة و الكرامة مَن رافقته هذه

اطمینان و شرافت ہر اس مسلمان کو جس کے پاس ہو یہ

الرسالة في أمكنة امتداد الفتن و اشتداد

رسالہ طویل فتنوں، شدید مخلوقوں کی

الحق و مواطن الخوف و أزمات الزمن حتى يسكن
شکوں میں اور خوف و مصائب زمانہ کے مواقع ہیں۔ تاکہ اس سے اس شخص

سكونًا و يرتاح ارتياح من حل بأكرم المراحل و
کی مانند سکون وراحت حاصل ہو جائے جو نازل ہو مقامات شرافت اور

آنس المنازل و تمسك بأوثق الملاذ و أوفق المناجى
منازل اُنس و محبت میں۔ اور متمسک ہو مضبوط پناہ گاہ اور موافق نجات گاہ پر۔

و أسأله تعالى و سبحانه أن يعصم تالي هذه الأسماء
اور کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کہ بچائے ان اسماء مبارکہ کے

المباركة مع الصلوات و التسليمات من كل هم
پڑھنے والے کو درود و سلام سمیت ہر غم

و بلاء و نصب و حزن و آفة و تعب و أن يجيب
بلاء ، سختی ، رنج ، آفت و محنت سے اور یہ سوال کہ قبول

الله تعالى له كل دعاء من كفاية المهمات و
کرے اس کی ہر دعاء مثلاً ہر مشکل کی تکمیل ،

دفع البليات و قضاء الحاجات و رفع الدرجات
دفع بلایا ، حاجات کا پورا ہونا ، درجات کا بلند ہونا ،

و حل المشكلات و كشف الظلمات و ستر
حل مشکلات ، ظلمتوں کا ازالہ ، عیوب کی

العورات و تأمين الروعات و التخلص من
پردہ پوشی ، خطروں کا ازالہ ، آفات سے

الآفات و النجاة من الحوادث و المصائب و
خلاصی ، مصائب سے نجات ، اور

النجاح في ترقي المقامات و المراتب و أن يفتح له
کامیاب ہونا منصب اور عہدہ کی ترقی پانے میں اور سوال ہے اللہ تعالیٰ سے یہ

أبواب الفلاح و الفوز بالحظ الأكمل و التصيب
کہ کھول دے کامیابی کے دروازے بڑے حصے اور کامل نصیب کے حصول کے

الأجزلِ من العزِّ الواسعِ النِّطاقِ و الشرفِ المرتفعِ
سلسلے میں واسع عزت سے ، بلند و بالا شرافت

الرِّواقِ والرَّأيِ السَّديدِ و القبولِ الوطيدِ و العَيشِ
سے ، صحیح رائے ، محکم قبولیت سے اور وسیع

الرَّغيدِ من الحلالِ العتيدِ وأَدعو اللهَ تعالیٰ أن
مقرر حلال رزق سے ۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں

يُنفِّس عن المواظِبِ على قراءتها وتلاوتها كلَّ
کہ دور کرے اس کتاب کے دائمی قاری سے دنیا

كُربةٍ من كُرَبِ الدنيا والعقبىٰ ويُبلِّغه في كل
و آخرت کی ہر سختی کو ۔ اور یہ دعا کرتا ہوں کہ پہنچائے اسے ہر

ما رامَ الغايةَ العليا و الأمدَ الأقصىٰ و أن يبهجه
مقصود میں نہایت بلندی و منتہا تک ۔ اور یہ کہ خوش حال

بالبشرىٰ في الأولىٰ و الأخرىٰ ويَهَبَ له يومَ الدِّين الفلاحَ و
کر دے اسے بشارت سے دونوں جہانوں میں ۔ اور عطا کرے اسے آخرت میں فلاح

الزيادةَ في الحسنىٰ ۔ ربَّنا منّا الدُّعاءُ ورجاءُ إجابةِ
اور ہر حسنہ میں زیادتی ۔ اے اللہ ہمارے بس میں ہے دعا اور قبولیت دعا

الدَّعوات و منكَ القبولُ و إقالةُ العثرات و
کی امید ۔ اور آپ کے اختیار میں ہے قبولیت اور غلطیاں معاف کرنا ۔

قد قلتَ ۔ يا ربَّنا! أنا عند ظنِّ عبدي بي
آپ نے فرمایا ہے اے اللہ! کہ میں بندے کے گمان کے پاس ہوں ۔

فليظنَّ بي ما شاء ۔ فنحنُ يا ربَّنا! نظنُّ بكَ
پس اس کی مرضی ہو جو گمان کرے میرے بارے میں پس ہم اے اللہ! آپ کے بارے میں یہ گمان رکھتے ہیں

أن تُجيبَ دعاءَنا و ترحمَنا بل نستيقن أنك
کہ آپ دعا قبول کرتے ہیں اور ہم پر رحم فرماتے ہیں ۔ بلکہ ہمیں یقین ہے

تقبل الدُّعاءَ و تعفو عنّا و تُعافينا متفضِّلين
قبولیت دعا ، و عفو و معافات کا ۔ آپ کے احسان و کرم

عَلٰى مَنِّكَ وَحِلْمِكَ وَمُعْتَمِدِيْنَ عَلٰى جُوْدِكَ وَكَرَمِكَ
توکل کرتے ہیں اور آپ کے جود و کرم پر اعتماد کرتے ہیں۔

وَكَيْفَ لَا نَسْتَيْقِنُ قَبُوْلَ الدُّعَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ
اور ہمیں کس طرح قبولیت دعا کا یقین نہ ہو جب کہ حدیث شریف

الشَّرِيْفِ۔ ادْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُسْتَيْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ۔
میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْجَامِعِ ذِي الْعُرْفِ الشَّذِيِّ
یہ حدیث امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع میں ذکر کی ہے۔

وَذٰلِكَ بِبَرَكَةِ مَا ذُكِرَتْ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ
ان برکات کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ میں مذکور ہیں

مِنَ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ الطَّيِّبَاتِ
مبارک صلوات و تسلیمات طیبہ

وَالتَّبْرِيْكَاتِ الزَّاكِيَاتِ وَالثَّنَاءِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
و تبریکات عالیہ اور نبی علیہ السلام کی ثنا و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِكْرِ اَسْمَائِهِ الْفَاخِرَاتِ اِذِ الصَّلَاةُ
مدح ان کے مقدس اسماء کے ذریعہ۔ کیونکہ آپ

وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ - يَا رَبَّنَا!
کے نبی و حبیب علیہ السلام پر صلاۃ و سلام کے اے اللہ!

فَوَائِدُ مَرْوِيَّةٌ فِي الْاَحَادِيْثِ لَا تُحْصٰى وَعَوَائِدُ
فوائد مروی ہیں احادیث میں بے شمار اور برکات

مَنْقُوْلَةٌ فِي الْاَخْبَارِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ لَا تَخْفٰى
منقول ہیں اخبار نبویہ میں جو کہ مخفی نہیں ہیں۔

رَبَّنَا! اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ
اے اللہ! آپ ہی دعا قبول کرنے والے ہیں۔ نیز درجات بلند کرنے والے،

وَمُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ وَكَافِي الْمُهِمَّاتِ وَقَاضِي الْحَاجَاتِ
لغزشیں معاف کرنے والے، ہر مہم کی کفالت کرنے والے، حاجات پوری کرنے والے،

وَكَاشِفُ الْآفَاتِ وَدَافِعُ الْبَلِيَّاتِ وَمُفَرِّجُ
آفات دور کرنے والے، مصائب دفع کرنے والے، مشکلات و

الْمُشْكِلَاتِ وَالْمُعْضِلَاتِ وَقَاشِعُ حِجَابِ الظُّلُمَاتِ
شدائد کا ازالہ کرنے والے، تاریکیوں کا پردہ ہٹانے والے،

وَفَاتِحُ أَبْوَابِ الْمَعَارِفِ السَّرْمَدِيَّةِ الْقُرْآنِيَّةِ
نیز کھولنے والے ہیں دروازے قرآن کے دائمی علوم کے،

وَالْعَوَارِفِ الرُّوحَانِيَّةِ وَالنَّفَحَاتِ الْإِيمَانِيَّةِ وَ
عطایا روحانیہ کے، برکات ایمانیہ کے،

لِلْحِكَمِ الْبَالِغَةِ وَالنِّعَمِ السَّابِغَةِ۔ رَبَّنَا! تَقَبَّلْ مِنَّا
اعلیٰ حکمتوں اور کامل نعمتوں کے۔ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما

وَلَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ
اور ہمارے دلوں کو کج نہ فرما ہدایت حاصل ہونے کے بعد۔ آپ ہی دعا سننے والے

وَسَرِيعُ الْإِجَابَةِ لِلنِّدَاءِ۔ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيمُ يَا عَلِيُّ
اور جلدی سے قبول کرنے والے ہیں۔ اے حلیم، علیم، علی،

يَا عَظِيمُ! أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
عظیم! آپ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ عمل حسنات اور احتراز از گناہ کی قوت

إِلَّا بِكَ۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ! نَسْتَغِيثُ بِرَحْمَتِكَ
آپ ہی سے ملتی ہیں۔ یا حی یا قیوم! آپ کی رحمت کے ذریعہ مدد مانگتے ہیں

۔ يَا رَبَّنَا۔ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
اے اللہ! مسلسل صلاۃ وسلام بھیجئے افضل خلق محمد پر اور ان کی آل

وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ۔ مَا طَلَعَ شَارِقٌ
واصحاب پر اور ان کے متبعین پر، جب تک سورج طلوع کرے

وَلَمَعَ بَارِقٌ وَمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَشَكَرَكَ
اور ستارے چمکیں اور جب تک آپ کا ذکر کریں ذاکرین اور شکر کریں

الشَّاكِرُونَ
شاکرین۔

أما بعد حمده تعالى والصلاة والسلام على النبي
اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی علیہ السلام پر صلاۃ

صلى الله عليه وسلم فهذه تلك قبل شرح الأسماء النبوية
و سلام کے بعد۔ یہ بیان اسماءِ نبویہ عالیہ سے

المنيفة مع الصلوات والتسليمات الشريفة عدة فوائد
قبل مع صلوات و تسلیمات شریفہ کے یہ چند فوائد ہیں

مهمة نافعة متعلقة بالصلاة والتسليم على النبي صلى
اہم و نافع، متعلق درود شریف و تسلیمات

الله عليه وسلم أذكرها قبل الشروع في المقصود تكثيراً لسواد
نبویہ۔ میں انہیں ذکر کرتا ہوں مقصود شروع کرنے سے قبل جماعت مصلین

المصلين وترغيباً للمشتاقين وترهيباً للغافلين وإيقاظاً
کی تکثیر اور مشتاقین کی ترغیب کی خاطر، نیز غافلوں کو خوف دلانے اور اعراض کرنے

للمعرضين وتحريضاً لطالبي الخير الجليل والأجر الجزيل
والوں کو بیدار کرنے کے لیے نیز طالبین خیر عظیم و اجر کثیر

على العمل القليل والعناء الضئيل وتنويهاً بشأن هذه
برعمل قلیل و مشقت حقیر کو رغبت دلانے کے طور پر۔ نیز اس صحیفۂ عالیہ و رسالہ

الصحيفة العلية والرسالة البهية.
فائقہ کی شان ان کے اظہار کی خاطر۔

الفائدة الأولى

الصلاة والتسليم على النبي صلى الله
پہلا فائدہ۔ نبی علیہ السلام پر صلاۃ و سلام پڑھنا بڑی

عليه وسلم منقبة شريفة ومرتبة ذات فضائل منيفة
فضیلت اور بلند مرتبہ ہے درود و سلام پڑھنے

للمصلي المسلم فطوبى ثم طوبى لمن أكثر من ذلك.
والے کے لیے پس مبارک ہے وہ شخص جو کثرت سے درود پڑھے۔

ويكفي لإثبات فضيلة الصلاة والسلام أن
صلاۃ و سلام کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے کافی ہے

اللہ تعالیٰ یُصَلِّیْ وَیُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہٖ علیہ السلام وکذا
یہ بات کہ خود اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے نبی علیہ السلام پر

ملائکتہ علیہم الصلاۃ والسلام۔
صلاۃ و سلام بھیجتے رہتے ہیں

وَاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَرَ المؤمنین بذلك
اور یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو قرآن مجید میں صلاۃ وسلام

فی القرآن المجید فقال یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
پڑھنے کا امر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مومنو! تم نبی علیہ السلام پر

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ والامرُ للوجوب وادنٰی مُقتضی الامر
صلاۃ وسلام بھیجا کرو۔ امر وجوب یعنی فرضیت پر دال ہوتا ہے اور اس کا

کونھا سُنّۃً او مَندوبۃً۔
ادنیٰ تقاضا سنیت و استحباب ہے۔

الفائدۃ الثانیۃ قد اختلف العلماءُ فی حکم الصّلاۃ
دوسرا فائدہ ۔ علماء کرام کا اختلاف ہے نبی علیہ السلام پر

عَلَی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضُھم انّھا فرضٌ
درود پڑھنے کے حکم میں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ فی الجملہ

فی الجملۃ بغیر حصرٍ وقال بعضُھم فرضٌ علی الانسان
فرض ہے حصر و شمار کے بغیر۔ اور بعض کے نزدیک ہر مسلمان پر یہ فرض ہے

اَن یاتی بھا مرّۃً فی دَھرہٖ مع القدرۃ علی ذلك۔
کہ وہ عمر میں ایک مرتبہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بشرطیکہ اسے قدرت ہو۔

قال ابنُ عبد البرّ تجبُ الصّلاۃ مرّۃً فی العمرِ
چنانچہ علامہ ابن عبد البر کا قول ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا

صلاۃٍ او فی غیر صلاۃٍ وھی مثلُ کلمۃِ التوحید وھو
فرض ہے خواہ نماز کے اندر ہو یا نماز سے باہر۔ پس یہ مثل کلمہ توحید ہے۔ یہی

محکِیٌّ عن ابی حنیفۃ کما صرّح بہ ابو بکر الرازی۔
مذہب منقول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے حسب تصریح ابوبکر رازی رحمہ اللہ۔

ونقل ایضاً عن مالکؒ والثوریؒ والاوزاعیؒ اعنی
اور یہی قول منقول ہے امام مالکؒ سفیان ثوریؒ اور اوزاعیؒ سے یعنی

وجوبھا فی العمر مرۃ واحدۃ لان الامر المطلق المذکور فی
عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے۔ کیونکہ مذکورہ صدر آیت میں مذکور

الآیۃ المتقدمۃ لا یقتضی تکرارًا و الماھیۃ تحصل
امر تکرار کا مقتضی نہیں۔ اور نفس ماہیت ایک بار پڑھنے

بالصلاۃ مرۃ وھو قول جمھور الامۃ۔ کذا فی القول البدیع
سے حاصل ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور امت کا۔ یہ تفصیل مذکور ہے سخاوی کے

للسخاویؒ۔
قول بدیع میں۔

وقال القرطبیؒ وابن عطیۃؒ ان الصلاۃ علی النبی
قرطبیؒ و ابن عطیہؒ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام پر

صلی اللہ علیہ وسلم فی کل حال واجبۃ ای ثابتۃ و
درود بھیجنا ہر حالت میں شرعًا واجب ہے یعنی ثابت

لازمۃ؛ وجوب السنن المؤکدۃ التی لا یسع احد
ہے جیسے ثبوت و لزوم سننِ مؤکدہ ہیں کہ ترک کی شرعًا گنجائش نہیں ہے

ترکھا ولا یغفلھا الا من لا خیر فیہ۔
اور ان کی ادائیگی سے وہی شخص غفلت کرتا ہے جو خیر سے خالی ہو۔

وقال الطحاویؒ وجماعۃ من الحنفیۃ و الشافعیۃ
امام طحاویؒ اور حنفیہ و شافعیہ میں سے ایک جماعت

انہ یجب کلما سمع ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی رائے میں درود شریف واجب ہے جب بھی نبی علیہ السلام کا ذکر

او ذکرہ بنفسہ۔
غیر سے سنے یا خود ذکر کرے۔

وقال الطبریؒ انھا من المستحبات مطلقًا و
لیکن امام طبریؒ کہتے ہیں کہ درود شریف مطلقًا مستحب ہے۔

ادّعى الطبري الإجماع على ذلك۔
طبری نے اس قول پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

وأيسر الأقوال وخيرها القولُ الوسط وهي وجوبُها
ہیں تمام اقوال میں آسان و بہتر متوسط قول ہے۔ وہ یہ کہ ہر

عند ذكره صلى الله عليه وسلم في مجلس أوّلَ مرّةٍ ونَدبُها
مجلس میں پہلی مرتبہ نبی علیہ السلام کے ذکر کے وقت درود پڑھنا واجب ہے اور اس کے

لو تكرر ذكرُه صلى الله عليه وسلم في ذلك المجلس كذا في
بعد درود شریف مستحب ہے جب کہ نبی علیہ السلام کا ذکر اس مجلس میں مکرر ہو جیسا کہ شروح

بعض شروح الهداية وقد صرّح العلامة القاري بذلك۔
ہدایہ میں ایسا ہی درج ہے اور ملا قاری کی تصریح بھی یہی ہے۔

الفائدة الثالثة

الصّلاةُ على النبي صلى الله عليه
تیسرا فائدہ - نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا جامع ہے

وسلم تجمع البركاتِ الدنيويّةَ والأخرويّةَ الظاهرةَ والباطنةَ
ہر قسم کی برکات دنیوی و اخروی، ظاہری و باطنی

المالية والبدنية وقد وردت فيها أحاديثُ كثيرةٌ و
مالی و بدنی کے لیے۔ درود شریف کی فضیلت میں بہت سی احادیث نبویہ منقول

دونك عدّةَ أحاديث مباركةٍ فتفكّر فيها وتدبّر تزدد
ہیں۔ ان میں سے چند احادیث مبارکہ یہ ہیں۔ تم ان میں غور و فکر کرو، ان سے

رغبةً في الصّلوات والتّسليمات ومحبّةً لها۔
دل میں درود و سلام کے شوق و محبت میں بہت اضافہ ہوگا۔

(١) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
ابو ہریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت

وسلم من صلّى عليّ واحدةً صلّى الله عليه عشرًا۔ رواه
کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

مسلم والترمذي۔

(٢) عن عبد الله بن عمرو قال من صلى على النبي
عبداللہ بن عمروؓ کا موقوف قول ہے کہ جو مسلمان نبی علیہ السلام پر

صلى الله عليه وسلم واحدة صلى الله تعالى
ایک مرتبہ درود شریف بھیجے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ

عليه وملائكته بها سبعين صلاة۔ رواه احمد باسناد
اور فرشتے اس شخص پر ستر بار صلاۃ (رحمت ودعا) بھیجتے ہیں۔ امام احمد

حسن وهو موقوف وحكمه الرفع اذ لا مجال للاجتهاد
نے بسند حسن اس کی روایت کی ہے۔ یہ حدیث موقوف ہے لیکن حدیث

فيها۔
مرفوع کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ اجتہاد کی اس میں گنجائش نہیں ہے۔

(٣) عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
انسؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں

وسلم من صلى على واحدة صلى الله عليه عشر
کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس

صلوات وحطت عنه عشر سيئات ورفعت له
رحمتیں نازل فرماتے ہیں نیز اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور دس

عشر درجات۔ رواه النسائي وابن حبان في صحيحه۔
درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

(٤) عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه و
انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ

سلم من صلى على مائة كتب الله بين عينيه
جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں

براءة من النفاق وبراءة من النار واسكنه
کے درمیان نفاق اور دوزخ سے براءت لکھ دیتے ہیں اور قیامت

يوم القيامة مع الشهداء۔ رواه الطبراني في الاوسط۔
کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائیں گے۔

۵ عن علیؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
علیؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ

مَن صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیراطًا وَالقِیراطُ مِثلُ
جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس کے لیے ایک قیراط ثواب

اُحُد۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ۔
لکھ دیتے ہیں۔ وہ قیراط وزن وحجم میں اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

۶ عن ابی بکر الصدیقؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
ابوبکر صدیقؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت

علیہ وسلم مَن صَلّٰی عَلَیَّ کُنتُ لَہٗ شَفِیعًا یَومَ
کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے میں اس کے لیے قیامت کے دن

القیامۃ۔ رواہ ابن شاھین۔
شفاعت کروں گا۔

۷ عن جابرؓ مرفوعًا مَن صَلّٰی عَلَیَّ فِی کُلِّ یَومٍ
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر

مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبعِینَ مِنہَا لِاٰخِرَتِہٖ
روزانہ سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمادیتے ہیں۔ جن میں ستر

وَالثَّلَاثِینَ مِنہَا لِدُنیَاہُ۔ رواہ ابن مندۃ۔ قال الحافظ ابو
حاجتیں آخرت سے متعلق ہوتی ہیں اور تیس حاجتیں دنیا سے وابستہ

موسی المدینی انہ حدیث غریب حسن۔
ہوتی ہیں۔

۸ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
ابن عباسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں

وسلم مَن قَالَ "جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ
کہ جو شخص یہ درود ایک بار پڑھے "جزی اللہ عنا محمدا ما ھو اھلہ"

سَلَّمَ مَا ھُوَ اَھلُہٗ" اَتعَبَ سَبعِینَ مَلَکًا اَلفَ صَبَاحٍ۔
اس نے ہزار دنوں تک ستر فرشتوں کو تھکا دیا ثواب

رواہ ابو نعیم وغیرہ - والضمیر فی اھلہ راجع الی اللہ تعالیٰ
لکھنے کی وجہ سے - اس کی روایت ابو نعیم وغیرہ نے کی ہے لفظ " اھلہ " میں ضمیر

او الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما قال المجد اللغوی -
غائب راجع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف یا نبی علیہ السلام کی طرف -

(٩) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابو ھریرہ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں

وسلم من صلی علیّ فی کتاب لم تزل الملائکۃ
کہ جو شخص کسی کتاب میں درود لکھ دے فرشتے مسلسل اس کے

یستغفرون لہ ما دام اسمی فی ذلک الکتاب - رواہ
لیے اس وقت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں جب تک میرا نام

الطبرانی -
اس کتاب میں لکھا ہوا ہو -

(١٠) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
ابن عمرؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول ذکر کرتے

سلم زینوا مجالسکم بالصلاۃ علیّ فان صلاتکم علیّ
ہیں کہ اپنی مجلسوں کو مزین کرو درود شریف سے کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا

نور لکم یوم القیامۃ - رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس -
تمہارے لیے قیامت کے دن موجب نور ہے -

(١١) عن عبد اللہ بن بسرؓ قال قال رسول اللہ صلی
عبد اللہ بن بسرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث

اللہ علیہ وسلم الدعاء کلہ محجوب حتی یکون
روایت کرتے ہیں کہ ہر دعا قبولیت سے محروم ہوتی ہے الا یہ کہ اس کی

اولہ ثناء علی اللہ عزّ وجلّ وصلاۃ علی النبی صلی
ابتدا میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی علیہ السلام پر درود

اللہ علیہ وسلم ثم یدعو فیستجاب لدعائہ - رواہ النسائی -
شریف ہو پھر دعا مانگی جائے تو وہ دعا قبول ہوگی -

(١٢) عن جابرٍؓ قال قال رسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے

وسلم حَسْبُ العبدِ من البُخلِ اذا ذُكِرتُ عنده
ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے یہ بخل کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو جائے

أن لا يُصلّي عَلَيَّ ۔ رواہ الدیلمی ۔
اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔

(١٣) عن عبد الله بن جرادؓ قال قال رسول الله صلی
ابن جرادؓ نبی کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد بیان

اللہ علیہ وسلم حُجّوا الفرائض فانها أعظم أجراً من
کرتے ہیں کہ فرائض (فرض حکام) ادا کیا کرو۔ کیونکہ ان کا

عشرين غزوةً في سبيل الله وانّ الصلاة عليّ تعدل
اجر خدا کی راہ میں بیس غزوات سے بھی زیادہ ہے۔ اور درود شریف کا

ذلك كله ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۔
ثواب ان سب کے برابر ہے ۔

(١٤) وعن أبي أمامةؓ قال قال رسول الله صلی
ابو امامہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اللہ علیہ وسلم أكثروا من الصلاة عليّ في كل يوم
روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو ہر

جمعة فانّ صلاة أمتي تُعرض عليّ في كل يوم
جمعہ کے دن۔ کیونکہ میری امت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے ہر

جمعة فمن كان أكثرهم عليّ صلاةً كان
جمعہ کے دن۔ پس مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا مسلمان (بروز قیامت)

أقربهم مني منزلةً ۔ رواہ البیہقی بسند حسن ۔
سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا ۔

(١٥) وعن أنسؓ قال قال رسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ
حضرت انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت

وسلم صلّوا عليّ فانّ الصّلاة عليّ كفّارة لكم و

کرتے ہیں کہ مجھ پر درود شریف بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود تمہارے

زكاة فمن صلّى عليّ صلاة صلّى الله عليه عشرا۔

گناہوں کا کفارہ اور زیادتِ مال و پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ پس جو شخص

كذا في القول البديع۔

مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(١٦) وعن ابي هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله

ابو ہریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے

عليه وسلم صلّوا عليّ فانّ الصّلاة عليّ

ہیں کہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود شریف تمہارے

زكاة لكم۔ رواه ابن ابي شيبة۔

لیے پرشتے ہیں برکت و طہارت و نمو کا سبب ہے۔

قد علم من هذين الحديثين انّ الصّلاة

ان دو حدیثوں (مذکورہ بالا) سے معلوم ہوا کہ درود شریف

كفّارة للذنوب و زكاة للمصلّي و بركة له وطهارة

گناہوں کا کفارہ ہے اور درود بھیجنے والے کے لیے ترقی، برکت

له من الرذائل۔

اور ہر قسم کے رذائل سے پاک ہونے کا وسیلہ ہے۔

(١٧) وعن انسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه

انسؓ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ ارشاد روایت

وسلم اذا نسيتم شيئا فصلّوا عليّ تذكروه

کرتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو۔ درود شریف

ان شاء الله تعالى۔ اخرجه ابوموسى المدنى بسند

پڑھنے سے وہ چیز یاد آجائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ضعيف۔ كذا في القول البديع۔

(١٨) وعن ابی هريرة قال من خاف على نفسه
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو نسیان کا خطرہ ہو

النسيان فليكثر الصلاة على النبي صلى الله
(نسیان میں مبتلا ہو) تو وہ شخص (بطور علاج نسیان) کثرت سے درود

عليه وسلم. اخرجه ابن بشكوال بسند منقطع. ذكره
شریف پڑھا کرے۔

العلامة السخاوي۔

قد ظهر من هذين الاثرين ان الصلاة على
مذکورہ صدر دو حدیثوں (یعنی اثر) سے واضح ہوا کہ درود

النبي عليه الصلاة والتسليم تزيل النسيان و
شریف نسیان کو دور کرتا ہے اور قوت حافظہ بڑھاتا

تزيد في القوة الحافظة وهذه منفعة كبيرة و
ہے۔ یہ درود شریف کا بڑا نفع ہے۔ کیونکہ

لا يخفى على ذوي الالباب ان النسيان مما يبتلى
دانشوروں پر یہ بات مخفی نہیں کہ نسیان میں بہت

به كثير من الناس ويحتاجون الى دفعه وازالته
سے لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور وہ محتاج ہوتے ہیں ازالہ نسیان کے

لا سيما العلماء وطلبة العلم الذين يشتغلون
خصوصاً اہل علم و طلبہ علم جو مشغول رہتے ہیں

بحفظ العلوم والفنون ويبذلون الجهد في العمل
حفظ علوم و فنون میں اور کوشاں ہوتے ہیں ایسے عمل علاج میں

بما يزيد في الذاكرة والحافظة فمن اراد علاج
جو زیادہ اور تیز کرے ان کی قوت حافظہ کو۔ لہٰذا جو شخص نسیان کا

النسيان فعليه بكثرة الصلاة والتسليم على
علاج کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ کثرت سے درود و سلام بھیجے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر۔

الفائدۃ الرابعۃ اختلف العلماء فی أن صلاتنا
چوتھا فائدہ علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ ہمارے

ھل تنفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم أم لا قال
درود شریف سے نبی علیہ السلام کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں۔

ابن حجر فی الدر المنضود قال جمع مانفعھا للمصلی
ابن حجر علماء کی ایک جماعت کا یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں کتاب درمنضود میں

فقط لدلالتھا علی نصوح العقیدۃ وخلوص النیۃ
کہ صلاۃ کا فائدہ صرف مصلی کو ہوتا ہے۔ کیونکہ درود شریف دلالت کرتا ہے

و اظہار المحبۃ آہ۔
پڑھنے والے کے پاک عقیدہ، خلوص نیت اور اظہار محبت پر۔

وقال بعض العلماء لا بعد ولا استحالۃ فی
لیکن بہت سے علماء کا قول ہے کہ اس بارے میں کوئی بُعد نہیں کہ درود

حصول نوع من الفائدۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم
شریف سے نبی علیہ السلام کو بھی کسی خاص نوع کا فائدہ

من صلاۃ المصلی اذ فی الصلاۃ طلب زیادۃ الدرجات
حاصل ہوتا ہو۔ کیوں کہ درود شریف میں نبی علیہ السلام

لہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا غایۃ لفضل اللہ و
کے لیے بلندئ درجات کی دعا ہے اور اللہ کے فضل و انعام کی

إنعامہ وھو صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال دائم
کوئی نہایت نہیں۔ اور نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مدارج قرب

الترقی فی حضرات القرب ومعارج الفضل فلا یبدع
و فضل میں ہر لحظہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ پس کوئی تعجب نہیں

أن یحصل لہ بصلاۃ أمتہ زیادات فی ذلک۔
اس بات میں کہ امت کے درود سے نبی علیہ السلام کو مزید ترقی حاصل ہو جائے۔

وفی المواھب اللدنیۃ قال الشافعیؒ ما من عمل

کتاب مواہب میں امام شافعی رحمۃ اللہ کا یہ قول منقول ہے کہ امت کے

یعمله احدٌ من أمة النبی صلی اللہ علیه وسلم الا

ہر کار خیر میں نبی علیہ السلام اصل و

والنبیُّ اصلٌ فیه بجمیع حسنات المؤمنین فی

ماخذ ہیں۔ پس مومنین کی تمام نیکیاں نبی

صحائف نبینا صلی اللہ علیه وسلم زیادۃً علی ماله

علیہ السلام کے نامۂ اعمال میں ان کے اپنے ذاتی اجر پر زیادہ

من الأجر۔ انتہی۔

واضح تر ہیں۔

الفائدۃ الخامسۃ

اعلم ان ذکر التسلیم بعد

پانچواں فائدہ۔ یاد رکھیے کہ درود شریف کے

الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم وان

وقت صلاۃ کے بعد سلام کا ذکر اگرچہ لازم نہیں ہے

کان غیر لازم عند جمهور العلماء کما صرح بذلك

جمہور علماء کے نزدیک جیسا کہ شیخ الاسلام

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمه اللہ لکن ترکه شوءُ

ابن تیمیہؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ لیکن ترک سلام

ادبٍ وحرمان عن البرکۃ العظیمۃ والاجر الجزیل۔

بے ادبی ہے اور محرومی ہے برکت کبیرہ و ثواب عظیم سے۔

کما حکی الحافظ السخاویؒ فی القول البدیع عن

چنانچہ حافظ سخاویؒ کتاب قول بدیع میں یہ

ابی سلیمان محمد بن الحسین الحرانیؒ قال رأیت النبیَّ

حکایت کرتے ہیں ابو سلیمان محمد بن حسین سے ابو سلیمان کہتے ہیں کہ

صلی اللہ علیه وسلم فی المنام فقال لی یا ابا سلیمان

میں نے نبی علیہ السلام کی زیارت کی خواب میں۔ تو فرمایا اے ابو سلیمان!

إذا ذكرتني في الحديث فصليت علي ألا تقول
جب تم حدیث میں میرے ذکر کے وقت مجھ پر درود بھیجو تو "وسلم"

"وسلم" وهي أربعة أحرف بكل حرف عشر
کیوں نہیں لکھتے۔ یہ چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے دس حسنات کا

حسنات تترك أربعين حسنة۔
ثواب ملتا ہے۔ اس طرح تم چالیس حسنات ترک کرتے ہو۔

الفائدة السادسة ينبغي لكل كاتب أن
چھٹا فائدہ ۔ ہر کاتب کے لیے مناسب

يكتب الصلاة والتسليم على النبي صلى الله
بہتر ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے نام کے ساتھ صلاۃ و

عليه وسلم كلما كتبه ولا يقتصر بالصلاة
سلام بھی ضرور لکھے اور صرف زبان سے پڑھنے پر

عليه بلسانه فإن له بذلك أعظم الثواب و
اکتفاء نہ کرے۔ کیونکہ صلاۃ و سلام کی کتابت سے اسے

أدومه۔
بڑا اجر و دائمی ثواب ملتا ہے۔

فعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال
ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد

رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علي
روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی کتاب میں

في كتاب لم تزل الملائكة يستغفرون له ما دام
(میرے نام کے ساتھ صلاۃ و سلام لکھ دے تو فرشتے اس کے لیے اس

اسمي في ذلك الكتاب۔ رواه الطبراني في الأوسط
وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود رہے۔

والخطيب في شرف أصحاب الحديث وقد تقدم ذكره
خطیب نے کتاب شرف اصحاب الحدیث میں اس کا ذکر کیا ہے اس کا بیان گزر گیا ہے۔

وفی روایۃ اُخری لھذا الحدیث مَن کتب فی کتابہ
ایک اور ارشاد ہے نبی علیہ السلام کا کہ جو شخص کتاب میں یہ لکھ دے

"صلی اللہ علیہ وسلم" لم تزل الملائکۃ تستغفر
"صلی اللہ علیہ وسلم" فرشتے اس کے لیے اس وقت تک مغفرت

لہ مادام فی کتابہ۔ قول بدیع۔
کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک یہ الفاظ کتاب میں موجود ہوں۔

الفائدۃُ السّابعۃُ قد اتفق العُلماءُ علی جواز
ساتواں فائدہ — علماء کبار کا اتفاق ہے اس بات پر کہ

اِطلاق لفظ "السّیّد" علیٰ نبیّنا علیہ السلام وعلیٰ
لفظ "سیّد" کا اطلاق نبی علیہ السلام پر اور کسی قوم کے شریف

کلّ شریفٍ کبیرِ قومٍ فقد صَحّ قولُہ صلی اللہ
اور سردار پر شرعاً جائز ہے۔ نبی علیہ السلام کا

علیہ وسلم "انا سیّدُ وُلدِ آدمَ" وقولُہ علیہ السلامُ
ارشاد ہے "انا سیّد ولد آدم" میں کل اولادِ آدم کا سردار ہوں۔

للحسنؓ ان ابنی ھذا سیّدٌ۔ وقولہ علیہ السلام
نیز حسنؓ کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ میرا بیٹا سید (سردار) ہے۔ نیز سعدؓ ابن معاذ

لِقومہ۔۔۔ سعدٌ: قوموا الی سیّدکم۔ وورد
کے بارے میں انصار کو یہ حکم دیا کہ اٹھو اپنے سید (سردار) کے لیے۔ نیز

قولُ سھل بن حنیفؓ للنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم
سہل بن حنیفؓ نے ایک بار نبی علیہ السلام سے کہا

یا سیّدی۔ فی حدیث عند النسائی فی عمل الیوم
یا سیّدی۔ یہ روایت امام نسائی نے ذکر کی

واللیلۃ وقول ابن مسعودؓ اللّٰھم صلّ علیٰ سیّد
ہے۔ نیز ابن مسعودؓ کا یہ قول درود شریف پڑھتے تھے۔ اے اللہ

المرسلین۔ کذا فی القول البدیع۔
درود شریف بھیج سید المرسلین پر۔

واختلفوا فی زیادة قول المصلی "سیدنا" قال المجد
باقی علماء کا درود شریف میں لفظ "سیدنا" کے پڑھنے میں

اللغوی الظاهر انه لا یقال فی الصلاة اتباعا للفظ المأثور
اختلاف ہے۔ صاحب قاموس کہتے ہیں کہ نماز کے اندر درود شریف میں

انتهی۔
منقول الفاظ کا اتباع کرتے ہوئے سیدنا کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

وقال البعض زیادته ادب وتوقیر مطلوب شرعا و
بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا اضافہ کرنا چاہیے۔ یہ شرعاً ادب اور مطلوب

قال البعض ان الاتیان بسیدنا سلوک الادب وترک
تعظیم ہے۔ دیگر بعض علماء نے یہ بہترین فیصلہ کیا ہے کہ "سیدنا" کا ذکر درود میں

الاتیان به امتثال الامر علی الاول مستحب دون
ادب کا تقاضا ہے اور اس کا ترک حکم نبوی کی تعمیل ہے، کیونکہ منقول درود شریف میں اس کا ذکر

الثانی کذا حکی عن الشیخ عز الدین بن عبد السلام
نہیں ہے پس اس لفظ کا ذکر مستحب ہے باعتبار اول کے نہ باعتبار ثانی یہی فیصلہ منقول ہے شیخ عز الدین سے

قال الحافظ السخاوی فی القول البدیع وقول
حافظ سخاوی قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ نمازی کے قول

المصلین "اللهم صل علی سیدنا محمد" فیه الاتیان
"علی سیدنا" کہنے میں دو فائدے ہیں۔ اول تعمیل

بما امرنا به وزیادة الاخبار بالواقع الذی هو ادب فهو
امر۔ دوم مطابق واقع طریقہ ادب کا اظہار لہٰذا

افضل من ترکه۔ اهـ۔ واثبت ابن حجر فی الدر المنضود
"سیدنا" کا ذکر افضل ہے ترک ذکر سے۔ ابن حجر نے بھی در منضود میں

ان الافضل زیادة لفظ "سیدنا"۔ وافتی شیخ الاسلام
افضل قرار دیا ہے "سیدنا" کے ذکر کو۔ ابن تیمیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ اس کا

ابن تیمیة بترکها لعدم ذکرها فی الصلوات المأثورة واطال فیه۔
ترک افضل ہے کیونکہ منقول صلوات میں اس لفظ کا ذکر نہیں ہے۔

حاصلُ هٰذہٖ العبارات المتعارضة ان امرَ هذا اللفظ
ان عبارات متعارضہ کا حاصل یہ ہے کہ لفظ "سیّدنا" کا معاملہ

سَهلٌ وفی حکمہ الشرعی سعةٌ وانہ لاحرجَ شرعًا
آسان ہے اور اس کے حکم شرعی میں وسعت ہے۔ اسلئے شرعًا کوئی حرج نہیں

فی زیادۃ هٰذا اللفظ مع اسم النبی علیہ السلام ولا فی
نہ اس لفظ کے ذکر میں نبی علیہ السلام کے نام کے ساتھ اور نہ اس کے

ترکہ۔ اذکلٌ واحدٍ من الطریقَین قد ذَهَب الیہ
ترک میں۔ کیونکہ ہر ایک طریقہ کی طرف ذہاب کیا ہے

جمعٌ من علماءِ الحقّ۔ فالتّشدیدُ فی ذکر هٰذا
علماء کی ایک جماعت نے۔ پس تشدّد کرنا اس لفظ کے

اللفظ او فی ترکہ و انکارُ احدِ الفریقَین علی الفریق
ذکر میں یا ترک میں اور ایک فریق کا دوسرے فریق پر شدید انکار

الأخر شدیدًا لاینبغی۔
کرنا غیر مناسب ہے۔

الفائدۃ الثامنۃ اختلفَ العلماءُ فی آنّ الصلاۃَ
آٹھواں فائدہ درود شریف کے بارے میں

علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم هل هی مقبولۃٌ
علماء کرام کا یہ اختلاف ہے کہ کیا وہ بہرحال مقبول

لا محالۃ أو هی منقسمۃٌ الی المقبولۃ و المردودۃ مثل
ہوتا ہے یا وہ دیگر حسنات (نیک کام) کی طرح مقبول

سائر الحسنات المنقسمۃ الی المقبولۃ و المردودۃ۔
و غیر مقبول کی طرف منقسم ہوتا ہے۔

ذَهَب بعضُهم الی القول الثانی و آخرون الی القول
بعض علماء نے قول دوم کی طرف اور بعض نے قول اول کی طرف ذہاب

الاوّل. قال بعضُ العلماء انّ الصّلاۃَ علی النبیّ صلّی اللّٰہ
کیا ہے۔ قول اول والے علماء کہتے ہیں کہ درود شریف ہر مسلمان کا

عليه وسلم مقبول لا محالة من كلّ أحدٍ سواءٌ كان
ذات مقبول ہی ہوتا ہے خواہ وہ مخلص و حاضر القلب

حاضرَ القلب او غافلًا۔ وذلك لحديثين ذكرهما بعض
ہو یا غافل ہو۔ ان کا یہ قول مبنی ہے دو حدیثوں پر جو

العلماء۔
بعض علماء نے ذکر کی ہیں۔

الاوّل قوله عليه الصلاة والسلام عُرِضَت عليّ
حدیث اوّل یہ کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مجھ پر امت کے

أعمالُ أمّتي فوجدتُ منها المقبولَ والمردودَ إلّا
نیک اعمال پیش کیے گئے، ان میں کچھ اعمال مقبول تھے اور کچھ مردود، سوائے

الصلاة عليّ۔
درود کے کہ وہ مقبول ہی ہوتا ہے۔

والثاني قوله عليه السلام كلُّ الأعمالِ فيها
حدیث دوئم یہ کہ نبی علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے کہ سب طاعات میں

المقبولُ والمردودُ إلّا الصلاة عليّ فإنها مقبولة غيرُ
بعض مقبول ہوتی ہیں اور بعض مردود، سوائے درود شریف کے کہ وہ مقبول

مردودةٍ۔
ہی ہوتا ہے۔

وأجاب الفرقةُ الأخرى أنّ الحديث الاوّل
قول ثانی والے علماء ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ پہلی حدیث محدثین

مردودٌ غير مقبول اذ لا سند له۔ قال الحافظ السيوطي
کے نزدیک مقبول نہیں سمجھی کیوں کہ وہ بے سند ہے۔ حافظ سیوطی

في الدرر المنتثرة في الاحاديث المشتهرة هذا الحديث
رحمہ اللہ کتاب درر منتثرہ میں لکھتے ہیں کہ مجھے اس

لم اقف له على سندٍ۔ واما الحديث الثاني فقال
حدیث کی کوئی سند نہیں ملی۔ دوسری حدیث ثانی کے بارے میں

ابن حجرؒ انه ضعيفٌ. كذا في تمييز الطيب من الخبيث۔
ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ وہ نہایت ضعیف ہے۔

الفائدة التاسعة للصلاة على النبي صلى
نواں فائدہ — نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر درود

الله عليه وسلم فوائدُ كثيرةٌ وثمراتٌ عاليةٌ لا تُعدّ
شریف بھیجنے کے بہت فوائد اور بے شمار بلند

ولا تُحصى نذكر منها هنا فوائدَ متعددةً ترغيبًا
ثمرات ہیں۔ یہاں ہم ذکر کرتے ہیں ان میں سے صرف چند فوائد

للناظرين وتبشيرًا للمصلّين۔
ناظرین کی ترغیب اور درود پڑھنے والوں کی بشارت کے طور پر۔

الأولى ۔ انها امتثالُ امرِ الله تعالى حيث امرنا في
فائدہ (۱) درود بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ کیونکہ

القرآن الشريف ان نصلي ونسلم على النبي صلى
اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن شریف میں نبی علیہ السلام پر درود

الله عليه وسلم۔
و سلام بھیجنے کا امر فرمایا ہے۔

الثانية ۔ موافقةُ الله عزّ وجلّ و موافقة
فائدہ (۲) اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی موافقت کی سعادت

ملائكته في الصلاة على النبي صلى الله عليه
حاصل ہوتی ہے نبی علیہ السلام پر درود شریف

وسلم لانّ الله تعالى قال في كتابه انه يصلي على
بھیجنے سے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ وہ بھی اور فرشتے

النبي ويسلم عليه وكذا ملائكته۔
بھی نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

الثالثة ۔ عودُ المصلي مرةً فيما سوى الحرم المكي و
فائدہ (۳) ایک بار درود شریف پڑھنے والا مسجد حرام

المسجد النبوی بعشر صلوات من الله تعالی و
و مسجد نبوی کے سوا کسی مقام پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں حاصل کرتا ہے
فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخمسین
اور مسجد نبوی میں درود شریف پڑھنے والا پچاس
الف صلاۃ وفی الحرم المکی بمائۃ الف صلاۃ
ہزار رحمتیں اور حرم مکہ مکرمہ میں ایک لاکھ رحمتیں
ربانیۃ۔
حاصل کرتا ہے۔

الرابعۃ: ان اللہ تعالی یرفع لہ عشر
فائدہ ④ اللہ تعالیٰ ایک بار درود شریف پڑھنے پر دس
درجات۔
درجات بلند فرماتے ہیں۔

الخامسۃ: اللہ تعالی یکتب لہ عشر حسنات۔
فائدہ ⑤ اور دس حسنات لکھتے ہیں۔

السادسۃ: اللہ تعالی یمحو عنہ عشر
فائدہ ⑥ اور ایک بار درود شریف پڑھنے سے اللہ
سیئات۔
تعالیٰ دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔

السابعۃ: انھا سبب لغفران الذنوب۔
فائدہ ⑦ درود شریف گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔
کما ثبت فی بعض الآثار۔
جیسا کہ بعض آثار میں ہے۔

الثامنۃ: انہ یرجی اجابۃ دعائہ اذا قدمھا
فائدہ ⑧ درود شریف کے ذریعہ قبولیت دعا کی امید کی جاتی
امام الدعاء فالصلاۃ تصاعد الدعاء الی اللہ تعالی
ہے جب کہ دعا سے قبل درود شریف پڑھا جائے پس درود شریف دعا کو اللہ تعالیٰ تک

وكان موقوفا بين السماء والارض قبلها۔
پہنچتا ہے جب کہ درود شریف کے بغیر دعا آسمان و زمین کے درمیان محبوس ہوتی ہے۔

التاسعة۔ انها سبب لكفاية الله العبد ما اهمه۔
فائدہ ⑨ درود شریف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفایت فرماتے ہیں بندے کے ہر اہم کام کی۔

العاشرة۔ انها سبب لقرب العبد من النبي صلى الله عليه وسلم يوم القيامة۔ وقد تُروى ذلك في حديث ابن مسعود رضي الله تعالى عنه۔
فائدہ ⑩ درود شریف بندے کے لیے قرب نبی علیہ السلام کا سبب ہے بروز قیامت۔ یہ بات مروی ہے ابن مسعودؓ کی ایک حدیث میں۔

الحادية عشرة۔ انها تقوم مقام الصدقة لذي العسرة۔
فائدہ ⑪ درود شریف صدقہ و خیرات کے قائم مقام ہے تنگ دست کے لیے۔

الثانية عشرة۔ انها سبب لقضاء الحوائج۔
فائدہ ⑫ یہ قضاء حاجات کا سبب ہے۔

الثالثة عشرة۔ انها زكاة للمصلي وطهارة له۔
فائدہ ⑬ یہ طہارت قلب و پاکیزگی باطن کا سبب ہے۔

الرابعة عشرة۔ انها سبب لتبشير العبد بالجنة قبل موته۔ ذكره الحافظ ابو موسىٰ في كتابه وذكر فيه حديثا۔
فائدہ ⑭ سبب ہے بندے کے لیے بشارت جنت کا موت سے قبل۔ حافظ ابو موسیٰؒ نے اس بارے میں اپنی کتاب میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔

الخامسة عشرة۔ انها سببٌ للنجاة من أهوال
فائدہ ⑮ وہ سبب ہے نجات کا خطرات سے
يوم القيامة۔ ذكره ابو موسیٰ وذكر فيه حديثاً۔
بروز قیامت۔ حافظ ابوموسیٰ نے اس سلسلے میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔

السادسة عشرة۔ انها سببٌ لردّ النبي صلى الله
فائدہ ⑯ درود شریف کے سبب درود بھیجنے
عليه وسلم الصلاة والسلام على المصلي و
والے کے جواب میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام بھی دعا و
المسلم عليه۔
سلام بھیجتے ہیں۔

السابعة عشرة۔ انها سببٌ لتذكر العبد
فائدہ ⑰ وہ سبب ہے بھولی ہوئی چیز کے
ما نسيه۔ كما ورد في بعض الآثار
یاد آجانے کا۔ جیسا کہ بعض آثار میں وارد ہے۔

الثامنة عشرة۔ انها سببٌ لنفي الفقر۔ كما
فائدہ ⑱ وہ سبب ہے فقر وغربت کے ازالے کا۔
روي في بعض الاحاديث۔
جیسا کہ بعض احادیث میں مروی ہے۔

التاسعة عشرة۔ انها تنجي من نتن المجلس
فائدہ ⑲ وہ نجات کا ذریعہ ہے مجلس کی اس
الذي لا يذكر فيه الله ورسوله۔
بدبو سے جو ذکر اللہ و ذکر رسول کے عدم سے پیدا ہوتی ہے۔

العشرون۔ انها سببٌ لوفور نور العبد على
فائدہ ⑳ وہ سبب ہے بندے کے نور کی شدت واضافے کا
الصراط۔ وفيه حديث ذكره ابو موسیٰ وغيره۔
پل صراط پر۔ اس میں ایک حدیث ہے جو حافظ ابوموسیٰ وغیرہ نے ذکر کی ہے۔

الحادية والعشرون۔ انها سببٌ لنيل رحمة
فائدہ (۲۱) وہ سبب ہے اللہ تعالیٰ کی

الله له۔ لان الرحمة إنما معنى الصلاة كما قاله
رحمت حاصل کرنے کا۔ کیوں کہ رحمت ہی صلاۃ کا معنی ہے بعض

طائفة من العلماء و إمّا من لوازمها و موجباتها
علماء کے نزدیک۔ یا رحمت درود شریف کے لوازم و ثمرات میں سے ہے

كما قاله غيرُ واحدٍ من العلماء و الجزاءُ من
جیسا کہ بعض علماء نے کہا ہے۔ اور جزاء از

جنس الدعاء فلابدّ للمصلّي من رحمةٍ تناله
جنس دعا ہوتی ہے۔ لہٰذا درود بھیجنے والا ضرور رحمت پائے

جزاءً۔
گا بطور جزاء کے۔

الثانية والعشرون۔ انها سببٌ لدوام محبته
فائدہ (۲۲) وہ سبب ہے بندے کے

للرسول صلى الله عليه وسلم و زيادتها و
دل میں نبی علیہ السلام کی محبت کے دوام کا اور محبت کی

تضاعفها۔
زیادت کا۔

الثالثة والعشرون۔ انها سببٌ لهداية العبد
فائدہ (۲۳) وہ سبب ہے بندے کی ہدایت

وحياة قلبه۔
اور حیاتِ قلب کا۔

الرابعة والعشرون۔ انها سببٌ لذكر اسم
فائدہ (۲۴) وہ سبب ہے بندے کے

المصلّي عند النبي صلى الله عليه وسلم لقوله
ذکرِ خیر کا نبی علیہ السلام کے پاس (قبر میں)۔ کیوں کہ حدیث

عليه السلام: ان صلاتكم معروضة على
شریف ہے کہ تمہارے درود شریف مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔

وقوله عليه السلام ان الله وكّل بقبري
ایک اور حدیث ہے کہ اللہ نے میری قبر کے پاس متعین فرمائے

ملائكة يبلغوني عن امتي السلام. وكفى
ہیں فرشتے جو مجھے میری امت کا درود وسلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور کافی ہے

بالعبد نبلًا ان يذكر اسمه بين يدي
بندے کے لیے یہ شرف کہ اس کا نام ذکر کیا جائے نبی علیہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم.
الصلاۃ والسلام کے پاس (قبر میں)۔

الخامسة والعشرون. انها متضمنة لذكر
فائدہ ۲۵ وہ متضمن ہے ذکر اللہ

الله وشكره ومعرفة انعامه على عبيده
و شکر اللہ اور انعام اللہ کی معرفت کو اپنے بندوں پر

بارسال النبي صلى الله عليه وسلم. فالصلاة
کہ نبی علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ پس نبی

على النبي صلى الله عليه وسلم قد تضمنت
علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا متضمن ہے

ذكر الله وذكر رسوله وسؤال المصلي ان
ذکر اللہ کو اور ذکر رسول کو اور مصلی کے اس سوال کو کہ

يجزيه بصلاته عليه ما هو اهله كما
اللہ تعالیٰ وہ بدلے نبی کو اس درود کے ذریعہ جو ان کے شایان شان ہو جس طرح

عرّفنا ربنا الكريم وصفاته وهدانا الى
نبی علیہ السلام نے ہمیں اپنے رب تعالیٰ سے اور اس کی صفات پر مطلع کیا اور ہماری رہنمائی

مرضاته تعالى وسبحانه.
فرمائی اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے کی طرف۔

الفائدة العاشرة۔ یجب علی کل مؤمن ان

دسواں فائدہ ۔ ہر مؤمن پر لازم ہے کہ

یکثر الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجے

حتی یزداد عدد صلواتہ علی عدد ذنوبہ ویدخل

تاکہ صلاۃ و سلام کی تعداد اس کے گناہوں سے زیادہ ہو جائے

الجنۃ۔

اور وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

فقد حکی الحافظ السخاویؒ عن بعض العلماء انہ

اس سلسلے میں حافظ سخاویؒ نے یہ عجیب حکایت ذکر کی ہے کہ بعض

رأی ابا حفص الکاغدیؒ بعد وفاتہ فی منامہ وکان شیخا کبیرا

علماء نے ابو حفص کاغدی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ ابو حفص بہت بڑے بزرگ تھے

فقال لہ ما فعل اللہ بک؟ قال رحمنی و غفرلی

اس نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ ابو حفص نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم کیا میری مغفرت

و ادخلنی الجنۃ فقیل لہ بماذا؟ قال لما وقفت

فرمائی اور جنت میں داخل کیا۔ اس شخص نے بخشش کا سبب پوچھا تو ابو حفص نے فرمایا کہ اللہ کے سامنے

بین یدیہ امر الملائکۃ فحسبوا ذنوبی و

کھڑے ہونے کے بعد اللہ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ اس کے گناہوں اور

حسبوا صلاتی علی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

درود شریف کا شمار کرو۔ گننے کے بعد فرشتوں

فوجدوا صلاتی اکثر فقال لہم المولی جلت قدرتہ

نے میرے درود شریف کی تعداد زیادہ پائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو!

حسبکم یا ملائکتی لا تحاسبوہ واذہبوا بہ الی

بس حساب کا سلسلہ بند کر دو اور ابو حفص کو درود شریف

جنتی۔ قول بدیع۔

کی برکت سے میری جنت میں داخل کر دو۔

الفائدۃ الحادیۃ عشرۃ۔ قد سمّی اللہ تعالیٰ
گیارہواں فائدہ ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے

نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم بأسماء کثیرۃ فی القرآن
نبی علیہ السلام کو بہت سے اسماء (ناموں)

العظیم وغیرہ من الکتب السماویۃ وعلی ألسنۃ
سے موسوم فرمایا ہے قرآن میں اور دیگر کتب سماویہ میں اور گزشتہ

الأنبیاء علیہم الصلاۃ والسلام واشہر أسمائہ
انبیاء علیہم السلام کی زبانوں کے ذریعہ۔ آپ کا سب

علیہ السلام محمد ثم أحمد۔ قالوا ان کثرۃ
سے مشہور نام محمد ہے پھر احمد۔ علماء کبار کہتے ہیں

الأسماء تدلّ علی شرف المسمّٰی وعظمتہ و
کہ ناموں کی کثرت مسمّی کی شرافت و عظمت و

ھیبتہ۔
ہیبت کی دلیل ہے۔

قال القاضی عیاضؒ إنّ اللہ تعالیٰ قد خصّہ
قاضی عیاضؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو یہ

علیہ السلام بانّ سمّاہ من أسمائہ الحسنیٰ بنحو
خصوصی شرف سے نوازا ہے کہ اپنے اسماء حسنیٰ میں سے تیس ناموں سے

ثلاثین اسمًا۔ وفی شرح الترمذی للحافظ ابن العربی
آپ کو موسوم فرمایا ہے۔ حافظ ابن عربیؒ نے شرح ترمذی

المالکیؒ قال بعض الصوفیۃ للہ تعالیٰ الف اسم وللنبی
میں بعض صوفیہ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی

صلی اللہ علیہ وسلم الف اسم۔ انتہٰی۔
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں۔

وجمیع أسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی
نبی علیہ السلام کے تمام منقول و مروی

وَرَدَتْ هِیَ فِی الْحَقِیْقَةِ اَوْصَافُ ثَنَاءٍ وَمَدْحٍ قَدْ ذَکَرَ لَهٗ
نام در حقیقت آپؐ کی صفات مدح ہیں۔ علامہ ابن

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنُ دِحْیَۃَ فِیْ کِتَابِہٖ
دحیہؒ نے اپنی کتاب مستوفی میں نبی علیہ السلام کے

الْمُسْتَوْفِیْ نَحْوَ ثَلَاثِمِائَةِ اِسْمٍ وَالْحَافِظُ السَّخَاوِیُّ
تقریباً تین سو نام ذکر کیے ہیں۔ حافظ سخاویؒ نے

فِی الْقَوْلِ الْبَدِیْعِ وَالْقَاضِیْ فِی الشِّفَاءِ وَالْعَلَّامَةُ ابْنُ
قول بدیع میں، قاضی عیاضؒ نے شفاء میں اور علامہ ابن

سَیِّدِ النَّاسِ مَا یُنِیْفُ عَلٰی اَرْبَعِمِائَةِ اِسْمٍ۔
سید الناسؒ نے چار سو سے زیادہ اسماءِ نبویہ ذکر کیے ہیں۔

اَلْفَائِدَةُ الثَّانِیَةُ عَشْرَةَ۔ اَسْمَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ
بارھواں فائدہ۔ احادیث میں نبی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَنْصُوْصَةُ الْمَرْوِیَّةُ فِی الْاَحَادِیْثِ
علیہ السلام کے منقول صریح اسماء مبارکہ تھوڑے

قَلِیْلَةٌ فَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ مَرْفُوْعًا اِنَّ لِیْ خَمْسَةَ اَسْمَاءٍ
ہیں۔ حضرت جبیرؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد ذکر کرتے ہیں کہ میرے مخصوص پانچ نام

فَذَکَرَ مُحَمَّدًا وَاَحْمَدَ وَالْمَاحِیَ وَالْحَاشِرَ وَالْعَاقِبَ۔
ہیں محمد، احمد، ماحی، حاشر اور عاقب۔

رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔ وَفِیْ رِوَایَةِ اَحْمَدَ زِیَادَةُ السَّادِسِ وَهُوَ
روایت احمد میں چھٹے نام یعنی خاتم کا بھی ذکر

الْخَاتِمُ۔ وَرَوَی الْحَافِظُ اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَغْدَادِیُّ
ہے۔ حافظ ابوبکر خطیبؒ نے باسند نبی علیہ السلام

الْخَطِیْبُ بِاِسْنَادِہٖ مَرْفُوْعًا اِنَّ لِیْ فِی الْقُرْاٰنِ سَبْعَةَ اَسْمَاءٍ
کی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ قرآن مجید میں میرے سات مخصوص نام مذکور ہیں

مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَیٰسٓ وَطٰهٰ وَالْمُزَّمِّلُ وَالْمُدَّثِّرُ
یعنی محمد، احمد، یٰسٓ، طٰہٰ، مزمل، مدثر

وعبد الله۔
اور عبد اللہ۔

الفائدة الثالثة عشرة۔ یہ رسالتی هذه مشتملة
تیرھواں فائدہ ۔ میرا یہ رسالہ مشتمل ہے

على طريقة جديدة بديعة وهي ذكرُ أسمٍ
ایک نئے طریقے پہ وہ طریقہ یہ ہے کہ اسمائے

جديدٍ من أسماء النبيّ عليه الصلاة والسلام عند
نبویہ میں سے نیا نام مذکور ہے

كلِّ صلاةٍ عليه صلى الله عليه وسلّم۔
ہر درود شریف میں۔

فعددُ الصلواتِ والتسليماتِ المذكورتين مرةً
پس وہ صلاۃ و سلام جو مذکور ہیں

قبل كلّ اسمٍ نبويٍّ مباركٍ وأخرى بعد كلّ اسمٍ
ہر اسم نبوی سے قبل اور ہر اسم کے

نبويٍّ مباركٍ ضِعفُ عددِ الأسماءِ الشريفةِ النبويّةِ
آخر میں ان کی تعداد دگنی ہے ان اسماء نبویہ سے جو

المذكورةِ في هذه الصحيفة والأسماءُ النبويّةُ الموجودةُ
مذکور ہیں اس صحیفہ میں۔ اور اسماء نبویہ جو مذکور ہیں

في هذه الصّحيفة هي زهاء ثمانمائة اسمٍ۔
اس صحیفہ میں وہ تقریباً آٹھ سو ہیں۔

ثمراتٌ لهذه الطريقةِ الجديدةِ المذكورةِ
ور بے شک اس جدید طریقہ کے جو مذکور ہے

في هذه الصحيفة فوائدُ عظيمةٌ وثمراتٌ كثيرةٌ
رسالہ ھذا میں بڑے فوائد اور بہت مفید

نافعةٌ جدًّا۔
ثمرات ہیں۔

الثمرةُ الأولیٰ ۔ منها الصّلاۃُ والتسلیمُ علی النبیّ

پہلا ثمرہ ۔ ان میں سے ایک ثمرہ نبی علیہ السلام پر

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وکثرتُهما علیٰ وفق ضِعفِ

کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجنا ہے ۔ اور یہ عدد ضعف (دگنا)

عددِ الاسماءِ النبویّۃ ولا یخفیٰ علیٰ أصحاب

ہے عددِ اسماء نبویّہ سے ۔ اور مخفی نہیں ہے روشن ضمیر

البصیرۃِ المنیرۃِ والفطرۃِ السلیمۃِ انّ هٰذا العَدَدَ

اور فطرت سلیمہ والوں پر یہ امر کہ صلاۃ و

مِنَ الصّلوات والتسلیمات مِمّا یسُرُّ المصلّین

سلام کا یہ عدد درود پڑھنے والوں کے لیے موجبِ مسرّت

ویطمئِنّ به قلوبُهم لکونه متفرّعًا علیٰ رعایۃ

اور باعثِ اطمینانِ قلب ہے ۔ کیوں کہ یہ عدد مبنی ہے اسماء

عددِ الاسماءِ النبویّۃ المبارکۃ وعرتّبًا علیٰ

نبویّہ مبارکہ کی تعداد پر اور نبی علیہ السلام

جَعْلِ عددِ الصفاتِ الشریفۃ المصطفویّۃ أساسًا

کی صفات شریفہ کے مجموعی عدد کو عددِ صلاۃ و

لعددِ الصّلوات والتسلیمات ۔

سلام کے لیے بنیاد قرار دینے پر ۔

الثمرۃُ الثانیۃُ ۔ هی الثناءُ علی النبیّ ومدحُه

دوسرا ثمرہ ۔ دوسرا ثمرہ ہے نبی علیہ السلام

علیه السلام بطریقٍ غریبٍ جذّابٍ للقلوب إذ

کی مدح و ثناء عجیب دلکش طریقے سے ۔ کیونکہ

هٰذه الاسماءُ المبارکۃُ فی الحقیقۃِ أوصافُ

یہ اسماء مبارکہ درحقیقت صفات

مدحٍ و ألقابُ کمالٍ له علیه الصّلاۃ والسلام ۔

مدح و القاب کمال ہیں نبی علیہ السلام کے لیے ۔

ومدحٌ للنبی علیہ الصلاۃ والسلام لاجل کونہ
اور نبی علیہ السلام کی مدح ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے اور

رضا للرحمٰن و ترغیمًا للشیطٰن فائدۃٌ برأسہا عظیمۃٌ
شیطان کی ذلت کا سبب ہے یہ ایک عظیم مستقل فائدہ ہے۔

الثمرۃ الثالثۃ۔ ھی اشتمال ھٰذہ الطریقۃ الجدیدۃ
تیسرا ثمرہ ۔ وہ یہ ہے کہ یہ جدید طریقہ

علی أبلغ ثناءٍ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نبی علیہ السلام کی کامل ثناء پر مشتمل ہے۔

کیف لا و الثناءُ المندرجُ فی فحوی ھٰذہ الأسماء المبارکۃ
اور کیونکر ایسا نہ ہو جبکہ یہ ثناء جو داخل ہے ان اسماء مبارکہ کے ضمن میں

ثناءٌ متناہٍ و مدحٌ فائقٌ قلّما یُوازیہ الثناءُ بعبارات
انتہائی جامع و فائق ہے کہ اس کے ساتھ نہایت طویل

مطنبۃٍ أضعافًا مضاعفۃً۔
عبارت والی ثناء کا برابر ہونا مشکل ہے۔

فثناءُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم إحدی
پس نبی علیہ السلام کی مطلق ثناء و

الفوائد وقد مرّ ذکرُ ھٰذہ الفائدۃ فی الثمرۃ
مدح ایک فائدہ ہے جس کا ذکر ثمرۂ دوم میں

الثانیۃ۔ ثم کونُ الثناءِ متناھیًا بالغًا الغایۃَ بحسب
گزر چکا ہے۔ پھر اس ثناء کا جامع و کامل ہونا ہماری استطاعت

ما نستطیع فائدۃٌ أخری عظیمۃٌ و نورٌ علی نورٍ۔
کے مطابق دوسرا بڑا فائدہ ہے اور نور علیٰ نور ہے۔

الثمرۃ الرابعۃ۔ ھٰذہ الطریقۃ المذکورۃ فی
چوتھا ثمرہ ۔ یہ طریقہ جو مذکور ہے

ھٰذہ الصحیفۃ لکونہا جدیدۃً فریدۃً بالنظر الی
اس صحیفہ میں چونکہ یہ جدید و بے مثال ہے اس لحاظ سے کہ

اشتمالها على الأسماء النبوية الكثيرة لذيذة جدًا
یہ مشتمل ہے بہت سے اسماء نبویہ پر۔ اس لیے یہ نہایت

تنفي التعب والسآمة عند قراءتها، ولذا قيل كلّ
دلکش ہے۔ یہ دافع ہے تھکان اور تنگیٔ قلب کے احساس کے لیے پڑھتے وقت۔ مشہور

جديدٍ لذيذٌ وكلُّ لذيذٍ مريحٌ۔
ہے کہ ہر جدید چیز لذیذ اور ہر لذیذ شے راحت دہ ہوتی ہے۔

الثمرة الخامسة۔ هذه الطريقة مرغّبة
پانچواں ثمرہ۔ یہ طریقہ درود پڑھنے

للمصلّين ترغيبًا شديدًا وداعيةٌ لهم الى
والوں کو شدید ترغیب دہندہ اور داعی ہے صلاۃ و

الصلاة والتسليم وباعثةٌ على المواظبة بهما
سلام کی طرف اور ان پر مداومت کی طرف

كيف لا وذكرُ كلِّ اسمٍ من هذه الأسماء الشريفة
وجہ یہ ہے کہ ان اسماء شریفہ میں سے ہر ایک اسم

علّةٌ قويّةٌ ترغّب في الاكثار من الصلوات و
قوی علت ہے کثرت سے صلاۃ و سلام پڑھنے کی

التسليمات وسببٌ محكمٌ يحثّ على المواظبة
ترغیب کی اور محکم سبب ہے ان پر مداومت کا۔

كما لا يخفى فكلُّ اسمٍ جديدٍ كأنّه باعتبار معناه
اور یہ امر مخفی نہیں۔ پس ہر اسم جدید گویا کہ معنی لطیف

اللطيف داعٍ جديدٌ يدعو الى الصلاة على النبيّ صلى
کی وجہ سے نیا باعث ہے جو دعوت دیتا ہے درود شریف بھیجنے

الله عليه وسلم۔
کی نبی علیہ السلام پر۔

الثمرة السادسة۔ لا يخفى على ذوي الألباب
چھٹا ثمرہ۔ یہ بات عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں

أنّ عدّ الأسماء النبويّة المباركة وتكريرها بذكر
کہ نبی علیہ السلام کے ان مبارک ساء کا مسلسل کیے بعد

اسمٍ بعد اسمٍ مع قطع النظر عن الصّلاة و عن
دیگرے ذکر صلاۃ اور فائدۂ صلاۃ سے قطع نظر

فائدة الصّلاة يزيد في قلب القارئ المحبّة النبويّة
قاری کے دل میں محبتِ نبوی بڑھاتا ہے

ويؤكّد الرابطة الروحانيّة بين المصلّي والنبيّ صلّى
اور مستحکم کرتا ہے روحانی رابطہ کو مصلّی اور نبی علیہ

الله عليه وسلّم۔
السلام کے درمیان ۔

الثمرة السّابعة۔ يعلم حقّ اليقين من كان
ساتواں ثمرہ ۔ یہ بات حق الیقین کی حد تک جانتا ہے وہ

ذا قلبٍ سليمٍ و ألقى السّمع وهو شهيدٌ أنّ عدّ
شخص جو قلب سلیم والا اور غور و فکر سے سننے والا ہو کہ نبی علیہ السلام

الأسماء النبويّة الشريفة بأجمعها وذكرها عن آخرها
کے سارے اسماء مبارکہ کا ذکر صلاۃ و سلام

عند الصّلاة و التسليم يورث في القلوب نورًا
پڑھتے وقت دلوں میں وہ قندیلِ نور روشن کرتا ہے

تنشرح به الصّدور و تطمئنّ به القلوب و يحسّ
جس سے سینوں میں انشراح اور دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے اور قاری

القارئ المصلّي كأنّ السكينة الربّانيّة تتنزّل
یہ محسوس کرتا ہے کہ گویا سکینۂ ربانیہ اس کے

على قلبه نزولًا و رحمة الله تعالى تدرّ على
قلب پر اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کے سوید

سويدائه مدرارًا۔
مسلسل نازل ہو رہی ہے ۔

الثمرةُ الثامنةُ۔ تُفيدُ هٰذهِ الطريقةُ علمًا
آٹھواں ثمرہ – درود شریف کے اس طریقے سے علم حاصل ہوتا ہے

ببعضِ المقاماتِ النبويّةِ الفائقةِ و استحضارًا
کئی بلند مقامات نبویہ کا اور استحضار ہوتا

لغيرِ واحدٍ من المناصبِ المصطفويّةِ العاليةِ في
بے نبی علیہ السلام کے بے شمار مراتب عالیہ کا

ذهنِ المصلّي۔
مصلی کے ذہن میں۔

إذ في اكثرِ الأسماءِ إيماءٌ الى مقاماتٍ رفيعةٍ
کیونکہ اکثر اسماء نبویہ میں اشارے ہیں ان بلند مقامات

و مراتبَ عاليةٍ مختصةٍ بالنبيّ صلّى اللهُ عليه و
و مراتب کی طرف جو نبی علیہ السلام کے ساتھ مختص

سلّم مثلِ الشفاعةِ الكبرٰى و كونِه عليه السلام
ہیں۔ مثل شفاعت کبریٰ، ابراہیم علیہ السلام

دعوةَ ابراهيمَ و بُشرٰى عيسٰى و سيّدَ الأنبياءِ و
کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مظہر ہونا اور کل انبیاء و

المرسلين عليهمُ الصلاةُ و السلامُ ونحوِ ذٰلك۔
مرسلین علیہم السلام کا سردار ہونا وغیرہ وغیرہ

و استحضارُ هٰذهِ المقاماتِ الجليلةِ النبويّةِ
اور ان مقامات جلیلہ نبویہ کا مستحضر و

وجعلُها متمثّلةً في الضميرِ و مصوّرةً في العقلِ
متمثل ہونا دل میں اور مصوّر ہونا عقل میں

فائدةٌ جليلةٌ و نورٌ زائدٌ على اصلِ الصلاةِ
بہت بڑا فائدہ ہے اور زائد نور ہے اصل صلاۃ

و التسليمِ۔
و سلام پر۔

فینبغی للمصلی قاریٔ هٰذه الرسالة ان لا تزال هٰذه المقامات
لہٰذا مناسب ہے مصلی اور اس رسالہ کے قاری کے لیے کہ ہمیشہ یہ بلند مقامات

الرفیعة النبویة والمناقب البدیعة المصطفویة بحالها فی ضمیره و
نبویہ و مناقب مصطفویہ گردش کریں اس کے ضمیر میں

بهجة لفؤاده ومعانقة لفکره ما استطاع فانه یجد عند ذالك
اور مسرت ہوں اس کے دل کے ساتھ اور پیوستہ ہوں اس کے ذہن سے حسب استطاعت۔ کیونکہ وہ پائے گا اس صورت

لذة لا تماثل وسکینة فی القلب لا تشاکل۔
میں بے مثال روحانی لذت و سکون۔

الثمرة التاسعة: استحضار هٰذه المقامات المصطفویة فی
نواں ثمرہ - ان بلند مقامات نبویہ کا استحضار و تصور دل

القلب عند الصلاة والتسلیم تبعث کل مصل علی کثرة الصلاة
میں بوقت صلاۃ و سلام آمادہ کرتا ہے ہر مصلی کو کثرت صلاۃ

و التسلیم وتشوقه الی مواظبة ذالك تشویقا بالغا الغایة وینفی
و سلام پر اور اسے ان کی مداومت کا مشتاق بناتے ہوئے اس سے ازالہ

عنه کلفة المشقة و النصب عند اکثار الصلاة
کرتا ہے تکثیر صلاۃ و سلام کے وقت مشقت اور

و التسلیم۔
تھکان کا۔

حیث یستیقن المصلی حق الیقین بحسب تناهی
کیونکہ مصلی کو حق الیقین حاصل ہوجاتا ہے کمال و

هٰذا التصویر الذهنی و الاستحضار القلبی ان
اکمل استحضار و تصور قلبی کے پیش نظر اس

نبینا صلی الله علیه وسلم ذو مقامات سنیة
بات کا کہ ہمارے نبی علیہ السلام بے مثال بلند درجات

لا تسامی و ذو مراتب علیة لا تباهی و ان من کان
اور بے نظیر برتر مراتب کے مالک ہیں۔ اور اس امر کا یقین کہ

هٰذا شانہ عند اللہ تعالیٰ یجب علینا أن نکثر
جس انسان کا درجہ عنداللہ اتنا بلند ہے ہم پر لازم ہے یہ کہ اُن پر

علیہ الصّلاۃ و التسلیم و أن نواظب علیٰ تحصیل
کثرت سے درود بھیجیں اور یہ کہ ہم مداومت کریں اس

ھٰذہ المکرمۃ الکریمۃ و المفخرۃ الفاخرۃ و
امر کی تحصیل پر جو بڑی بزرگی اور بڑے فخر کا باعث ہے۔ اور

أن لا نبالی بالمشقۃ الطارئۃ فی ھٰذا السبیل ھٰذہ
یہ کہ ہم پرواہ نہ کریں اس راہ میں کسی مشقت کی۔ یہ

فائدۃ عظیمۃ للاستحضار القلبی المستنتجۃ تکثیر
بڑا فائدہ ہے مذکورہ صدر تصوّر کا جس کا نتیجہ ہے

الصّلاۃ و التسلیم و الترغیب فی ذالک۔
صلاۃ و سلام کی تکثیر و ترغیب۔

ثم ان ھٰذا المقام مقام الإکثار من الصّلاۃ
پھر کثرت سے درود پڑھنے کا مقام ایک اور

یؤدّی الیٰ مقام آخر فوقہ وھو مقام العاشقین
بلند تر مقام تک پہنچاتا ہے۔ اور وہ مقام ہے اُن

الوالہین المحبّین للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حبّا
سچے عشاق کا جو نبی علیہ السلام کے مکمل شیدائی

جمًّا۔ إذ کثرۃ الثناء علیٰ احدٍ و تکریر محاسنہ و
ہیں۔ کیونکہ کسی شخص کی کثرت سے مدح کرنا اور اس کی خوبیوں اور

مآثرہ تترٰی یحدث فی القلب میلا طبعیًّا الیٰ
کمالات کا مسلسل ذکر کرنا دل میں پیدا کرتا ہے

ذالک الممدوح ذی المحاسن و یُحبّبہ الیہ حُبًّا
طبعی میلان اس ممدوح صاحب کمالات کی طرف اور اسے محبوب

تامًّا۔
کامل بناتا ہے۔

ثم ان هذا المقام الثانی یوصل صاحبہ بعد
پھر یہ مقامِ ثانی اپنے صاحب کو پہنچاتا ہے پھر

مدۃ الی مقام ثالث ماتی من مقامات الاحسان
مدت کے بعد مقاماتِ احسان میں سے ایک تیسرے بلند ترین مقام تک

بفضل اللہ عزّوجلّ و توفیقہ وھو مقام الطمأنینۃ
اللہ کے فضل و توفیق سے۔ اور وہ مقام اطمینان ہے

الذی اُشیر الیہ فی قول ابراھیم علیہ الصّلاۃ
اسی کی طرف اشارہ ہے قولِ ابراہیم علیہ السلام

والسلام فی القرآن الشریف "قال بلٰی ولٰکن
میں قرآن کی اس آیت میں۔ "کہا۔ کیوں نہیں۔ لیکن اس واسطے

لیطمئنّ قلبی" فصاحب ھذا المقام العالی لایطمئنّ
چاہتا ہوں کہ اطمینان ہو جائے میرے دل کو۔" چنانچہ اس بلند ترین مقام والے انسان کا دل مطمئن

قلبہ الا بالعبادۃ و ذکر اللہ تعالٰی و الصّلاۃ علٰی
نہیں ہوتا مگر عبادت و ذکر اللہ اور درود

النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم و یجتنب الیہ حُبّاجمّا
شریف سے۔ اور اُسے محبوب کامل ہو جاتا ہے

الاستغراق و الفناء فی الاخذ باوامر النبیّ صلّی
استغراق و فنا نبی علیہ السلام کے اوامر پر

اللہ علیہ وسلم و الانتہاء عمّا نھاہ عنہ رسول اللہ
عمل کرنے میں اور اُن کی منہیات سے اجتناب

صلی اللہ علیہ وسلم ولا یثقل علیہ عمل الحسنات
کرنے میں۔ اور ثقیل نہیں ہوتی اُس پر

بانواعھا و ان کانت کثیرۃ وشاقۃ فی نفس
تمام انواع حسنات کی بجاآوری اگرچہ وہ کثیر ہوں اور

الامر۔
مشقت طلب فی الواقع۔

الثمرة العاشرة۔ يدلُّ غيرُ واحدٍ من الأسماء
دسواں ثمرہ ۔ بہت سے اسماء نبویہ دال ہیں

النبويّة الشريفة على كبير احسانه عليه السلام
اپنی امت پر نبی علیہ السلام کے عظیم

وعظيمِ امتنانه على الأمّة وجليل انعامه على
احسانات اور نوع بشر پر بڑے انعامات

البشر۔ فاستقصاءُ هٰذه الأسماءِ الكريمة ذكرًا
پر ۔ پس ان سب اسماء مبارکہ کا ذکر

و سَوقُها بذكرٍ واحدٍ بعد واحدٍ يُرادف تكرير
در یکے بعد دیگرے ان کا اعادہ مرادف ہے

ذِكرِ احساناتِ النبيّ صلّى الله عليه وسلّم و
محسن پر نبی علیہ السلام کے احسانات و

مِنَنه على المصلّي المسلّم حسب عدد هٰذه الاسماء
احسانات کے بار بار ذکر مطابق عددِ اسماء مبارکہ

المباركة۔
کے ۔

ولا شكّ أنّ ذكر هٰذا المحسن العظيم
اور شک نہیں کہ عظیم محسن نبی علیہ

نبيّنا صلّى الله عليه وسلّم و ذكرَ احساناته
الصلاۃ والسلام کے احسانات کا مکرر

و مِنَنه متتابعًا يَستتبعُ أمورًا ثلاثةً مُهمّةً و
ذکر تین اہم امور کو مستلزم ہے

يَستلزمها استلزامَ الدّليل للمدلول و استتباعَ
جس طرح دلیل مدلول کو اور ملزوم لوازم کو

الملزوم للوازمه۔
مستلزم ہوتا ہے ۔

أولها ازدياد المحبة و توثق الرابطة الإيمانية

(١) امر اول ہے محبت نبوی کا زیادہ ہونا۔ نیز مستحکم ہونا رابطہ ایمانی

و العلاقة الروحانية بين المحسن العظيم و هو

و علاقہ روحانی کا اس عظیم محسن یعنی

النبي صلى الله عليه وسلم و بين المنعم عليه و

نبی علیہ السلام اور منعم علیہ یعنی

هو العبد المصلي المسلم كما قيل ؎

عبد مصلی کے مابین۔ جیسا کہ کہا گیا ہے:

أعد ذكر نعمان لنا إن ذكره ؛ هو المسك ما كررته يتضوع

محبوب کا ذکر بار بار کر کیونکہ کستوری کی طرح ہے کہ بکثرت استعمال سے اس کی مہک بڑھتی جاتی ہے

الامر الثاني انه يحض المؤمن المنعم عليه على

(٢) امر دوم۔ یہ ترغیب دیتا ہے کامل مؤمن منعم علیہ کو

أن يواظب على الصلاة و التسليم و يكثر منهما

صلاۃ و سلام کی ایسی مداومت و تکثیر کی جو نبی علیہ

إكثارا ايجاد يوازي نعمة النبي و يجازي عناءه صلى

السلام کے پہنچائے ہوئے نفع کے برابر ہو اور آپ کی

الله عليه وسلم.

مشقت کا بدلہ بن سکے۔

الامر الثالث۔ تشويق العبد المصلي المنعم

(٣) امر سوم۔ یہ مصلی منعم علیہ کو ترغیب دیتا ہے اس

عليه الى أن يشكر النبي المحسن عليه السلام بأتم

بات کی کہ وہ شکر ادا کرے اپنے محسن نبی علیہ السلام کا بطریق

وجه و أبلغه و أن يعترف بوجوب شكر هذا المحسن

اکمل و اعتراف کرے کہ اس محسن عظیم کا شکر

العظيم قلبا و لسانا و أركانا۔ ولا ريب ان شكر النبي

دل، زبان اور اعضاء سے ہم پر واجب ہے ور بلا ریب نبی علیہ السلام کا

المحبين صلی اللہ علیہ وسلم یستلزم سعادۃ الدارین
شکر ادا کرنا سعادت دارین کے موجب

کما انہ یستلزم تادیۃ ما ھو فریضۃ دینیۃ
ہونے کے علاوہ دینی فریضہ (شکر) کی بجاآوری کا باعث بھی ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس
نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکر نہیں کرتا

لم یشکر اللہ۔
وہ اللہ کا شکر بھی بجانہیں لاسکتا۔

الثمرۃ الحادیۃ عشرۃ۔ الطریقۃ البدیعۃ
گیارہواں ثمرہ۔ کتاب ھذا میں درود شریف

المذکورۃ فی ھذہ الرسالۃ لکونھا مستوعبۃ
کا مذکور عجیب طریقہ سیکڑوں اسماء نبویہ مبارکہ پر

ذکر مآت الاسماء المبارکۃ النبویۃ مظنۃ
مشتمل ہونے کی وجہ سے قبولیت دعا کا بہترین

استجابۃ الدعاء بناء علی ما ھو الظن الغالب
ذریعہ ہے۔ جیسا کہ ظن غالب ہے

بالنظر الی وسیع رحمتہ تعالیٰ اذ عند ذکر
اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کے پیش نظر۔ کیونکہ ذکر صالحین

الصالحین المتقین الکاملین تنزل الرحمۃ۔
متقین کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

وقد صرح بعض المحدثین ان قبول الدعاء
بعض محدثین نے تصریح کی ہے کہ قبولیت دعا

مجرب بعد استقصاء ذکر اسماء البدریین
مجرب ہے کل بدریین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم و النبی علیہ
جب۔ ذکر کرنے کے بعد اور ہمارے نبی

السلامُ امامُ المتّقين فما ظنّك بمجلسٍ يستمرّ فيه

علیہ السلام تو امام المتّقین ہیں۔ پس تمہارا کیا خیال ہے اُس مجلس کے بارے میں جس میں

ذكرُ النبيّ عليه السلام و تستمرّ فيه نحو ثمانی

نبی علیہ السلام کا مسلسل تذکرہ جاری رہے اور اُس میں آپؐ کے تقریباً

مائة اسمٍ من أسمائه المباركة مع الصلوات

آٹھ سو اسماء مبارکہ دہرائے جا رہے ہوں مسلسل صلاۃ

و التسليمات المتتابعة۔

و سلام کے ساتھ۔

الثمرة الثانية عشرة۔ مجموعُ هذه الأسماء

بارہواں ثمرہ۔ یہ تمام اسماء

النبويّة بالنظر الی دلالتها اللغويّة مطابقةً و

نبویّہ باعتبار دلالت لغوی مطابقی،

تضمّنًا و التزامًا و تعريضًا توضيحٌ للسيرة النبويّة

تضمّنی، التزامی، تعریضی (اشارۃً) توضیح ہیں متعدد انواعِ سیرتِ نبوی

بأنواعها و تفصيلٌ للشمائل المحمّديّة بأجناسها۔

کے لیے اور شرح ہیں مختلف اجناسِ شمائلِ محمدیّہ کے لیے۔

فمن أحصى هذه الأسماء المباركة فقد

لہذا جس نے پڑھ اور یاد کیا ان اسماء کو معانی سمیت تو اُسے

اطّلع اطّلاعًا علی غیرِ واحدٍ من أنواع السيرة

اطلاع حاصل ہوئی سیرتِ محمدیّہ و شمائلِ نبویّہ کی

المحمّديّة و أصناف الشمائل النبويّة وهذا

بے شمار انواع و اصناف پر۔ اور یہ

الاطّلاع بركةٌ عظيمةٌ علميّةٌ وسعادةٌ فخيمةٌ

اطلاع عظیم علمی برکت ہے اور بزرگ ایمانی

إيمانيّةٌ۔

سعادت ہے۔

الثمرة الثالثة عشرة۔ مجموع هذه الاسماء
تیرھواں ثمرہ ۔ یہ سارے اسماء

الشريفة باعتبار معانيها الصريحة و باعتبار اشاراتها
شریفہ اپنے صریح معانی کے لحاظ سے اور باعتبار اشارات

القريبة او البعيدة الى غوامض الحقائق الدينية
قریبہ یا بعیدہ مستور حقائق دینیہ

و لطائف الدقائق العلمية و الى المراتب الحميدة
و لطیف دقائق علمیہ کی طرف اور مراتب محمودہ

الابدية و الدرجات العالية السرمدية و الى
ابدیہ و بلند درجات سرمدیہ کی طرف اور

خبايا الملك و الملكوت وخبايا القدس والجبروت
عالم شہادت و عالم غیب کے مخفی اسرار و عالم قدس جبروت کے پوشیدہ امور

ادلة واضحة على كونه عليه السلام اعظم
کی طرف واضح دلائل ہیں نبی علیہ السلام کے افضل بشر

البشر وبراهين قاطعة على انه سيد الرسل و
ہونے پر اور قطعی براہین ہیں اس بات پر کہ آپ سید الرسل و

اكرمهم على الله عزوجل صلى الله عليهم
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ

وسلم۔
مکرم ہیں۔

ولا يخفى على ذوى الالباب ان اثبات
اور عقلمندوں پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ نبی علیہ السلام کو

كونه عليه السلام افضل البشر وسيد الكونين
صرف ایک برہان سے افضل البشر و سید الکونین

ببرهان واحد من المطالب العالية والمقاصد
ثابت کرنا نہایت بلند و عمدہ مقاصد

الشَّامِيَة فَمَاظَنُّكَ بِاثْبَاتِ هٰذَا الْمَطْلُوْبِ بِبَرَاهِيْنَ
میں سے ہے پس آپ کا کیا خیال ہے جب کہ یہ دعویٰ و مطلوب ثابت کیا گیا ہو ان براہین

كَثِيْرَةٍ مُنْدَرِجَةٍ فِىْ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ الْبَدِيْعَةِ الْفَرِيْدَةِ
کثیرہ سے جو مندرج ہیں اس عجیب طریقہ میں

الْمَذْكُوْرَةِ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ۔
جو کتاب ھذا میں مذکور ہے۔

اَلْفَائِدَةُ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ۔

چودھواں فائدہ۔

اِنْ قِيْلَ قَدْ سَلَكْتَ
اگر یہ سوال کیا جائے کہ کتاب

فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ مَسْلَكًا غَرِيْبًا وَهُوَ ذِكْرُ اِسْمٍ جَدِيْدٍ
ھذا میں تو نے اس نئے طریقے پر عمل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا

مِنْ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كُلِّ
نیا اسم ذکر کیا ہے ہر نئے درود شریف

صَلَاةٍ فَهَلْ لِهٰذَا الْمَسْلَكِ الْغَرِيْبِ مَاْخَذٌ وَمُسْتَنَدٌ
میں۔ پس کیا اس جدید طریقے کا کوئی ماخذ و دلیل موجود ہے

فِى الشَّرِيْعَةِ يُؤَيِّدُ هٰذَا الْمَسْلَكَ وَيُصَحِّحُهُ وَيُحَسِّنُهُ
شریعت میں جس کی وجہ سے یہ طریقہ شرعاً صحیح و مستحسن

شَرْعًا؟
قرار پائے؟

قُلْتُ اَوَّلًا قَدْ اُمِرْنَا فِى الشَّرِيْعَةِ اَنْ
اس کا جواب اول یہ ہے کہ ہمیں شریعت میں درود

نُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
شریف پڑھنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ

غَيْرِ تَقْيِيْدٍ بِاسْمٍ نَبَوِيٍّ مَخْصُوْصٍ وَمُتَعَيَّنٍ وَهٰذَا
حکم کسی خاص اسم نبوی کے ساتھ مقید و مشروط نہیں۔ اور یہ امر

يَقْتَضِى الْاِتِّسَاعَ فِى الْحُكْمِ وَيَسْتَدْعِىْ اَنَّ مَنْ صَلّٰى
مقتضی ہے حکم شرعی میں وسعت کا اور اس بات کا کہ درود پڑھنے والا شخص

على النبي عليه السلام بذكر أيّ اسمٍ و صفةٍ

جو اسم نبوی و صفت نبوی ذکر کرکے درود

من أسمائه و صفاته عليه السلام فهو ممتثلٌ لحكم

شریف میں وہ تعمیل کنندہ

الله تعالى و لأمر رسوله صلى الله عليه وسلم ۔

شمار ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی علیہ السلام کے امر کا ۔

و هذا القدر يكفي لإثبات جواز المسلك

اور یہ امر کافی ہے اس جدید طریقے کے اثبات کے لیے

الغريب المذكور في هذا الكتاب بل لتحسينه و

جو مذکور ہے کتاب ھذا میں بلکہ اس کے مستحسن و

استحبابه شرعًا نعم يجب على سالك هذا

مستحب ہونے کے لیے ۔ ہاں البتہ لازم ہے اس جدید مسلک پر

المسلك الغريب الاحتياط التامّ في اختيار الأسماء

عمل کنندہ پر کامل احتیاط اسماء نبویہ کے اخذ

النبويّة و انتخابها و سيأتي ما رقمتُ في فائدةٍ

و انتخاب کے بارے میں اور اس بات کا ذکر آئے گا کتاب ھذا کے

قادمةٍ من فوائد هذا الكتاب أني سلكتُ في

فوائد میں سے آنے والے ایک فائدے میں کہ میں نے سلوک کیا ہے

انتخاب هذه الأسماء المباركة مسلك التحذّر

ان اسماء مبارکہ کے انتخاب میں تساہل سے احتراز کی راہ پر

من التسامح في ذلك و من التبسّط في ذكر الأسماء

اور بے سند اسماء کے ذکر میں وسعت سے اجتناب کے

بغير سندٍ ۔ فلم آخذ هذه الأسماء المباركة إلا من

راستے پر ۔ لہذا میں نے اخذ نہیں کیے یہ اسماء مبارکہ مگر کبار

كتب كبار المحدثين ۔

محدثین کی کتابوں سے ۔

وثانیاً انّ هذہ الأسماء النبویۃ هی فی الاصل

جواب ثانی۔ یہ اسماء نبویہ در اصل

صفات مدح للنبی علیہ السلام وألقابُ ثناءٍ لہ

صفاتِ مدح و القاب ثناء ہی ہیں نبی علیہ الصلاۃ

علیہ السلام لیس إلا۔ فلاجناح فی ذکر ایّ اسمٍ

و السلام کے لیے ۔ لہذا کوئی حرج نہیں ہے ان میں سے

مبارک منہا فی الصلاۃ ولا فی توزیع هذہ الأسماء

کسی بھی اسم کے ذکر میں درود میں اور نہ ان سب اسماء کی مختلف

بأجمعہا علی الصّلوات الکثیرۃ بذکر اسمٍ جدیدٍ فی

صلوات میں تقسیم کرنے میں کوئی حرج ہے بایں طور کہ نیا اسم ذکر کیا جائے

کلِّ صلاۃٍ۔

ہر درود میں ۔

إذ کلُّ الأسماء متساویۃٌ فی الاطلاق علی

کیونکہ یہ تمام اسماء برابر ہیں نبی علیہ السلام پر

النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم وفی کون کلّ اسمٍ منہا

اطلاق میں اور اس بات میں کہ

عبارۃً عن ذاتہ الکریمۃ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر ایک اسم نبی کی ذات کریمہ ہی سے عبارت ہے۔

کما قیل ؎

جیسا کہ کہا گیا ہے ۔

عباراتنا شتّٰی وحسنک واحدٌ ٭ وکلٌّ إلی ذاک الجمال یشیر

ہماری عبارات مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہی ہے۔ یہ سب عبارات اسی ایک حسن کی طرف مشیر ہیں۔

وثالثاً لاینبغی لأحدٍ أن یرتاب فی استحسان

جواب ثالث۔ مناسب نہیں کہ کوئی شک کرے کتاب ہذا

هذا المسلک المذکور فی هذا الکتاب واستحبابہ

میں مذکور نئے طریقے کے شرعاً مستحسن و مستحب

شرعًا كيف وفيه اقتداءٌ بما ثبت فى الاحاديث
ہوسکتی ہیں۔ کیوں کہ اس میں پیروی ہے اس طریقہ کی جو ثابت ہے احادیث

المرفوعة والموقوفة وله فيها أسوةٌ ومَأخذ يُؤخَذُ
مرفوعہ وموقوفہ میں۔ احادیث میں اس طریقہ کا ماخذ

منه ومستند يستند اليه۔
ومستند موجود ہے۔

حيث ذُكرت الأسماءُ المختلفةُ للنبيّ عليه
کیوں کہ نبی علیہ السلام کے مختلف اسماء مذکور

السلام فى الصّلوات المختلفة المرويّة فى الاحاديث
ہیں ان صلوات میں جو مروی ہیں احادیث میں

وكذا فى الصّلوات المنقولة عن الأئمة الثقات۔
یا منقول ہیں علماء وائمۂ ثقات سے۔

فالمذكور فى بعض صيغ الصلوات المرويّة اسم
پس بعض صلوات مرویہ میں صرف اسم محمد

فقط هكذا " اللّٰهم صلِّ على محمّدٍ "۔ وفى البعض " النبيّ "
مذکور ہے۔ یوں: اللّٰہم صلِّ علیٰ محمّد۔ اور بعض میں صرف نبی۔

وفى البعض " الرسول "۔ وفى البعض " امام المتقين، خاتم
بعض میں صرف رسول۔ بعض میں امام المتقین، خاتم

النّبيّين، سيّد المرسلين، الشاهد، البشير" وغير
النبیین، سیّد المرسلین، شاہد، بشیر وغیرہ

ذلك۔
وغیرہ۔

وايضًا ذكر فى بعضها اسمٌ واحدٌ وفى البعض
نیز بعض میں صرف ایک اسم پر اکتفا کیا گیا ہے اور بعض میں

اسمان فصاعدًا وايضًا زيد فى البعض الفاظٌ أخرى مثل
دو یا زیادہ کا ذکر ہے۔ نیز بعض میں الفاظ متفرقین کا اضافہ بھی ہے مثل

آل محمد، ذریته، اهل بیته، انصارہ، اصحابه،
آل محمد، ذریت، اہل بیت، انصار، صحابہ،

ازواجه۔ وعلی هذا القیاس۔ وکل ذلک مشهور و
ازواج وعلی ھذا القیاس۔ اور یہ سب طریقے مشہور و

مقبول عند العلماء ومستحسن عند المسلمین اجمعین
مقبول ومستحسن ہیں علماء ومسلمین کے نزدیک۔

وما راٰہ المسلمون حسنًا فهو عند الله حسن۔
اور جو کام کُل مسلمان اچھا سمجھیں وہ عنداللہ بھی اچھا ہوتا ہے۔

ودونک امثالاً متعددة من النصوص نذکرها
لیجیے۔ چند مثالیں نصوص میں سے جنہیں ہم یہاں ذکر کرتے ہیں

ههنا انموذجًا للرسن عکرہ کی یطمئن بها قلوب
بطور نمونہ کے غیر مذکور کے لیے۔ تاکہ ان سے ناظرین کے دل مطمئن

الناظرین ولا نرید الاستیعاب والا طال الکلام۔
ہوجائیں۔ مکمل تفصیل کا ارادہ نہیں ورنہ کلام طویل ہوجائے گا۔

فنقول اوّلاً قال الله تعالیٰ فی کتابه العظیم
پس ہم کہتے ہیں اوّلاً کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہاں

عند ذکر الصلاۃ و امر نابها۔ ان الله وملٰئکته
صلاۃ کا امر کرتے ہوئے فرمایا ان اللہ و ملٰئکتہ

یصلّون علی النبی۔ الاٰیة۔ فذکر لفظ النبی فی هذه
تا آخر آیت۔ پس صرف لفظ نبی ذکر ہے

الاٰیة الکریمة۔
اس آیت کریمہ میں۔

وثانیًا۔ ذکر محمد وآل محمد فی الصلاۃ التی تقرأ
ثانیًا۔ صرف محمد و آل محمد کا ذکر ہے اس درود میں جو پانچ

فی تشهد الصلوات الخمس۔
نمازوں کے تشہد میں پڑھا جاتا ہے۔

وثالثًا۔ روی ابن ماجہ فی سننہ عن ابن مسعود
ثالثًا۔ سنن ابن ماجہ میں ابن مسعودؓ کی روایت

رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قولوا۔ اللّٰھم اجعل صلواتك
ہے کہ یوں درود پڑھا کرو اے اللہ تو دیجیے اپنی صلاۃ

ورحمتك وبرکاتك علی سید المرسلین وامام
و رحمت و برکات سید المرسلین، امام

المتقین وخاتم النبیین محمد عبدك ورسولك
المتقین، خاتم النبیین محمد پر جو آپ کے عبد و رسول ہیں

امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمۃ۔ الحدیث۔
اور امام خیر، قائد الخیر و رسول الرحمۃ ہیں

فذکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ فی ھذا الحدیث اسماء
پس ابن مسعودؓ نے اس حدیث میں نبی علیہ السلام

وصفات کثیرۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
کے متعدد اسماء و صفات کا ذکر فرمایا۔

ورابعًا۔ قد روی حدیث مرفوع طویل۔ وفیہ۔ قال
رابعًا۔ ایک طویل حدیث میں ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد سؤال الصحابۃ
نبی علیہ السلام نے سوال صحابہؓ

رضی اللہ تعالٰی عنھم۔ قولوا۔ اللّٰھم صل علی محمد
کے بعد کہ یوں درود شریف پڑھو۔ اللھم صل علی محمد

عبدك ورسولك واھل بیتہ۔ الحدیث۔ جلاء الافہام۔
عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث
نبی علیہ السلام نے ذکر فرمائے اس حدیث میں چار اسماء

اربعۃ الفاظ۔ وھی محمد وعبدك ورسولك واھل بیتہ۔
و الفاظ یعنی محمد و عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

وخامسًا۔ روى فى الشفاء عن علی رضی اللہ تعالٰی
خامسًا ۔ کتاب شفاء میں حضرت علی رضی اللہ

عنہ فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
عنہ سے یوں درود شریف منقول ہے ۔

صلوات اللہ البرّ الرحیم علی محمّد بن عبد اللہ خاتم
اللہ برّ رحیم کی صلوات ہوں محمد بن عبد اللہ پر جو خاتم

النبیّین وسیّد المرسلین وامام المتقین ورسول
النبیین ، سید المرسلین ، امام المتقین ، رسول

رب العالمین الشاھد البشیر الداعی الیک باذنك
رب العالمین ، شاہد ، بشیر ، الداعی الیک باذنک ،

السراج المنیر۔ الحدیث باختصار ۔ القول البدیع ۔
سراج منیر ہیں ۔

ساق علیٌّ کرّم اللہ وجہہ فی ھٰذہ الروایۃ
علی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمائے ہیں روایۃ

تسعۃ أسماء و صفاتٍ نبویّۃ مع زیادۃ النسبۃ
ھٰذا کی صلاۃ میں نو اسماء وصفات نبویہ ۔ نیز والد کی طرف

الی الوالد فقال "محمد بن عبد اللہ" صلی اللہ
نسبت کا اضافہ کرتے ہوئے فرمایا "محمد بن عبد اللہ" صلی اللہ

علیہ وسلم ۔
علیہ وسلم ۔

الفائدۃ الخامسۃ عشرۃ ۔ إستخبت اسماء
پندرہویں فائدہ ۔ میں نے اخذ کیے ہیں نبی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم المذکورۃ فی ھٰذہ الرسالۃ
علیہ السلام کے یہ اسماء جو مذکور ہیں اس مبارک رسالہ میں

من کتب کبار العلماء و المحدّثین مثل کتاب
کبار علماء و محدثین کی کتابوں سے ۔ مثل کتاب

الشفاء و القول البديع و المستوفیٰ و المواهب وبعض
شفاء ، قول بدیع ، مستوفیٰ ، مواہب لدنیہ اور ان کی

شروحها و شرح الصحيح الجامع للترمذی لابن العربی و
بعض شروح اور حافظ ابن عربی کی شرح ترمذی

غیر ذلك ولم التفت الی كتب غیر المحدثین وكبار العلماء
وغیرہ وغیرہ ۔ اور میں نے اعتماد نہیں کیا کتب کبار علماء و محدثین کے

تروما للطريق الأحوط ۔
علاوہ دیگر کتابوں پر احتیاط پر عمل کرنے کی خاطر ۔

فمن اراد تحقیق اسم من الأسماء النبوية
پس جو شخص کسی اسم کی تحقیق کرنا چاہے ان اسماء نبویہ میں

المسطورة فی هذه الرسالة فليراجع هذه الكتب
سے جو مذکور ہیں اس رسالہ میں تو وہ مذکورہ صدر کتب کی

المتقدمة ۔
طرف رجوع کرے

ولم ازد فيها من عندی الا عدة اسماء منها
اس رسالہ میں میں نے اپنی طرف سے صرف چند اسماء کا اضافہ کیا ہے یعنی (١)

امام الرحمة ومنها رسولك ومنها عبدك لتبين انها
امام الرحمۃ (٢) رسولک (٣) عبدک کیونکہ یہ تینوں

فی حدیث ابن مسعود رضی الله عنه مرفوعا وقيل هو
نام ثابت ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث میں جو کہ مرفوع ہے لیکن معروف یہ

موقوف وهو المعروف قال قولوا اللهم اجعل صلواتك
ہے کہ وہ موقوف ہے ۔ فرمایا یوں درود پڑھو ۔ اے اللہ ! اپنی برکات اور رحمتیں

وبركاتك علی سيد المرسلين و امام المتقين وخاتم
نازل فرما سید المرسلین ، امام المتقین ، خاتم

النبيين عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير
الانبیاء پر جو کہ آپ کے بندے اور رسول ، امام خیر ، قائد خیر

وإمام الرحمة۔ حديث۔ أخرجه الديلمي كاف لكبير۔
اور امام رحمت ہیں۔

ومنها سيد الأولين والآخرين لما روى في
④ سید الاولین و الآخرین۔ کیوں کہ ایک

الحديث أنه صلى الله عليه وسلم قال أنا سيد
حدیث میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں سید

الأولين والآخرين ولا فخر۔ ومنها أكرم الأولين
الاولین و الآخرین ہوں اور فخر نہیں۔ ⑤ اکرم الاولین

والآخرين على الله لما روي في الحديث الصحيح أنه عليه الصلاة
و الآخرین علی اللہ۔ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی علیہ السلام کا

والسلام قال أنا أكرم الأولين والآخرين على الله
ارشاد ہے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الاولین و الآخرین ہوں

ولا فخر۔ ومنها فارقليطس اسم يوناني إنجيلي مثل فارقليط
اور فخر نہیں ⑥ فارقلیطس۔ یہ یونانی انجیلی نام ہے فارقلیط کی طرح۔

معناه أحمد أو الهادي أو روح الحق أو نحو ذلك۔ كما
فارقلیطس کا معنی ہے احمد یا ہادی یا روح الحق وغیرہ۔ جیسا کہ

حققه بعض المحققين من العلماء۔ ومنها النجم
بعض علماء نے اس نام کی تحقیق کی ہے۔ ⑦ النجم

الزاهر كما حكى الزرقاني عن كتاب المكساف
الزاہر۔ کیوں کہ زرقانی نے کتاب تصیین کی سے یہ حدیث نقل کی ہے

أن الله عز وجل قال لموسى عليه الصلاة والسلام
کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

أن محمدا صلى الله عليه وسلم هو البدر الباهر
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بدر باہر،

والنجم الزاهر والبحر الزاخر۔
نجم زاہر اور بحر زاخر ہیں۔

وَمِنْهَا اَصْدَقُ الْخَلْقِ حَدِيْثًا۔ وَمِنْهَا اَكْرَمُ الْخَلْقِ
⑧ اصدق الخلق حدیثاً ⑨ اکرم الخلق

نَسَبًا وَمِنْهَا اَفْضَلُ الْخَلْقِ حَسَبًا وَمِنْهَا خِيَرَةُ اللهِ فِي
نسباً ⑩ افضل الخلق حسباً ⑪ خیرۃ اللہ فی

الْعَالَمِيْنَ لِقَوْلِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
العالمین ۔ کیونکہ نبی علیہ السلام کے سب سے خطیب

عِنْدَ الْمُفَاخَرَةِ مَعَ خَطِيْبِ وَفْدِ بَنِيْ تَمِيْمٍ فِيْ خُطْبَةٍ
وفد بنی تمیم کے خطبہ کے مقابلے میں

طَوِيْلَةٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
ثابت ؓ نے اپنے طویل خطبہ میں فرمایا۔

" وَاصْطَفٰى خَيْرَ خَلْقِهٖ رَسُوْلًا اَكْرَمَهٗ نَسَبًا وَاَصْدَقَهٗ
اللہ نے چنا مخلوق میں سب سے بہتر کو رسول بنانے کے

حَدِيْثًا وَاَفْضَلَهٗ حَسَبًا وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابَهٗ وَائْتَمَنَهٗ
لیے ۔ اصل نسب والے کو، سب سے زیادہ سچی باتوں والے، اچھے

عَلٰى خَلْقِهٖ فَكَانَ خِيَرَةَ اللهِ فِي الْعَالَمِيْنَ " ذَكَرَهَا
مرتبہ والے کو اور اس پر کتاب نازل فرمائی اور مخلوق کا امین بنایا۔ وہ سارے

ابْنُ اِسْحٰقَ ؒ۔
عالم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

وَمِنْهَا " مَاد مَاد " بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ لِمَا قَالَ الْعَلَّامَةُ
⑫ ماد ماد بدال مہملہ ۔ کیونکہ علامہ

ابْنُ الْقَيِّمِ ؒ فِيْ جَلَاءِ الْاَفْهَامِ اَنَّهٗ ذُكِرَ فِي التَّوْرَاةِ
ابن قیم ؒ نے کتاب جلاء الافہام میں لکھا ہے کہ تورات میں ہے

بَعْدَ ذِكْرِ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهٗ سَيَلِدُ اثْنَيْ
اسماعیل علیہ السلام کے ذکر میں کہ ان کی نسل میں بارہ عظیم الشان

عَشَرَ عَظِيْمًا مِنْهُمْ عَظِيْمٌ يَكُوْنُ اسْمُهٗ " مَاد مَاد " وَهٰذَا
پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ایک عظیم کا نام "ماد ماد" ہوگا۔ یہ

الاسم قریبٌ من الاسم "ماذ ماد" بالدال المعجمۃ قال الشیخ

اسم، اسم "ماذ ماذ" بذال معجمہ کے قریب ہے۔ ابن قیم

ابن القیّمؒ انّ "ماد ماد" اسم یدیہ نبیّنا محمّد صلی اللّٰہ

فرماتے ہیں کہ "ماد ماد" سے ہمارے نبی علیہ السلام

علیہ وسلم۔

ہی مراد ہیں۔

وَمِنْهَا رُكْنُ المتواضعین لمانی صُحف شعیاء

(۱۳) رُکن المتواضعین۔ کیونکہ نبی شعیاء

علیہ الصلاۃ والسلام عند ذکر نبیّنا محمّد صلّی

علیہ السلام کے صُحف میں ہے ہمارے نبی محمد علیہ السلام کا

اللّٰہ علیہ وسلم انّ اسمہ علیہ السلام رکن المتواضعین

ذکر کرتے ہوئے کہ محمد علیہ السلام رکن المتواضعین

کذا فی سیرۃ الحلبیۃ۔

(متواضعین کے رکن و امیر) ہیں۔

الفائدۃ السادسۃ عشرۃ۔ سلکت فی ھذہ

سولھواں فائدہ۔ میں نے اس مبارک

الرسالۃ المبارکۃ مسلک الحذر والاحتیاط فرفضت

رسالہ میں نہایت احتیاط کا راستہ اختیار کیا ہے، اسی وجہ سے میں نے

ذکر اسماء عدیدۃ لاختلاف الائمۃ الکبار فیہا او لکونہا

ذکر نہیں کیے یہاں ایسے متعدد اسماء نبویہ جن میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے یا ان میں

موہمۃ سوء الادب او معنی یخالف التوحید مثل المنجی

بے ادبی کا شبہ یا مخالفت توحید کا ادنیٰ وہم ہو مثل منجی (نجات دہندہ)

الشافی، المغنی، الملاذ، الغیاث، الغوث، المغیث،

شافی، مغنی، ملاذ (پناہ گاہ)، غیاث، غوث، مغیث،

المنقذ، الناظر من خلفہ، دافع البلایا، الغفور،

منقذ (بچانے والا)، ناظر من خلفہ (پیچھے کو دیکھنے والا)، دافع بلایا، غفور،

الأئمة، ككاشف الكرب وغير ذلك۔
ائمّہ، کاشف کرب وغیرہ۔

فهذه الأسماء المذكورة في بعض الكتب المعتمدة
پس یہ اسماء جو مذکور ہیں بعض معتمد کتابوں میں

وإن أمكن تصحيح معانيها بعد التأويل وتصحيح
اگرچہ ان کے معانی تاویل کے بعد صحیح ہوسکتے ہیں اور صحیح ہوسکتا ہے

إطلاقها على النبي عليه السلام بالنظر إلى بعض
ان کا اطلاق نبی علیہ السلام پر بعض اعتبارات کے

الاعتبارات لكني طويت الكشح عن ذكرها ههنا
پیش نظر، لیکن میں نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے ذکر نہیں کیا

سلوكًا للطريق الأسلم الأحوط۔
احتیاط کا طریقہ سالم اختیار کرنے کی وجہ سے۔

وكذا تركت ذكر اسم "اليتيم" لمنع الإمام
اسی طرح میں نے اسم "یتیم" بھی ترک کیا۔ کیونکہ امام

مالك رحمه الله تعالى إطلاق ذلك۔ وكذا تركت
مالکؒ اس کا اطلاق منع فرماتے ہیں۔ اسی طرح میں نے ترک کیا

اسم "أجير" وهو اسم مروي، واسم "العائل"
"اجیر" بمعنی مزدور یا یہ اسم روی ہے، کو اور "عائل" (فقیر) کو۔

لاختلاف بعض العلماء في هذين الاسمين۔
کیونکہ بعض علماء کا ان دونوں ناموں میں خلاف ہے۔

الفائدة السابعة عشرة۔ الأسماء النبوية
سترہواں فائدہ۔ اسماء نبویہ جو

المذكورة في هذا الكتاب نحو ثماني مائة اسم تقريبًا
مذکور ہیں اس کتاب میں تقریبًا آٹھ سو ہیں کسرے

بالغاء الكسر والمذكور فيه مع كل اسم صلاة
قطع نظر کرکے۔ اور ہر ایک اسم کے ساتھ درود صلاۃ و سلام مذکور ہیں۔

فمجموع الصلوات المندرجة فی هٰذا الکتاب
پس کل صلوات (درود) جو کتاب ھـذا میں درج ہیں

١٦٠٠ صلاة ۔
سولہ سو ہیں ۔

فمن قرأ جمیع الاسماء المبارکة بصلواتها
سو جس نے یہ تمام اسماء نبویہ صلوات وتسلیمات سمیت

المذکورة فی ھٰذا الکتاب وختمها فقد صلّی علی
پڑھ لیے جو کتاب ھـذا میں مذکور ہیں تو اس نے نبی علیہ

النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ١٦٠٠ مرة ۔ وروی
السلام پر درود بھیجا سولہ سو مرتبہ ۔ اور

النسائی فی الیوم واللیلة والبیهقی فی الدعوات عن
نسائی نے کتاب یوم ولیلہ میں اور بیہقی نے کتاب دعوات میں

ابی بردة رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی
ابو بردہؓ سے نبی علیہ السلام کی اس حدیث کی روایت کی ہے

اللّٰہ علیہ وسلم من صلّی علیّ من امتی صلاة
کہ میری امت میں سے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے

مخلصًا من قلبہ صلّی اللّٰہ علیہ بها عشر صلوات
اخلاص سے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں

ورفعہ بها عشر درجات وکتب لہ بها عشر حسنات
اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں

ومحا عنہ عشر سیئات ۔
اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیتے ہیں ۔

عُلم من ھٰذا الحدیث ان من صلّی مرة
معلوم ہوا اس حدیث سے کہ ایک مرتبہ درود

واحدة نال اربعة امور من الاجر الامر الاول صلاة
پڑھنے والا چار امور بطور ثواب کے پاتا ہے ۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے

اللهِ عليه عشرَ مرّاتٍ والأمرُ الثاني رفعُ عشرِ درجاتٍ
دس درود شریف ۔ دوم دس درجات کی بلندی ۔

والأمرُ الثالث كَتْبُ عشرِ حسناتٍ والأمرُ الرابع محوُ
سوم دس نیکیوں کی کتابت ۔ چہارم دس

عشرِ سيّئاتٍ ۔
گناہوں کی معافی ۔

ونتكلّم أوّلاً على حساب الأمر الأوّل ونفصّله
ہم اوّلاً کلام کرتے ہیں امر اوّل کے حساب کی تفصیل پر ۔

وعليك أن تقيس عليه حسابَ الأمور الثلاثة الباقية
اور لازم ہے کہ تو قیاس کرلے اس پر بقیہ تین امور کے حساب کو ۔

والأمرُ سهلٌ ۔
اور یہ کام آسان ہے ۔

فنقول ومن الله التوفيقُ وهو حسبي ونعم الوكيل
پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بہتر کارساز

قد عُلِم من الحديث المذكور أنّ مَن صلّى على النبيّ
معلوم ہوا حدیث مذکور سے کہ جو شخص درود بھیجے

صلّى الله عليه وسلّم مرّةً واحدةً صلّى الله عليه
نبی علیہ السلام پر ایک مرتبہ تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار

عشرَ مرّاتٍ وكذا يُصلّي عليه الملائكةُ عشرًا كما
درود بھیجتے ہیں ۔ اسی طرح فرشتے بھی دس بار صلاۃ بھیجتے ہیں جیسا کہ

ثبت في غير واحدٍ من الأحاديث الصحيحة المرفوعة ۔
متعدد صحیح حدیث میں ثابت ہے ۔

وظهر لك من هذا البيان أنّ الله عزّ وجلّ يُصلّي
آپ پر واضح ہوئی بیان ذا سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں

١٦٠٠٠ مرّةٍ على مَن يقرأ هذه الأسماء النبويّة بصلواتها
سولہ ہزار بار اس شخص پر جو کتاب ھذا میں مذکور صدر سے اسماء مع

المذکورة فی ھٰذا الکتاب من اوّلھا الی آخرھا وذلك
صلوات بیت پڑھ لے ۔ یعنی دس کو

یضرب عشرة فی عدد ۱۶۰۰ ، وتساویھا عدّة الصّلوات
سولہ سو میں ضرب دے کر۔ اور اتنی ہی تعداد ہے

الملکیة علی ھٰذا القاری المصلّی المسلّم فعدد
فرشتوں کی صلوات کی بھی اس قاری درود پڑھنے والے پر۔ پس

مجموع ھٰذہ الصّلوات الرّبّانیة والملکیة الحاصلة
کل صلوات ربانیہ و ملکیہ جو حاصل ہوئیں

للقاری المذکور ۳۲۰۰۰ صلاة ۔
اس قاری کو وہ ۳۲ ہزار ہیں ۔

ثمّ اعلموا انّ لحساب صلاة الملائکة ھٰھنا
جان لیں کہ یہاں فرشتوں کے درود شریف کے حساب کے

اربعة طرق الطریق الاوّل ان نفرض انّ المصلّی علی
چار طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم فرض کرلیں کہ اس قاری پر

ھٰذا القاری انّما ھو ملك واحد فعلی ھٰذا عدد
درود بھیجنے والا صرف ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ بنابریں فرشتوں کی

الصّلوات والتسلیمات الملکیة علی قاری ھٰذہ
صلوت (دعا و استغفار) کی تعداد درود شریف

الاسماء النبویّة المذکورة فی ھٰذا الکتاب بصلواتھا
بیت ان اسماء نبویہ کے قاری پر

۱۶۰۰ صلاة کما انّ عدة الصّلوات الرحمانیة ۱۶۰۰
سولہ ہزار ہے جس طرح اللہ تعالٰی کی صلوات کی تعداد سولہ ہزار

صلاة وقد تقدّم بیان ھٰذا الحساب آنفا ۔
ہے ۔ اس حساب کا بیان ابھی گزرا ۔

ولایخفی علی ذوی النّھی انّ ھٰذا الطریق خلاف
اور مخفی نہیں ہے عقلمندوں پر کہ یہ طریقہ خلاف ہے

ماهو المتبادر الى الاذهان وخلاف ظاهر النصوص
اس بات کے جو متبادر الی الذہن ہے نیز یہ ظاہر نصوص کے بھی خلاف ہے۔

فان المذكور في آية الصلاة وفي الاحاديث كلمة
کیونکہ آیت صلاۃ (درود) و احادیث میں لفظ

"الملائكة" بصيغة جمع الكثرة وجمع الكثرة يطلق
" ملائکہ " صیغہ جمع کثرت ہی کا ذکر ہے اور جمع کثرت کا اطلاق ہوتا ہے

على مافوق العشرة او فوق الاثنين الى ما لا نهاية له
دس سے یا دو سے اوپر غیر متناہی عدد پر۔

ولم يثبت نص في تعيين عدد المصلين من الملائكة
اور کسی نص میں معین تعداد کا ذکر نہیں درود (دعاء استغفار)

عليهم الصلاة والسلام۔
بھیجنے والے فرشتوں کا۔

الطريق الثاني ان يراد الملائكة كلهم
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سب فرشتے مراد ہوں۔

اجمعون وهو المختار والاعلق بالقلب لكونه اوفق
یہ قول مختار اور دل سے وابستہ ہے۔ کیونکہ یہ اثر

لمقتضى سعة رحمة الله تعالى واقرب من مفهوم
تعالیٰ کی کشادہ رحمت کے تقاضے کے موافق ہے۔ اور قریب تر ہے

صيغة جمع الكثرة الغير المقيدة بعدد محدود
جمع کثرت کے مفہوم سے جو مقید نہیں ہے کسی عدد محدود

متعين۔
متعین سے۔

فعلى هذا من صلى على النبي صلى الله
بنابریں طریقہ جو شخص نبی علیہ السلام پر

عليه وسلم مرة صلت عليه ملائكة الله كلهم
درود شریف بھیجے ایک بار تو اس پر درود (استغفار) بھیجتے ہیں سب فرشتے

عشرًا وهذا يستلزم أن لا تعدّ الصلوات
دس مرتبہ۔ اور یہ مستلزم ہے اس امر کو کہ فرشتوں کی وہ صلوات

الملكية الحاصلة للمصلّي مرّةً ولا تحصى
(استغفار) شمار سے باہر ہیں جو ایک بار درود شریف پڑھنے کے لئے حاصل ہوتی ہیں۔

كيف والملائكة اكثر خلق الله تعالى عددًا كما
کیوں کہ فرشتوں کی تعداد تمام انواع مخلوقات سے زیادہ ہے۔ جیسا کہ

ثبت في بعض الآثار المرفوعة وغيرها۔
ثابت ہے بعض احادیث مرفوعہ وغیرہ میں۔

وبالجملة على تقدير ارادة الملائكة كلهم
خلاصہ یہ ہے کہ کل ملائکہ مراد لینے کی صورت میں

كان عدد الصلوات والتسليمات الملكية الواصلة
فرشتوں کی اُن صلوات (استغفار) کی تعداد جو پہنچتی ہے ایک بار

الى من صلّى وسلّم على النبي صلى الله عليه وسلم
نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے والے شخص کو وہ احاطہ

مرّةً واحدةً غير محصور على حسب كون عدد
سے باہر ہے۔ کیوں کہ خود فرشتوں کی

الملائكة غير محصور بل كان عدد هذه الصلوات
تعداد شمار سے باہر ہے۔ بلکہ صورت مذکورہ میں صلوات

والتسليمات الملكية ضعف عدد الملائكة عشر
ملائکہ کی تعداد فرشتوں کی تعداد سے دس گنا

مرّات۔
زیادہ ہوگی۔

هذا اجر من صلّى على النبي عليه الصلاة والسلام
یہ تو ثواب ہے اس شخص کا جو نبی علیہ السلام پر

مرّةً واحدةً فتفكّر في كثرة ثواب من قرأ جميع
ایک بار درود بھیجے۔ پس غور کیجیے اُس شخص کے لامتناہی ثواب میں جس نے پڑھا

الاسماء النبويّة المذكورة في هذا الكتاب المبارك
صلوات میں تمام اسماء نبویہ کو جو کتاب ہذا میں

بصلواتها وهي ۱۶۰۰ صلاة فسبحان من لا يبلغ منتهى
مذکور ہیں۔ وہ صلوات سولہ سو ہیں۔ پس پاک و برتر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات

سعة رحمته ولا يقادر قدرها۔
جس کی رحمت وسیع کے منتہیٰ اور مقدار کا علم ناممکن ہے۔

الطريق الثالث أن يراد من الملائكة أقلّ
تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فرشتوں سے ان کی اتنی جماعت مراد ہو

عدد يدلّ عليه جمع الكثرة. وأقلّ ما يدلّ عليه
جو کم سے کم جمع کثرت کا مصداق ہو۔ اور جمع کثرت کم از کم گیارہ

جمع الكثرة من العدد هو أحد عشر عند البعض و
کے عدد پر دلالت کرتی ہے بعض علماء کے نزدیک۔ اور عند البعض

ثلاثة عند البعض۔
تین کے عدد پر۔

وحساب هذا الطريق سهل يستخرج نتيجته و
اس طریقہ کا حساب آسان ہے۔ ادنیٰ غور و تدبر سے اس کے

ما يؤول إليه بأدنى تدبّر۔ إلّا أنّ إرادة هذا الطريق
نتیجہ و حاصل کا استخراج کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس طریقہ کے مراد لینے کو

يستبعدها العقل نظرًا إلى سعة رحمة الله التي
عقل بعید سمجھتی ہے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کے پیش نظر

دائرتها أوسع من كلّ وسيع بخلاف هذا الطريق
جس کا دائرہ ہر وسیع شے سے زیادہ وسیع ہے۔ اور یہ طریقہ تو وسعت

فإنه مبنيّ على التضييق دون التوسيع۔
کی بجائے تنگی پر مبنی ہے۔

الطريق الرابع أن يراد من الملائكة عدد منهم
چوتھا طریقہ یہ ہے کہ ملائکہ کی معدود جماعت یعنی

مَحصورٌ مثلاً بلیونَ مَلَکٍ وھٰذا العددُ وإن کان کبیرًا

ایک ارب فرشتے مراد ہوں۔ اور یہ عدد (ارب) بظاہر اگرچہ بڑا

فی الظاھرِ لکنّہ فی جنبِ عددِ الملائکۃِ الغیرِ المتناھی

عدد ہے لیکن فرشتوں کے لاانتہا عدد کے مقابلے میں نہایت

اقلُّ شیءٍ ومثلُ قطرۃٍ واحدۃٍ فی مقابلۃِ قطرِ ماءِ البحرِ

قلیل ہے۔ اس کی نسبت وہ ہے جو ایک قطرے کی ہے وسیع سمندر کے پانی کے

المترامیۃِ الأطراف۔

بے شمار قطروں سے۔

فعلی تقدیرِ ارادۃِ ھٰذا الطریقِ نقولُ ایضاحُ

اس طریقہ کے ارادے کی صورت میں ہم کہتے ہیں کہ فرشتوں کی صلوات کے

حسابِ الصّلواتِ الملکیّۃِ أن تضربَ عددَ ۱۴۰۰ فی

حساب کی توضیح یہ ہے کہ ہم چودہ سو (۱۴۰۰) کو ضرب دیتے ہیں

عشرۃِ بلایین فیکونُ حاصلُ الضربِ ۱۴،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰

دس ارب میں۔ تو حاصل ضرب یہ ہے ۱۴،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ یعنی

صلاۃٍ وسلامٍ ھٰذا عددُ الصّلواتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ

یک نیل ۴۰ کھرب صلاۃ وسلام۔ یہ فرشتوں کی اُن صلوات کی تعداد ہے جو پہنچتی ہے

الی مَن أتمّ قراءۃَ جمیعِ الاسماءِ النبویّۃِ بصلواتھا

اس شخص کو جو کتاب ھٰذا میں مذکور اسماء نبویہ کو صلوات و

المذکورۃِ فی ھٰذا الکتاب۔

تسلیمات سمیت ایک بار پڑھ لے۔

وأمّا صلواتُ اللہِ النازلۃُ علی ھٰذا القاری

باقی اللہ تعالیٰ کی صلوات (درود) جو اس قاری پر نازل ہوتی ہیں

فھی علاوۃٌ علی عددِ الصّلواتِ والتسلیمات

وہ ان صلوات وتسلیمات کے علاوہ ہیں جو فرشتوں کی طرف سے نازل

الملکیّۃِ فانظرْ یا أخی الکریم! الی صِغَرِ حجمِ ھٰذا

ہوتی ہیں۔ دیکھیے اے اخ کریم! اس مبارک کتاب کے

الكتاب المبارك والى جزيل اجر تلاوته و قراءته۔
صفیر مجسم کو اور اس کے پڑھنے کے اتنا بڑا عظیم ثواب کو۔

تنبيه۔ ثم اعلم ان ههنا طريقا آخر لحساب اجر المصلي المسلم متفرعا على اعتبار احد المسجدين المباركين المسجد النبوي و المسجد الحرام المكي و على اعتبار قراءة الاسماء النبوية المذكورة في هذا الكتاب مع الصلوات في احد هذين المسجدين المباركين۔

تنبیہ - جان لیں کہ یہاں ایک طریقہ اور بھی ہے درود پڑھنے والے کے ثواب کے حساب کا یہ متفرع ہے مسجد نبوی مبارک یا مسجد حرم مکی مبارک کے اعتبار پر۔ اور اس اعتبار پر کہ کتاب ھذا میں مذکور اسماء نبویہ صلوات سمیت ان دو مبارک مسجدوں میں سے کسی ایک میں پڑھے جائیں۔

أما اعتبار المسجد النبوي فايضاحه ان من قرأ مرة واحدة كتابي هذا مع الأسماء النبوية و الصلوات المذكورة فيه في المسجد النبوي المبارك كان كمن صلى فيما سواه على النبي صلى الله عليه وسلم ١٦٠٠٠٠٠ مرة بضرب الف في عدد ١٦٠٠۔

اعتبار مسجد نبوی کا ایضاح یہ ہے کہ جس نے ایک بار پڑھی میری یہ کتاب ان اسماء نبویہ و صلوات سمیت جو اس میں مذکور ہیں مسجد نبوی مبارک میں تو گویا اس نے مسجد نبوی کے اسوا مقامات میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجا ١٦٠٠٠٠٠ مرتبہ۔ ھزار کو ١٦٠٠ میں ضرب دے کر۔

وذلك ١٦ لاكھ صلاةٍ و اللاكھ الواحدُ يُساوي مائةَ
یہ کل ١٦ لاکھ صلاۃ ہیں۔ ایک لاکھ برابر ہوتا ہے سو

الفٍ۔
ہزار کے۔

او كمَن صلّى وسلّم على النبيّ صلى الله
یا گویا کہ ہر شخص نے نبی علیہ السلام پر مسجد

عليه وسلم فيما سواه ٨٠٠٠٠٠٠ مرّةٍ اى ثمانين
نبوی کے ماسوی جگہوں میں ٨٠٠٠٠٠٠ بار درود بھیجا یعنی اسّی

مليون مرّةٍ و لك أن تقول ثمانيةَ كرائر و
ملیون مرتبہ۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ٨ کروڑ بار درود پڑھا۔

الكرُوْرُ الواحدُ يُساوي عشرةَ ملايين و ذلك
ایک کروڑ دس ملیون کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا مدار یہ

بضرب عدد ١٦٠٠ في عدد ٥٠٠٠٠۔
ہے کہ سولہ سو کو ٥٠ ہزار میں ضرب دیا۔

لانّ الحسنةَ الواحدةَ في المسجدِ النبويِّ
کیوں کہ مسجد نبوی میں ایک حسنہ(نیکی)

بالفٍ فيما سواه كما في الاحاديث الصحيحة او
ہزار حسنات کے برابر ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے یا

بخمسين الفًا كما في بعض الاحاديث المرويّة
٥٠ ہزار کے برابر جیسا کہ مروی بعض احادیث

عن النبيّ صلى الله عليه وسلم۔
میں مذکور ہے۔

و أمّا اعتبارُ المسجدِ الحرامِ المكيّ فتفصيلُ
باقی اعتبار مسجد حرام مکی کے حساب کی تفصیل

حسابهِ أنّ مَن قرأ كتابي هذا وختمه مرّةً واحدةً
یہ ہے کہ جس شخص نے پڑھی میری یہ کتاب آخر تک ایک بار

مع الأسمائِ الشريفةِ والصّلواتِ والتسميات المسطورة
ان اسماء نبویہ شریفہ و صلوات و تسمیات سمیت جو اس میں مکتوب

فيه كان كمن صلّى وسلّم فيما سواه من المواضع
ہیں تو گویا کہ اس نے مسجد حرام کے ماسوی جگہوں

على النبيّ صلى الله عليه وسلم ۱۶۰۰۰۰۰۰۰ مرّةً اى
میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجا ۱۶۰۰۰۰۰۰۰ بار یعنی

۱۶۰ مليون صلاةٍ وان شئتَ فقل ستّة عشر كرورًا۔
۱۶۰ ملیون درود بھیجے۔ یوں بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ۱۶ کروڑ بار درود پڑھا۔

ومَدارُ هذا الحساب ما ثبتَ في الاحاديث
اس حساب کا مدار یہ بات ہے جو صحیح احادیث میں

الصحيحةِ انّ الحسنةَ الواحدةَ في حرم مكّة المباركة
ثابت ہے کہ ایک حسنہ مکہ معظمہ کے حرم پاک

بمائة الف حسنةٍ بل اكثر من ذلك وخير۔
میں لاکھ حسنات کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے اور بہتر۔

فمآلُ ما ذكرنا من حساب الصّلوات في
پس حاصل یہ ہے مذکورہ صدر حساب صلوات (درود) کا

المسجدين المباركين انّ الله تعالى يُصلّي ۱۶۰
ان دو مبارک مسجدوں میں کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں ۱۶

مليون مرّةً على مَن قرأ في المسجد الحرام
کروڑ مرتبہ اس شخص پر جو پڑھے ایک بار مسجد حرام

الأسماءَ النبويّةَ مع الصّلوات المذكورة في كتابي
میں کتاب ھذا میں مذکور اسماء نبویہ کو

هذا مرّةً واحدةً كما انّه تعالى يُصلّي ۸۰ مليون مرّةً
صلوات سمیت۔ اور اللہ تعالیٰ ۸ کروڑ بار صلاۃ (درود) بھیجے

على مَن قرأها في المسجد النبوي مرّةً واحدةً۔
اس پر جو انہیں مسجد نبوی میں ایک مرتبہ پڑھے

ثُمَّ إِنَّ الْمَذْكُورَ إِنَّمَا هُوَ عَدَدُ الصَّلَوَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ
مذکورہ عدد صرف اللہ تعالیٰ کی صلوات کا ہے

الْحَاصِلَةِ لِلْقَارِئِ فِي أَحَدِ الْمَسْجِدَيْنِ الْمُبَارَكَيْنِ
جو حاصل ہیں قاری کو ان دو مسجدوں مسجدِ نبوی و

الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقِسْ عَلَى هٰذَا
مسجدِ حرام میں پڑھنے کی وجہ سے۔ تو اسی پر قیاس کر

عَدَدَ الصَّلَوَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْحَاصِلَةِ لِهٰذَا الْقَارِئِ
اُن صلوات ملکیہ کی تعداد کو جو حاصل ہیں اس قاری کو۔

حَيْثُ يُسَاوِي مِقْدَارُهَا مِقْدَارَ الصَّلَوَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ
کیونکہ صلوات ملکی کی تعداد ان صلوات رحمانیہ کی تعداد کے برابر ہے

النَّازِلَةِ عَلَى هٰذَا الْقَارِئِ۔
جو اس قاری پر نازل ہوتی ہیں

هٰذَا الْحِسَابُ مُتَرَتِّبٌ عَلَى تَسْلِيمِ كَوْنِ الْمُصَلِّي
صلاۃ ملکی کا یہ حساب مبنی ہے اس امر کی تسلیم پر کہ صرف ایک

عَلَى الْمُصَلِّي الْمُسَلِّمِ مَلَكًا وَاحِدًا فَقَطْ كَمَا تَقَدَّمَ بَيَانُهُ
فرشتہ صلاۃ بھیجتا ہے درود بھیجنے والے شخص پر۔ جیسا کہ پہلے

مِنْ قَبْلُ۔
بتایا گیا۔

وَلَوْ سَلَّمُوا كَوْنَ الْمَلَائِكَةِ كُلِّهِمْ مُصَلِّينَ
اور اگر ہم تسلیم کر لیں کہ سب فرشتے صلاۃ پڑھتے ہیں

عَلَى مَنْ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُس شخص پر جو درود بھیجے نبی علیہ السلام پر

كَانَ عَدَدُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيمَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْحَاصِلَةِ
تو ملائکہ کی صلوات (دعاء و استغفار) و تسلیمات (سلام) جو

أَجْرًا لِقَارِئِ كِتَابِي هٰذَا وَتَالِي الْأَسْمَاءِ النَّبَوِيَّةِ
حاصل ہیں بطور ثواب کے میری اس کتاب کے قاری اور اس میں

المذکورۃ فیہ مع الصّلوات والتسلیمات فوق ما
مذکور مبارک اسماء نبویّہ صلوات وتسلیمات سمیت کے تال کو وہ

یتصوّرہ العقول البشریۃ واکثر من کلّ کثیرٍ
باعتبار کثرت کے بلند ہیں تصورِ عقل سے اور زیادہ ہیں ہر اس کثیر سے

تستأنسہ اذھاننا وقلوبنا۔
جس سے مانوس ہیں ہمارے اذہان وقلوب۔

ولو فرض انّ الملائکۃ المصلّین انّما ھم بلیون
اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ صلاۃ پڑھنے والے فرشتے ایک ارب

ملَکٍ کما تقدّم تفصیل ذٰلک کان عددُ الصلوات
ہیں جن کی تفصیل پہلے گزر گئی تو صلوات ملکی جو

الملکیّۃ النازلۃ علی المصلّی مرّۃً واحدۃً فی المسجد
نازل ہوتی ہیں ایک بار درود بھیجنے والے پر مسجد نبوی میں

النبویّ ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃ بضرب البلیون فی
ان کی تعداد ہے ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃ۔ یعنی ایک ارب کو ۵۰ ہزار

خمسین الفًا۔
میں ضرب دے کر۔

واَمّا عددُ الصّلوات الملکیّۃ الحاصلۃ اجرًا
باقی وہ صلوات ملکیہ جو بطور ثواب حاصل ہیں

لمن قرأ فی المسجد النبویّ مرّۃً واحدۃً ما فی کتابی
اس شخص کو جو مسجد نبوی میں پڑھے ایک بار میری کتاب

ھٰذا من الاسماء النبویّۃ مع الصّلوات والتسلیمات
ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ بھی اور ہر اسم کے ساتھ مکتوب

المسطورۃ مع کلّ اسمٍ فھو ۸۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰
صلاۃ وسلام بھی ان کی تعداد ہے ۸۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰

صلاۃ بضرب عدد ۱۶۰۰ فی العدد المذکور آنفًا وھی
صلاۃ۔ سولہ سو کو ضرب دے کر اس عدد میں جو ابھی ذکر ہوا اور وہ

علىٰ ٥٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠ اى يُضرب ١٧٠٠ فى عدد

عدد پر ہے ٥٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠ یعنی ١٧ سو کو ضرب دیں ان

الصَّلواتِ الملكيّةِ الحاصلةِ اجرًا للمصلّى على النبيّ

صلوات ملکیّہ کے عدد میں جو بطور ثواب کے حاصل ہیں اس شخص کو جو

صلّى الله عليه وسلّم فى المسجدِ النبوى مرّةً

نبی علیہ السلام پر درود بھیجے مسجد نبوی میں

واحدةً۔

ایک بار۔

هذا وامّا بيانُ حسابِ الصّلواتِ والتسليماتِ

اِلٰی مسجد حرام مکی میں شکل صلوات و تسلیمات کے

الملكيّة فى المسجد الحرام على هذا التقدير

حساب کا خلاصہ بتقدیر ھذا یہ ہے کہ

فمحصولُه أنّ مَن صَلّى على النبيّ صلّى الله عليه

جس نے نبی علیہ السلام پر ایک بار درود

وسلّم مرّةً واحدةً فى الحرمِ المكّيّ او فى المسجدِ

شریف بھیجا حرم مکی میں یا مسجد حرام

الحرامِ المكّيّ كانَ عددُ الصّلواتِ الملكيّةِ الواصلةِ

مکی میں تو اُسے فرشتوں کی طرف سے بطور

اليه بفضل الله تعالىٰ وانعامه اجرًا وثوابًا

ثواب کے پہنچنے والی صلوات کی تعداد یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام سے

١٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠ صلاةٍ بضرب مائة الفٍ فى

یعنی ایک لاکھ کو ارب میں ضرب ١٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠

البليون۔

دے کر۔

ومَن خشع فى المسجدِ الحرامِ او فى الحرم

اور جو شخص پوری طرح پڑھے مسجد حرام میں یا حرم

الملکیّ مافی ھٰذا الکتاب من الاسماءِ النبویۃِ
کلی میں کتاب ھٰذا میں مذکور اسماء نبویّہ کو

بِصلواتِھا وتسلیماتِھا کان عددُ الصّلواتِ والتسلیماتِ
صلوات وتسلیمات سمیت تو تملکی صلوت وتسلیمات

الملکیۃِ الواصلۃِ الیہِ بفضل اللّٰہ عزّ وجلّ وکرمہٖ
جزائے بطور ثواب پہنچتی ہیں اللہ کے فضل سے ان کی تعداد ہے

١٦٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠ صلاۃٍ وتسلیمۃٍ۔
١٦٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠ صلاۃ وسلام۔

وذٰلک بِضَرب عددِ ١٦٠٠ فی عَدَدِ صَلَواتٍ
بایں طور کہ ١٦٠٠ کو ضرب دیں اُن صلوات کے عدد میں

یَنالُہ اجرًا وثوابًا مَن صَلّی مَرّۃً واحِدۃً عَلَی النّبیّ
جو حاصل ہیں بطور جزو ثواب کے نبی علیہ السلام پر ایک بار

صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی المسجد الحرام المبارکِ۔
درود بھیجنے والے کو مسجد حرام مبارک میں۔

تنبیہٌ۔ قد سَلَف فی اَوّل ھٰذہ العاشرۃِ انّہ
تنبیہ۔ یہ بات گزر چکی ہے اس فائدہ کی ابتداء میں کہ

یُستَفاد من الحدیث المذکور ھنالک لابی بردۃ رضی
مستفاد ہوتے ہیں وہاں پر مذکور حدیث ابو بردہ رضی

اللّٰہ تعالٰی عنہ اربعۃُ امورٍ وَھِیَ الأجور الاربعۃ
اللہ عنہ سے چار امور۔ اور یہ چار اجر ہیں

التی ینالھا بفضل اللّٰہ وکرمہٖ مَن یُصلّی مرّۃً واحدۃً
جنہیں حاصل کرتا ہے اللہ کے فضل سے وہ شخص جو درود بھیجے

علی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم۔ الاوّل اجرُ عشرِ
ایک بار نبی علیہ السلام پر۔ اوّل اللہ تعالٰی کی دس

صلواتٍ ربّانیۃٍ۔ الثانی رفعُ عشرِ درجاتٍ لہ۔
صلوات کا حصول۔ دوم دس درجات کی بلندی۔

الثالث كتابة عشر حسنات له۔ الرابع محو عشر
سوم دس حسنات (نیکیوں) کی کتابت۔ چہارم دس گناہوں

سيئات له۔
کی معافی۔

والبيان للطلب الذى مضى ذكره مختص بالامر
اور مذکورہ مصدر طلب کا بیان مختص ہے امر اول کے

الاول وهو حساب عشر صلوات رحمانية وملكية
ساتھ۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کی اُن دس دس صلوات کا

نازلة على المصلي المسلِّم مرةً واحدةً۔
حساب جو نازل ہوتی ہیں ایک بار درود پڑھنے والے پر۔

وبعد ما ضبطتَ حساب الامر الاول و
امر اول کے حساب کو اچھی طرح ضبط کرنے کے بعد

تمكنت منه يسهل لك أن تقيس عليه تفصيل
آپ کے لیے آسان ہے اس پر بقیہ تین امور

حساب الامور الثلاثة الباقية ولا يستصعب
کے حساب کو قیاس کرنا اور مشکل نہیں ہے

عليك فهم وجوهها ونذكر هُنا خلاصة ذلك
اُن کی مختلف وجوہ کا سمجھنا۔ یہاں ہم ذکر کرتے ہیں ان کا خلاصہ

تطييبا لقلوب قراء هذا الكتاب المبارك وترغيبا
اس کتاب کے پڑھنے والوں کے دلوں کو خوش کرنے کی خاطر

لهم الى قراءته و الى الاكثار من الصلوات و
اور اس کتاب کے پڑھنے اور نبی علیہ السلام پر کثرت سے

التبريكات و التسليمات على النبي صلى الله عليه
صلوات و تبرکات و تسلیمات (درود) بھیجنے کی ترغیب

وسلم۔
کے لیے۔

فنقول بتوفيق الله تعالى ومَنِّهٖ اَمّا الامر
پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے کہ امر ثانی کا

الثانی فحسابُهٗ ان مَن قرأها فی هذا الکتاب
حساب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اس کتاب میں مذکور

من الاسماء النبویة بصلواتها وتبریکاتها وتسلیماتها
اسماء نبویہ کو بھی اور ہر اسم مبارک کے ساتھ مکتوب

المسطورة مع کل اسمٍ منها و اتمّه فی ایّ موضع
صلاۃ وسلام و تبریک کو بھی مکمل طور پر کسی جگہ

من المواضع ترفعه الله عزّوجلّ بذلك ۱۶۰۰ درجةٍ
و مقام میں تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں اس پر سولہ ہزار درجات

وکتب له بذلك ۱۶۰۰ حسنةٍ وشفاعته بذلك ۱۶۰۰
بلندی کے اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ ہزار نیکیاں اور معاف فرما دیتے ہیں اس کے

سیئةٍ۔
سولہ ہزار گناہ۔

وذلك بضرب عشرةٍ فی عدد ۱۶۰۰ و
بایں طور کہ دس کو سولہ سو میں ضرب دیں۔

قد عرفتَ فی بدء هذه الفائدة انّ عددَ
کیونکہ آپ کو معلوم ہوا اس فائدہ کی ابتداء میں کہ اسماء

الصلوات المرقومة مع الاسماء النبویة فی هذا
نبویہ کے ساتھ مکتوب صلوات (درود) کتاب ھذا

الکتاب ۱۶۰۰ صلاةٍ۔
میں سولہ سو ہیں۔

ومَن قرأ فی المسجد النبوی مرّةً واحدةً
اور جس شخص نے مسجد نبوی میں پڑھ لیے ایک بار

الاسماءَ النبویة الشریفةَ المذکورة فی هذا
کتاب ھذا میں مذکور اسماء نبویہ کو

المكتاب مع صلواتها وتسليماتها المرقومة مع كلّ
صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں ہر ایک اسم

اسمٍ منها رفعه الله تعالیٰ بذلك ٨٠٠٠٠٠٠٠ درجة
کے ساتھ تو اسے اللہ تعالیٰ آٹھ کروڑ بلند درجات عطا فرما دیتے ہیں

ای رفعه ثمانین ملیون درجةً وكتب له بذلك
یعنی ٨٠ ملیون درجات۔ اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے

ثمانین ملیون حسنة و محا عنه بذلك ثمانین
٨ کروڑ نیکیاں اور معاف فرما دیتے ہیں اس کے

ملیون سیئة بضرب عدد ١٦٠٠ فی عدد ٥٠٠٠٠ و
٨ کروڑ گناہ۔ بایں طریقہ کہ ١٦٠٠ کو ضرب دیں ٥٠ ہزار میں۔

وجهُ ذلك انّ الحسنة الواحدة فی المسجد النبویّ
اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک حسنہ مسجد نبوی میں اس کے

بخمسین الف حسنة فیما سواه۔
ماسوی کی ٥٠ ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

ومن قرأ مرةً واحدةً ما فی هذا الکتاب
اور جس نے ایک مرتبہ اس کتاب میں مذکور اسماء

من الأسماء النبویة مع الصلوات و التسلیمات
نبویہ کو اُن صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں

المکتوبة مع کلّ اسمٍ منها فی المسجد الحرام
ہر اسم کے ساتھ پڑھا مسجد حرام میں

او فی الحرم المکیّ رفعه الله تعالیٰ و سبحانه بذلك
یا حرم مکہ مبارکہ میں تو اس کے طفیل اللہ تعالیٰ بلند فرما دیتے ہیں اس کے

١٦٠٠٠٠٠٠٠ درجة ای رفعه ١٦٠ ملیون درجة
سولہ کروڑ درجات یعنی ١٦٠ ملیون درجات۔

وکتب له بذلك ١٦٠ ملیون حسنةً و محا عنه
اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ کروڑ حسنات اور معاف فرما دیتے ہیں

بذلك ١٤٠ مليون سيئة وذلك بضرب عدد ١٤٠٠
اس کے سو کروڑ گناہ ۔ اس طریقہ کو ١٤٠٠ کو ایک لاکھ

في مائة الف۔
میں ضرب دیں۔

وعلة ذلك ما روي في الاحاديث الصحيحات
اس حساب کی وجہ وہ ہے جو صحیح احادیث میں مروی ہے

الحسنة الواحدة في المسجد الحرام بل في الحرم
کہ ایک حسنہ مسجد حرام میں بلکہ سارے حرم

المكي كله كما صرح به غير واحد من العلماء
مکہ مکرمہ میں جیسا کہ تصریح کی ہے متعدد علماء کرام نے

المحققين بمائة الف حسنة فيما سواه۔
اس کے ماسوا جگہوں کی ایک لاکھ حسنات کے برابر ہے۔

الفائدة الثامنة عشرة۔ يحسن بنا ان
اٹھارواں فائدہ ۔ ہمارے لیے مناسب ہے کہ

نذكر هنا اسماء الله الحسنى اذ النظير يأنس
یہاں ذکر کریں اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ ۔ کیونکہ نظیریں و مثیلیں

بالنظير ويذكره والمثيل يألف بالمثيل ويجذبه
آپس میں انس و علاقہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو یاد دلاتے اور کھینچتے ہیں۔

فاقول ان الله تعالى مائة اسم الا واحدا وقد
پس میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ علماء وغیرہ کا

جرب العلماء وغيرهم قبول الدعاء بعد ذكر
تجربہ ہے کہ ان کے پڑھنے کے بعد دعاء

أسماء الله تعالى وفي الحديث ان لله تعالى تسعة
قبول ہوتی ہے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے

وتسعين اسما من احصاها دخل الجنة واختلف
(٩٩) نام ہیں جس شخص نے ان کا احصا کیا وہ جنتی ہوگا۔ علماء کا

الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ مَعْنَی الْاِحْصَاءِ هٰهُنَا عَلٰی

اختلاف ہے احصاء کے معنی میں یہاں ان کے کئی

اَقْوَالٍ۔ اَلْاَوَّلُ مَعْنٰی قَوْلِهٖ "مَنْ اَحْصَاهَا" مَنْ حَفِظَهَا

اقوال ہیں۔ قول اول۔ احصٰہا کا معنی یہ ہے کہ جس نے انہیں یاد کیا

دَخَلَ الْجَنَّةَ فَاِنَّ الْحِفْظَ یَحْصُلُ بِالْاِحْصَاءِ وَ تَکْرَارِ

وہ جنتی ہوگا۔ کیونکہ حفظ حاصل ہوتا ہے شمار کرنے اور تکرار

مَجْمُوْعِهَا۔ اَلثَّانِیْ مَنْ عَدَّهَا وَاسْتَوْفَاهَا بِالدُّعَاءِ وَ

سے۔ قول دوم۔ جس نے دعاء کے وقت پوری طرح یہ اسماء

قَرَأَ کُلَّهَا عِنْدَ الدُّعَاءِ وَلَمْ یَقْتَصِرْ عَلٰی بَعْضِهَا

شمار کیے اور پڑھے اور اقتصار نہیں کیا ان میں سے بعض پر

فِی الثَّنَاءِ بِهٖ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی۔ اَلثَّالِثُ مَنْ

اللہ تعالیٰ کی ثنا کرتے وقت۔ قول سوم۔ جس نے

اَحَاطَ بِمَعَانِیْهَا وَ بِمَا تَضَمَّنَتْهُ مِنَ الْاَحْکَامِ وَالْاِشَارَاتِ

احاطہ کیا ان کے معانی کا اور ان کے ضمن میں احکام و اشارات

وَالْاَسْرَارِ۔ اَلرَّابِعُ مَنْ اَحْصَاهَا عِلْمًا وَ اِیْمَانًا وَحَصْرًا

و اسرار کا۔ قول چہارم۔ جس نے ان کا احاطہ کیا علم و ایمان اور شمار کے

وَتَعْدَادًا۔ اَلْخَامِسُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰی یَخْتِمَهٗ

لحاظ سے۔ قول پنجم۔ جس نے سارے قرآن کو پڑھا کیونکہ تمام اسماء اللہ

لِاَنَّهَا فِیْهِ۔ اَلسَّادِسُ مَنْ قَرَأَهَا مُتَبَرِّکًا بِقِرَاءَتِهَا

قرآن میں موجود ہیں۔ قول ششم۔ جس نے بطور تبرک اخلاص سے

مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهٖ۔ اَلسَّابِعُ مَنْ اَطَاقَهَا کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی

انہیں پڑھا۔ قول ہفتم۔ جس میں ان کی طاقت تھی قرآن میں ہے

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ۔ اَیْ مَنْ اَطَاقَ قِیَامًا بِحَقِّ

اللہ کو علم ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ یعنی جس نے ان اسماء کے

هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَ عَمِلَ بِمُقْتَضَاهَا بِاعْتِبَارِ

مفہوم کا حق ادا کیا اور ان کے مقتضیٰ پر عمل کیا باعتبار

معانيها والتزام نفسه بواجبها كعلمه بانه رزاق
معانی کے اور ان کی دعوت کا التزام کرے مثلاً اسے اللہ کے رزاق ہونے کا علم

فوثق بكونه رازقا فاطمئن قلبه في امر الرزق
تو اعتماد کیا اس کے رازق ہونے پر اور اس کا دل مطمئن ہوا رزق کے بارے میں۔

وكعلمه بانه سميع فكف لسانه عن كل ما
یا اسے علم ہوا کہ وہ سمیع ہے تو اس نے اپنی زبان ہر قبیح سے

هو قبيح ۔
روک دی ۔

اخرج الترمذي في الجامع باسناده عن ابي
ترمذی نے اپنی کتاب جامع میں باسند ابوھریرہ

هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى
کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی علیہ السلام کا

الله عليه وسلم ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما
ارشاد ہے کہ اللہ تعالی کے ۹۹ اسماء ہیں

مائة غير واحدة من احصاها دخل الجنة ۔
یعنی ایک کم سو جس نے ان کا احصاء کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ
الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ
الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ
الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ

٣٣ الْعَظِيْمُ ٣٤ الْغَفُوْرُ ٣٥ الشَّكُوْرُ ٣٦ الْعَلِيُّ ٣٧ الْكَبِيْرُ

٣٨ الْحَفِيْظُ ٣٩ الْمُقِيْتُ ٤٠ الْحَسِيْبُ ٤١ الْجَلِيْلُ ٤٢ الْكَرِيْمُ

٤٣ الرَّقِيْبُ ٤٤ الْمُجِيْبُ ٤٥ الْوَاسِعُ ٤٦ الْحَكِيْمُ ٤٧ الْوَدُوْدُ

٤٨ الْمَجِيْدُ ٤٩ الْبَاعِثُ ٥٠ الشَّهِيْدُ ٥١ الْحَقُّ ٥٢ الْوَكِيْلُ

٥٣ الْقَوِيُّ ٥٤ الْمَتِيْنُ ٥٥ الْوَلِيُّ ٥٦ الْحَمِيْدُ ٥٧ الْمُحْصِيْ

٥٨ الْمُبْدِئُ ٥٩ الْمُعِيْدُ ٦٠ الْمُحْيِيْ ٦١ الْمُمِيْتُ ٦٢ الْحَيُّ

٦٣ الْقَيُّوْمُ ٦٤ الْوَاجِدُ ٦٥ الْمَاجِدُ ٦٦ الْوَاحِدُ ٦٧ الْاَحَدُ

٦٨ الصَّمَدُ ٦٩ الْقَادِرُ ٧٠ الْمُقْتَدِرُ ٧١ الْمُقَدِّمُ ٧٢ الْمُؤَخِّرُ

٧٣ الْاَوَّلُ ٧٤ الْاٰخِرُ ٧٥ الظَّاهِرُ ٧٦ الْبَاطِنُ ٧٧ الْوَالِيْ

٧٨ الْمُتَعَالِيْ ٧٩ الْبَرُّ ٨٠ التَّوَّابُ ٨١ الْمُنْتَقِمُ ٨٢ الْعَفُوُّ

٨٣ الرَّءُوْفُ ٨٤ مَالِكُ الْمُلْكِ ٨٥ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ

٨٦ الْمُقْسِطُ ٨٧ الْجَامِعُ ٨٨ الْغَنِيُّ ٨٩ الْمُغْنِيْ ٩٠ الْمَانِعُ

٩١ الضَّارُّ ٩٢ النَّافِعُ ٩٣ النُّوْرُ ٩٤ الْهَادِيْ ٩٥ الْبَدِيْعُ

٩٦ الْبَاقِيْ ٩٧ الْوَارِثُ ٩٨ الرَّشِيْدُ ٩٩ الصَّبُوْرُ

هٰذَا وَبَعْدَ ذِكْرِ الْفَوَائِدِ نَشْرَعُ فِيْ سَوْقِ الْاَسْمَاءِ النَّبَوِيَّةِ مَعَ
یہ ذکر فوائد کے بعد ہم شروع کرتے ہیں اسمائے نبویہ کا بیان

الصَّلَوٰتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ وَجَعَلْتُهَا اَحْزَابًا ثَلَاثَةً فَسَبْعَةً تَيْسِيْرًا
صلوات و تسلیمات سمیت۔ میں نے ان اسماء کے اولاً تین ثانیاً سات حصے کردیے ہیں تاکہ

لِلْاَمْرِ فَيُقْرَاُ كُلَّ يَوْمٍ حِزْبٌ مِنْهَا فَاِذَا تَمَّ قَرَاَوْهَا بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔
بآسانی ہر روز ان میں کا ایک حزب پڑھا جائے۔ پس اب ہم ان اسماء کا پڑھنا شروع کرو اللہ کی توفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد النبی الامی وآلہ
واصحابہ اجمعین

① اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ② اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَحْمَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ③ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْخَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ④ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَاحِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْحَاشِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَاقِبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُقَفّٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَ سَلَّمَ (۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُبَشِّرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا النَّذِیْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُبِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۱۲﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الدَّاعِیْ

اِلَی اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ

اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۱۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ

وَسَلِّمْ ﴿۱۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُزَّمِّلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ

اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۱۵﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُدَّثِّرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۱۶﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الشَّھِیْدِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ

وَسَلِّمْ ﴿۱۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْھَادِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑲ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّاهِدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ⑳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
يٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ㉑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا طٰهٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ㉒ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ㉓ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ㉔ اَللّٰهُمَّ

يٰسٓ : قال ابن الحنفية كما في دلائل النبوة للبيهقي معناه يا محمد . شرح الشفا للشهاب ج١ ص ١٩١ .

طٰهٰ : ذكره غير واحد في الأسماء النبوية وورد في حديث رواه ابن مردويه .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ التَّوْبَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رَسُوْلِ الْمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قُثَمَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَاتِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٠﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى اِبْرَاهِيْمَ

قثم: بمعنی معطاء، جامع الخیر، وھو معدول عن العرف کما ذکرہ ابن فارس، شرح الشفاء ج۱ ص۳۶۴.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ
(٣١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَبَرِّ
بِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (٣٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَبْطَحِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَتْقٰى لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٤)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَتْقَى النَّاسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (٣٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَجْوَدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَجْوَدِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَصْلَحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحْسَنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَحْسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحْيَدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَخْشٰى لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

أحيد: كأحمد لأنه يحيد أمته عن النار.

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِذِ بِالْحُجُزَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اٰخِرًا يَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اُذُنِ خَيْرٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْجَحِ النَّاسِ
عَقْلًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْحَمِ النَّاسِ بِالْعِبَادِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَزْهَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا اَشْجَعِ النَّاسِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۵۰﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاَصْدَقِ
فِی اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۵۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا اَطْیَبِ النَّاسِ رِیْحًا صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿۵۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاَعَزِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْاَعْلٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْاَعْلَمِ بِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۵۵﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

أَكْثَرِ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٥٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَكْرَمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٥٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَكْرَمِ النَّاسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٨) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَ
الْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٩)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ وُلْدِ
اٰدَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٦٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْخَيْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٦١)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا إِمَامِ
الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا أَبِي الطَّاهِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا أَبِي الطَّيِّبِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا إِمَامِ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

إِمَامِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْإِمَامِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا إِمَامِ الرُّسُلِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَمِيْنِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اٰمَنَةِ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلَّمَ ﴿٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاُمِّيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْعُمِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوَّلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ شَافِعٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ مُشَفَّعٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَبْلَجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَحَادٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اَحَاد: اسم علم غیر معروف مخفی بہ لاتاء والمعاون خصائص الصغریٰ للسیوطی و زرقانی

أَحْسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَتْقٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْأَجَلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَحْشَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا أُخُونَاخ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَدْعَجِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

أحشم: أي أكثر الناس وقارًا.
أدعج: أي صحيح الإسلام وكامله.

عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَدُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٩٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَمَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٩١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْأَمَنَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَرْبَحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَرْحَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٩٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْأَزَجِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٥) اَللّٰهُمَّ

أمنة: أي صاحب الأمن.

أزج: هو القوي الطلب.

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَزْكٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (٩٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَسَدِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٩٧)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَشَدِّ
حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ (٩٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَشْنَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(٩٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ النَّاسِ لَهْجَةً صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ (١٠٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الشنب: من الشنب و هو رونق الأسنان و عذوبتها

الْأَطْيَبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٠١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَعْظَمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَغَرِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا أَفْصَحِ الْعَرَبِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْإِكْلِيْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿١٠٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْأَمْجَدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ

(إكليل : أي الذي هو تاج الأنبياء.)

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَالَمِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَلْمَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٠٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَامِلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٠٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١١٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَوْفَى النَّاسِ ذِمَامًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

الألمعي : صاحب الرأي .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَنْوَرِ الْمُتَجَرِّدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (١١٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَوَّاهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١١٣)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْسَطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١١٥) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ
الرُّسُلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١١٦) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اٰيَةِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَبْيَضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ الْخَلْقِ حَدِيْثًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْخَلْقِ نَسَبًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَفْضَلِ الْخَلْقِ حَسَبًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْفَسِ الْعَرَبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
١٢٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبِرِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارِّ قَلِيْطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ١٢٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَاطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبُرْهَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا بُشْرٰى عِيْسٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى عِيْسٰى وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

قلیط: فارقلیط قیل معناہ روح الحق وقیل الذی یفرق بین الحق والباطل أو المخلص زرقانی ج۳۔

أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَشِيْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبُشْرٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَصِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَلِيْغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَالِغِ الْبَيَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَيِّنَةِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَاهِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَدْرِ الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَحْرِ الزَّاخِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(١٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَدِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٣٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَدْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (١٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَرْقِيْطِسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهَاءِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٤٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَادِءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

البرقليطس : معنى تكون معنى الحكم قال ابن اسحاق هو محمد بالرومية

بدء : السيد الذي يبدأ به إذا عد السادات .

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٤٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
التَّالِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٥) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّذْكِرَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّقِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (١٤٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا التَّنْزِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٨)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التِّهَامِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

تالی: التبع من قلبه.

تنزیل: بمعنی المنزل المرسل أو المنزل الیه الوحی

سَيِّدِنَا التِّلْقِيطِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
١٥٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ثَانِيَ
اثْنَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٥١ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الثِّمَالِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
١٥٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْجَوَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٥٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْجَبَّارِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ١٥٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْجَدِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

ثمال : يعني الغيث و الكهف .

جدّ : بفتح الجيم وضمها العظيم الجليل القدر وبكسر الجيم الحظ أي صاحب الحظ العظيم عند الله .

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُجِدِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُجِلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْجَوَّادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْجَامِعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْجَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْجَهْضَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٦٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حِزْبِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَافِظِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَاكِمِ بِمَا اَرَاهُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَامِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

جهضم: كجعفر هو العظيم الهامة المستدير الوجه.

حامد: من اسمائه في الكتب السالفة، قاله كعب الاحبار ومعناه احسن الانبياء خلقا وخلقا.

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَامِلِ لِوَاءِ
الْحَمْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَائِلِ لِاُمَّتِهٖ
عَنِ النَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَبِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿١٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحِجَازِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحُجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا حُجَّةِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلَائِقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حِرْزِ الْاُمِّيِّيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَرَمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَرِيْصِ عَلَى الْاِيْمَانِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَفِيْظِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَقِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَكِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَلِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَمَّادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
حَمْطَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَمْيَاطَا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا حٰمٓعٓسٓقٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

حمطايا أو حمياطا : من أسمائه في الكتب السابقة، أي حامي الحرم.

حمعسق : ذكره ابن دحية وحكوه عن جعفر بن محمد ونقل عن ابن عباس انه من أسماء الله.

الْحَقِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَمِيْدِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَنِيْفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَسِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَاطَ حَاطَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَامِيْ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ ﴿١٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
حَبَنْطَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَكَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿١٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحُلَاحِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿١٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَنَّانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَيِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿١٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

حبنطا: قال العرفي هو اسمه في الانجيل و معناه الفارق بين الحق و الباطل

حلاحل: السيد الشجاع أو كبير المروءة.

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَبِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ الْاَنْبِيَاۤءِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَلِيْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خَلِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٢٠٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْبَرِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٦ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ
الْاُمَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٨ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْعَالَمِيْنَ طُرًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٢٠٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢١٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٢١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خِيَرَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٢١٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٢١٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٢١٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢١٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَاشِعِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَاضِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَالِصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢١٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ
الْوَافِدِيْنَ عَلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَلِيْفَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَافِضِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَلِيْفَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَيِّرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خِيَرَةِ اللّٰهِ فِى الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢٢٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢٢٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا دَعْوَةِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢٢٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا دَلِيْلِ الْخَيْرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢٢٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا دَارِ الْحِكْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الدَّلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الدَّامِغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الدَّاعِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَهْلَكَمٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الدَّاكِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذَّاكِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِكْرِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى الْحَقِّ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِى الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي الصِّرَاطِ
الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْقُوَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْمَكَانَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْحُرْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٤٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى الْفَضْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٤٧)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْوَسِيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٤٨)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْعِزَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٤٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذُّخْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذَّكَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٥١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى التَّاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْجِهَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى السَّيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى السَّكِيْنَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى طَيْبَةَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِی الْعَطَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِی الْفُتُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِی
الْقَضِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِی
الْهِرَاوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِی الْحَطِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

ذو القضيب: أي ذو السيف الرقيق. قاله الشامي و الزرقاني.

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الْمِيْسَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّاضِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّاغِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّافِعِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْبُرَاقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

ذی المیسم : أی ذو الجمال و الحسن

بَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْبَعِيْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٦٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْجَمَلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٦٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ النَّاقَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٦٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ النَّجِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٧٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٢٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٢٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ مُّهْدَاةٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّحِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ
الرَّاحَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّشِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّفِيْعِ الذِّكْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّقِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٨١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۲۸۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رُوْحِ الْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۲۸۳
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رُوْحِ
الْقُدُسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۲۸۴ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّءُوْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۲۸۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رُكْنِ الْمُتَوَاضِعِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۲۸۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّاجِىْ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّجِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّضِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رِضْوَانِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّفِيْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّهَّابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّؤُوْفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الزَّاهِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
زَعِيْمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الزَّكِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّهْرِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا زَيْنِ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الزَّاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّاهِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّاهِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٣٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الزُّلَفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّيْنِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ

الزاهي : أي الحسن المشرق . الزلف : كالقرب أي القريب من الله تعالى .

(۳۰۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّابِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۰۴) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّابِقِ
بِالْخَيْرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۰۵)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَابِقِ
الْعَرَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۰۶) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّاجِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۰۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَبِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۰۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۰۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا السَّعِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۳۱۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَعْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۱﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَعْدِ
الْخَلَائِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۲﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّمِيْعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۱۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا السَّلَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَعْدِ
الْخَلْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّيِّدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى اٰدَمَ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ النَّاسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيْفِ اللّٰهِ
الْمَسْلُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّابِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

سَابِط ، أي الذي هو سبط الشعر أي مع جعودة قليلة .

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا السَّخِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَرْخَلِيْطَسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّرِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّمِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

جواہر البحار ... زرقانی ج ٣ ص ١٣١

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّنَدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا سَيْفِ الْاِسْلَامِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا السَّنَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَيِّدِ الْبَشَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٣٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

(٣٣٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٣٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّاكِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٣٦) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّافِعِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٣٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّفِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٣٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الشَّكُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٣٣٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الشَّمْسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّكَّارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّامِخِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الشَّثْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّدْقَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

شثن : أي غليظ الكفين والقدمين مع الاعتدال، والعرب تمدح بذلك.

شدقم : كجعفر، البليغ المفوه.

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشِّهَابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّاهِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّرِيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّابِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّاحِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْاٰيَاتِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۳۵۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۳۵۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْبُرْهَانِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۳۵۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْبَيَانِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۳۵۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ التَّاجِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۳۵۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْجِهَادِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۳۵۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْحُجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْحَطِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۵۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْخَاتَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۶۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْخَيْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٣٦١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ الرَّفِيْعَةِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٣٦٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الرِّدَاءِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ٣٦٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْاَزْوَاجِ الطَّاهِرَاتِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٣٦٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ السُّجُوْدِ
لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٣٦٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السَّرَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٣٦٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السُّلْطَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٣٦٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السَّيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٣٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّرْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٣٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ﴿۳۷۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْعَطَایَا صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۳۷۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْعَلَامَاتِ الْبَاھِرَاتِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۳۷۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْعُلُوِّ وَالدَّرَجَاتِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۳۷۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْفَضِیْلَۃِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۳۷۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْقَضِیْبِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْكَوْثَرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ اللِّوَاءِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَحْشَرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَدِيْنَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٣٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِغْفَرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَغْنَمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِنْبَرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَظْهَرِ الْمَشْهُوْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْوَسِيْلَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْهِرَاوَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِعِ بِمَا
أُمِرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۰﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبُوْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّدْقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۹۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۹۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطِ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّفْوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّالِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

صَاحِبِ التَّوْحِيْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٤٠١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَفِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٠٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ زَمْزَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٤٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الْمَدْرَعَةِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٤٠٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَشْعَرِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٠٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الصَّدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّنْدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّدِّيْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّيِّنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤١٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاعِدٍ

صنديد: هو السيد المطاع و الشجاع أو الحليم.

صَيِّن: سمي به لأنه صان نفسه من كل قبيح

الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٤١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّحَّاكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤١٢
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّارِبِ بِالْحُسَامِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٤١٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّحُوْكِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٤١٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّابِطِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٤١٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الضَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤١٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّمِيْنِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّيْغَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضِّيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
طَابَ طَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

طاب طاب : بالكسر من المعلق في القرآن و معناه طيب

وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّيِّبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا طٰسٓمّٓ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٢٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا طٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّيِّبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّهُوْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

طسم و طس : ذكرهما ابن دحية و العزفي في اسمائه

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطِّرَازِ الْمُعْلَمِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ

﴿٤٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الطَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الظَّفُوْرِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارِكْ وَسَلَّمْ

﴿٤٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْعَابِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَادِلِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَافِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٤٣٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَظِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٣٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَالِمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٣٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَامِلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٣٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَلَمِ الْاِيْمَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٣٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَلَمِ الْيَقِيْنِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۳۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَدْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۳۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَالِمِ بِالْحَقِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۳۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَرَبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَزِيْزِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٤٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْعَفُوِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَطُوْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَلِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَفِيْفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلَامَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
عَيْنِ الْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْجَبَّارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمَجِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٤٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْوَهَّابِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقَهَّارِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْخَالِقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقَادِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقُدُّوْسِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْغِيَاثِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ السَّلَامِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
عَبْدِ الْغَفَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَارِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَاضِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعُدَّةِ صَلَّى اللّٰهُ

عدة : بالضم ، الذخيرة المعد لكشف ظلمة الجهل .

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعِصْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عِصْمَةِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْعِمَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْعُمْدَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٤٧٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٧٤) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٧٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَيْنِ النَّعِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
(٤٧٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْغَالِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٧٧) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ
بِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٧٨) اَللّٰهُمَّ

عَيْن : هو خيار كل شئ أي أشرف الأنبياء .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَيْثِ
الْفَاتِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٧٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٤٨٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْغَطْمَطَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٤٨١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْغَيْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٤٨٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَارِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤٨٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَتَّاحِ صَلَّى

الغطمطم : أي الواسع الأخلاق العظيم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْفَارِقْلِيْطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَارُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٨٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَجْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَرَطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٨٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَصِيْحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

فارقليط: اسم انجيلي، راجع بارقليط

فرط: هو السابق الى الماء أي مدد الكوثر.

عَلٰی سَیِّدِنَا فَضْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٩٠﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا فَوَاتِحِ النُّوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿٤٩١﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
فَارْقَلِیْطَسْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿٤٩٢﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْفَاضِلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٣﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْفَارِقِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٩٤﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْفَخْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقُدْعُمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَرْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَلَاحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَهِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

القدعم: الجعفر، الحسن الجليل.

الفارق: قال الفرق هو اسمه في الزبور، معناه يفرق الحق من الباطل، أو هو اسم عبراني، و هو النور.

فِئَةِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَاضِىْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَانِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
قَائِدِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥٠٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْقَائِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٠٧) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَتَّالِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٠٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَثُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلِّمْ (٥٠٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْقَثُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥١٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

قَدَمِ صِدْقٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قثوم : اى جامع العلم

(٥١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقُرَشِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥١٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَرِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٥١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْقَمَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥١٤)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَيِّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٥١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَوِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥١٦)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَارِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَائِدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا قَدْ مَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقُسُمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقُطْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
كَافَّةِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قدمایا: اسم فی التوراۃ و معناہ الاول۔ زرقانی ج٣ ص١٤١۔

﴿٥٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْكَامِلِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٢٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْكَفِيْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا كٓهٰيٰعٓصٓ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْكَافِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

كٓهيٰعٓصٓ : ذكره ابن دحية في أسماء النبي عليه الصلاة والسلام. وقيل هو من أسماء الله

سَيِّدِنَا الْكَافِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٨﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْكَثِيْرِ

الصَّمْتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا كَنْدِيْدَةٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْكَوْكَبِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٥٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْكَنْزِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٣٢﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا كَلِيْمِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

كنديدة: اسم على الزهور، كالداين دوحة والتاء في العجمية للست من علامات الكثيرة أو البالغة مثل علامة زرقانی ج۳ ص۱۴۲

أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٥٣٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اللِّسَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٣٤ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّبِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٣٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّسِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٥٣٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اللَّوْذَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٣٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اللَّيْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

تمام الثلث • بداية الثلث الثالث

لَسِن : مثل كَتِف ، الفصيح البليغ . لَوْذَعِيّ : أي الذكي الفصيح الحديد الذهن

لِسَانٌ : المراد به المتكلم عن القوم الترجمان عنهم .

(٥٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَاجِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٣٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَادْ مَادْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَاذْ مَاذْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٥٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٥٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَأْمُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٤٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَانِحِ صَلَّى

ماذ ماذ : بالذال المعجمة والمهملة من أسمائه في صحف ابراهيم والتوراة ومعناه طيب طيب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٥٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَاءِ الْمَعِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٥٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُبَارَكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبْتَهِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٤٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبَرَّاِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٤٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَبْعُوْثِ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۴۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَبْعُوْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۵۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُبَلِّغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۵۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُبِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۵۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُبَشِّرِ الْيَائِسِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۵۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَبَتِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۵۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَبَسِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٥٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَرَبِّصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَرَحِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَضَرِّعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَّقِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٥٩﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَتْلُوِّ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَهَجِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَوَسِّطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَوَكِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُثْبِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٥٦٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَجِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٦٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجَابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٥٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرِّضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٧٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٧١ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْفُوْظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٧٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُحَلِّلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٧٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٥٧٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَیِّدِنَا الْمُخْبِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۵۷۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۵۷۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْلِصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۵۷۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَخْصُوْصِ بِالشَّرَفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۷۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۷۹ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْمَجْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٨٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَدَنِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٥٨١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ (٥٨٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذَكِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ (٥٨٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَذْكُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۸۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْتَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۸۵) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرَتِّلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۸۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْسَلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۸۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْتَفِعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۸۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۸۹) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَرْحُوْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْتَجٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُزَكِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُزِيْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَبِّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَغْفِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسْتَغْنِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۵۹۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۵۹۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْرٰى بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۵۹۸﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۵۹۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۶۰۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُشَفَّعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَقَّحِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَسْعُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَاوِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَفَّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٠٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَشْهُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشِيْرِ صَلَّى

مُشَفَّح : من الصحف القديمة، معناه الراعي الذي يحمد الله حمداً جديداً، سيرة حلبية ج١ ص٣٦٩.

مُشَقَّح : بالقاف والفاء، هو احمد بالسريانية. زرقانی ج٣ ص١٤٥ ص١٨٩.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمِصْبَاحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٠٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَافِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦١٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦١١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦١٢﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصْلِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُطَاعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦١٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَدِّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُطَهَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُطَهِّرِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۶۱۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُظْهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ
﴿۶۱۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُطِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۲۰﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُظَفَّرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۶۲۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَزَّزِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۲۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَعْصُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿۶۲۳﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعْطِىْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَقِّبِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُعَلِّمِ الْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ اُمَّتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ

معقب : يعني العاقب أي النبي جاء بعد الأنبياء

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُعْلِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَلّٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمِفْضَالِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُفَضَّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِفْتَاحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْتَصِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْتَفِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقَدَّسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٦٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْرِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْمِ السُّنَّةِ
بَعْدَ الْفَتْرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْسِطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقْسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْلِ
الْعَثَرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَرَّمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكْتَفِيْ بِاللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَكِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَكِّيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَكْفِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلَاحِمِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

مَلَاحِمِي : نسبة إلى الملاحم جمع ملحمة وهو القتال لأنه بعث بالسيف والجهاد .

عَلٰى سَيِّدِنَا مُلَقَّى الْقُرْاٰنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَمْنُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنَادِىْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنْتَصِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٧﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْحَمَنَّا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْصِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٦٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمَنْصُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنِيْبِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٦٦١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُنِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهَاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

مُنْحَمَنَّا: بضم فسكون ففتح فكسر فشدة وقيل بفتح الميمين أي محمد بالسريانية قاله ابن اسحاق زرقاني ج٣ ص١٨٨

سَلَّمَ ﴿٤٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهْتَدِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهْدِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤْتَمَنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤْتِيْ جَوَامِعَ

اَلْكَلِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْحٰى اِلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْصِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُوَقَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَوْلٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ

موقر: هو اسمه في التوراة و معناه مرحوم ، مرزوق .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيِّدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُيَسِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيِّدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَّبِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمَكِّنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ

سَلِّمْ ﴿٦٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَمِّمِ لِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمْ ﴿٦٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمِّمِ خَلْقًا وَّخُلُقًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمْ ﴿٦٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُثْبِتِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمْ ﴿٦٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَحَجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمْ
﴿٦٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَكَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمْ ﴿٦٨٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَجِيْدِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۸۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْبِتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۸۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُخْتَصِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۸۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْتَصِّ بِالْقُرْاٰنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۸۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْضِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۹۰﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنِيْفِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَرْحَمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُزَهْزِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْشِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْغِمَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرَغِّبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

مزہزہ: مفرح الراغبین الی القبول قلبہ باعلاء دینہ

وَسَلِّمْ ﴿٦٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُسْتَجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَعِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسَدَّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُشَرِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشِيْحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

مُشِيح : أي بادي الصدر من غير تطامن أي بطنه وصدره سواء. و قال عياض بفتح الميم أي عريض الصدر.

مُشَرِّد : بالدال و الذال اسم فعل، هو ذو التنكيل بالعدو.

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَدِّقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذْعِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَدَّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَصُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُضْخِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُضَرِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُضِيْئِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَعْرُوْفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُعَمَّمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعِيْنِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُغْرَمِ صَلَّى اللهُ

مُعَمَّم : أي صاحب العمامة، من أسمائه في الكتب السابقة

مُغْرَم : أي المحب لله، من الغرام

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۷۱۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُحْسِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۷۱۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعْلِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۱۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَفَضِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۱۵﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُفَخَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۱۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُفَلَّجِ الثَّنَايَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُفْلِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقَدَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَدِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٠﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَوَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَرَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٢٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُلَبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٧٢٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلِكِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٢٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٧٢٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَمْنُوْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٢٦)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنْتَجَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٢٧)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُنْتَخَبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْجِدِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مِنَّةِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُهَابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهَذَّبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَوْرُوْدِ حَوْضُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُوْذٍ مُّوْذٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِيْزَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَّقِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مِيْذٍ مِيْذٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَوْعِظَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣٨﴾

موذ موذ : بالواو و میذ میذ : بالیاء اسمان فی صحف ابراهیم و التوراة و معناه طیب طیب.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْقِنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۷۳۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ
﴿۷۴۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّابِذِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۷۴۱﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاجِزِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۷۴۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاشِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۷۴۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّاسِخِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّاضِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاطِقِ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٧٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاهِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْاَحْمَرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْاَسْوَدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا نَبِيِّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نَبِيِّ الرَّاحَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّبِيِّ الصَّالِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْمَرْحَمَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْمَلْحَمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٦٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٦١) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجْمِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (٧٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا النَّجْمِ الثَّاقِبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (٧٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا نَجِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّجْمِ الزَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٦٦)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّصِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٦٧) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّبَاِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٧٦٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النِّعْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٧٦٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نِعْمَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٧٠)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نسیب : ذو النسب العريق الشريف.

النَّقِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّقِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النُّوْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نُوْرِ الْاُمَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نُوْرِ اللهِ
الَّذِىْ لَا يُطْفَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّاسِكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ زَمْزَمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَاصِرِ الدِّيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّدْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نجيد: أي الدليل الماهر أو الشجاع الماضي فيما يعجز عنه غيره

ندب: أي النجيب الظريف.

الْهَاشِمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٨٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْهُدٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٨٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
هَدِيَّةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٨٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْهُجُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْهُمَامِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٧٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْوَجِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاصِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَصُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاضِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

واسط: الجوهر الذي في وسط القلادة ومعناه الأشرف نسبا والأرفع حسبا

(٧٩٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاعِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٩٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاعِظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٩٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَرِعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٩٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٩٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَافِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٩٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَلِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَسِيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَلِيِّ الْفَضْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاجِدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَالِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَسِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٨٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَهَّابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٨٠٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
بُوْذْ مُوْذْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٨٠٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْيَثْرِبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

تَمَّتْ

كتبه الحافظ محمد أيوب الدهلوي ثم الملتاني في سنة ١٤١٣هـ

بُوْذْ مُوْذْ : هو اسمه في التوراة راجع ماذماذ سيرة حلبية ج١ ص٢١٩ .

چھوٹے گناہوں اور نیکیوں کے اثرات

مسمّٰی بہ

استعظام الصغائر

تصنیف

محدث اعظم مفسر کبیر مصنف المسنہ، ترمذی وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

[illegible]

قلب و روح کی تسکین کا سامان لئے ہوئے ایک منفرد کتاب

آندھی مادیت کے اس عہد زیاں کار میں گناہوں کی یلغار بڑھتی جارہی ہے جس نے دولت ایمان و یقین سے بہرہ مند ہاعمل مسلمانوں کو سخت صدمے سے دوچار کر رکھا ہے تو عام مسلمان بھی روح و احساس سے عاری اس زندگی میں شدید مایوسی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ اس مایوسی کے عالم میں گناہوں اور نیکیوں کی حقیقت اور ان کی تاثیر سے روشناس کروانے والی یہ انمول کتاب روشنی و ہدایت کی طرف انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ زبان و بیان کی تاثیر لیے ہوئے یہ عجیب و منفرد کتاب جس کا لفظ لفظ اور سطر سطر دل کے دریچوں پر دستک دیتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مزید برآں اس مبارک کتاب میں امت محمدیہ اور گذشتہ امتوں کے بہت سے بزرگوں کے ایمان افروز واقعات بھی درج کیے گئے ہیں۔ نیز اس کتاب میں بہت سے ایسے مختصر اعمال و مختصر دعائیں بھی مذکور ہیں جن کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

قصیدۂ طوبیٰ

فی

اسماءِ اللہ الحُسنیٰ

تصنیف

محدث اعظم، مفسر کبیر، صاحبِ تصانیف، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

[illegible]

پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا لوگوں کیلئے ایک عظیم تحفہ

نہایت مبارک اور بے مثال و بے نظیر قصیدہ

اس مبارک قصیدے میں اللہ جل جلالہ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ سمیت تقریباً پونے دو صد نام نظم کیے گئے ہیں۔ قصیدہ طوبیٰ عالم اسلام کا پہلا قصیدہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و دعا کے انداز میں بزبان عربی منظوم ہیں اور عوام الناس کی آسانی کیلئے اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ عرب و عجم میں بے شمار علماء و خواص و عوام نے اس قصیدے کو تکالیف، پریشانیوں اور مصائب سے نجات، مشکلات کے حل اور قضائے حاجات کے لیے بے انتہا مفید پایا ہے۔ قصیدۂ طوبیٰ پڑھنا شروع کیجیے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کر لیں گے

قصیدۂ حُسنٰی

فی

اسماءِ النبی الاعظم

تصنیف

محدث اعظم، مفسر کبیر، مصنف الحسنٰی، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

[illegible]

دنیائے اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا اور نہایت مبارک قصیدہ

حل مشکلات اور قضائے حاجات کیلئے بے انتہاء مفید

قصیدۂ حسنٰی دنیائے اسلام کا پہلا قصیدہ ہے جس میں پانچ سو (500) سے زیادہ مستند اسماء النبی ﷺ دعائیہ طریقے سے بزبان عربی منظوم ہیں۔ تکمیل فائدہ اور آسانی کے لئے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ عرب و عجم میں نہایت مقبول و معروف ہے۔ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ)، افغانستان، ایران، بنگلہ دیش، امریکہ، برطانیہ، عراق، مصر، سری لنکا، برصغیر پاک و ہند اور دیگر بہت سے ممالک میں بیشمار اولیاء اللہ و عوام اسے بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ تکالیف و مشکلات کو دور کرنے اور قضائے حاجات کیلئے نہایت مؤثر، مفید اور مجرب ہے۔ قصیدۂ حسنٰی پڑھنا شروع کرتے ہی چند ایام میں آپ اپنے ہر کام میں واضح برکات محسوس کریں گے۔

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

فلکیاتِ جدیدہ

و

سیر القمر و عید الفطر

تصنیف محدث اعظم، مفسر کبیر، مصنف اعظم، ترمذی وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

علم فلکیات پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ستارے کیسے وجود میں آئے؟ سیارے اور ستارے میں کیا فرق ہے؟ ستاروں کی تعداد کتنی ہے؟ نظامِ شمسی کی پیدائش کیسے ہوئی؟ سیاروں کی دائمی گردش کا راز کیا ہے؟ کیا سماء اور فلک ایک شے ہیں؟ کیا ستارے آسمانوں میں جڑے ہوئے ہیں یا ان سے نیچے ہیں؟ تقویم کسے کہتے ہیں؟ ہیئت کے بارے میں قدیم نظریات کیا ہیں؟ ہیئت جدیدہ کے اہم نظریات کون کونسے ہیں؟ کرۂ ہوائی سے کیا مراد ہے؟ زیریں سرخ، بالائے بنفشی، لاسلکی اور ریڈیائی شعاعوں میں کیا فرق ہے؟ ہمیں آواز کیسے سنائی دیتی ہے؟ فضا ہمیں نیلگوں کیوں دکھائی دیتی ہے؟ کیا قرآن اور ہیئت جدیدہ کے نظریات میں کوئی اختلاف ہے؟ سال کے مختلف موسموں میں شب و روز کی لمبائی کیوں بدلتی ہے؟ کیا براعظم سرک رہے ہیں؟ سورج گرہن اور چاند گرہن کیوں ہوتا ہے؟ کائنات کتنی وسیع ہے؟ کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی اور اس کی عمر کتنی ہے؟ علم ہیئت میں مسلمان سائنسدانوں نے کیا کارنامے سرانجام دیئے؟ قدیم مسلمان سائنسدانوں کی تحقیقات اور جدید ترین سائنسی تحقیقات میں کتنا فرق ہے؟

مندرجہ بالا موضوعات کے ساتھ ساتھ نظامِ شمسی کے سیارات کے حالات، چاند کی سرگزشت، آواز، روشنی کی اقسام، شب و روز، زمین کی گردش، سمت قبلہ، معجزہ شق قمر، حساب کا بیان، ہفتے کی تقرری کی وجوہات، براعظموں کا بیان، آسمانی شکل کی تفصیل، زمین کی گردش، عرض بلد، طول بلد وغیرہ کے بارے میں مفصل ابواب ہیں۔ کتاب ہٰذا کے دوسرے حصے میں عید الفطر اور ہلالِ عید کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جدید طباعت میں بیشمار تحقیقی تصاویر کے علاوہ اسی (۸۰) سے زائد آرٹ پیپر کے صفحات پر رنگین و نادر تصاویر بھی شامل ہیں۔

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

رزقِ حلال وغیبی معاشِ اولیاء

مسمیٰ بہ

ترغیب المسلمین

فی

الرزقِ الحلالِ وطعمۃ الصالحین

تصنیف شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ

سخت سے سخت دلوں کو موم کرنے اور نرم دلوں کو تڑپا دینے والی کتاب

مسئلہ رزق نے انسان کو مادیات کی اس دنیا میں پھنسا دیا ہے۔ مال و دولت اس کی زندگی کا محور بن چکے ہیں اور وہ آخرت کیلئے غافل ہو چکا ہے۔ کتاب ہذا میں رزقِ حلال کی تبشیر و ترغیب اور حرام مال سے تخویف و ترہیب سے متعلق آیاتِ قرآنیہ احادیثِ مبارکہ مرفوعہ وموقوفہ کی توضیح و تشریح کے علاوہ علماء کرام، محدثین عظام، مفسرین کرام، اولیاء اعلام، سلف صالحین، زاہدین، عابدین، ذاکرین، صادقین، متقین، شاکرین، صابرین، قانعین، مخلصین، متوکلین اور تارکین دنیا کے ایمان افروز احوال، حکیمانہ اقوال، عبرت انگیز واقعات، سبق آموز خصالِ سعیدہ واخلاقِ حمیدہ، درد انگیز حکایات، نصیحت آمیز کرامات اور رقت خیز مواعظ کا کافی و وافر ذخیرہ روحانیہ و ایمانیہ جمع کیا گیا ہے۔ رزق سے متعلق اسلاف کے عجیب و غریب اور نادر و نایاب واقعات پر مشتمل یہ واعظانہ کتاب انسان کو بے اختیار آنسو بہانے پر مجبور کر دیتی ہے۔

برکاتِ مکیّہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویہ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔

(۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی و سلامتی حاصل ہو کر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر و آفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغامِ نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہلِ بدعت پر غلبہ حاصل ہو کر ان کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویہ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت، امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج و عمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ حج و عمرہ کی توفیق دیں گے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

<u>پڑھنے کا طریقہ</u>۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسماء نبویہ روزانہ پڑھا کریں۔ ورنہ روزانہ ایک ثلث پڑھتے ہوئے تین دن میں ختم کیا کریں۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ سات دن میں ایک بار ختم کیا کریں، روزانہ ایک حزب (سُبع) پڑھتے ہوئے۔ کتاب کے اندر ہر حزب (ثلث و سُبع) کی نشاندہی کی گئی ہے۔

<u>نوٹ</u>۔ مصنفؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت و اضافے کا موجب ہے۔